فضائل علم

تالیف

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری دامت برکاتہم

ناشر
ادارہ اسلامیات
۱۹۰- انارکلی- لاہور

وَقَالَ رَبُّكُمُ
ادْعُونِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ

فضائلِ دُعا

قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں دُعا کی فضیلت اور اہمیت، دُعا کے آداب، قبولیت کے مواقع، قبولیت دُعا کی شرائط، استغفار کے فضائل، توبہ کی حقیقت و ضرورت، ہر مقام اور ہر موقعہ کی مسنون دُعائیں۔

بمعہ رسالہ

الحزب المقبول

سات منزلوں پر منقسم جامع دُعاؤں کا مجموعہ جن میں ہر خیر کا سوال ہے اور ہر شر سے پناہ مانگی گئی ہے

تالیف

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری دامت برکاتہم

ناشر

ادارہ اسلامیات
۱۹۰ - انارکلی - لاہور
۷۲۴۳۹۹۱
۳۵۳۲۵۵

نام کتاب ——————— فضائل دُعا

تاریخ طباعت ——————— جون ۱۹۹۴ء مطابق ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ

باہتمام ——————— اشرف برادران سلمہم الرحمٰن

ناشر ——————— ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور ۲

فون نمبر ۳۵۳۲۵۵ - ۷۲۴۳۹۹۱

قیمت ———————

ادارۂ اسلامیات ، ۱۹۰۔ انارکلی لاہور ۲

ادارۃ المعارف ، جامعہ دارالعلوم ، کورنگی کراچی ۱۴

مکتبہ دارالعلوم ، جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴

دارالاشاعت ، اُردو بازار ، کراچی ۱

بیتُ القرآن ، اُردو بازار ، کراچی ۱

ادارۃ القرآن چوک لسبیلہ گارڈن ایسٹ کراچی

مکتبہ رحمانیہ ، اُردو بازار ، لاہور

فہرست مضامین

فضائلِ دعا

باب ششم

مؤلف کی گزارش

الحمد للہ مجیب الداعین والصلوٰۃ والسلام
علی خاتم المرسلین و سید الھادین سیدنا محمد افضل
الخلائق اجمعین، وعلیٰ آلہ واصحابہ حماۃ
الحق المبین و محاۃ الکفر والشرک
من العالمین۔

اما بعد۔ اللہ جل شانہٗ نے بنی نوع انسان کو پیدا فرمایا تو اس کو مجموعۂ حاجات بنا دیا لہٰذا وہ ہر وقت حاجت مند ہے، اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کے ساتھ مصیبتیں بھی پیدا فرمائیں، انسان نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور مصیبتوں میں بھی پھنسا رہتا ہے اور قدم قدم پر چھوٹی بڑی حاجتیں بھی اسے گھیرے رہتی ہیں، جنہیں اللہ جل شانہٗ پورا فرماتے ہیں، پھر جس طرح دنیا میں حاجات ہیں موت کے بعد بھی حاجتیں ہیں، برزخ میں اور اس کے بعد کے حالات میں راحت بھی ہے اور تکالیف بھی ہیں ہر حاجت کے پورا ہونے کے اور ہر ضرورت کا انتظام ہونے اور ہر دکھ تکلیف سے حفاظت پانے اور آئی ہوئی مصیبت کے ٹلنے کے لئے صرف اللہ پاک کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے اُسی نے حاجتیں پیدا فرمائیں اور دکھ تکلیف اسی کی مخلوق ہے مصائب بھی

اُسی کے بھیجے ہوئے ہیں، دنیا ہو یا آخرت ہر عالم کا اللہ ہی خالق و مالک ہے اور وہی دینے والا ہے لہٰذا ہر چھوٹی بڑی چیز کا سوال اُسی سے کرنا چاہیے اور ہر دکھ درد سے محفوظ رہنے اور آئی بلا کو ٹالنے کے لئے اُسی کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلانا چاہیئے اس نے اپنی کتاب مبین میں اعلان فرمایا ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا) نیز ارشاد ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (بقرہ ع ۲۳)

اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں منظور کر لیتا ہوں درخواست کرنے والے کی دعا جبکہ وہ میرے حضور میں دے سو اُن کو چاہیئے کہ میرے احکام کو قبول کریں اور مجھ پر یقین رکھیں امید ہے کہ وہ لوگ رشد حاصل کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا درود و سلام نازل ہو اُس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے دعا کرنا بتایا اور دعا کرنا سکھایا، دعا کے الفاظ بتائے اس کے آداب سکھائے، جامع دعاؤں کی تعلیم دی، زندگی کے ہر موقعہ کی دعائیں بتائیں اور اللہ جلّ شانہٗ کی مالکیت اور خالقیت کی طرف متوجہ ہونے کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ کی داد و دہش اور انعام و اکرام کی طرف متوجہ فرمایا اور بتایا کہ جو کچھ ملا اللہ کے دینے سے ملا ہے اور جو نہیں ملا اس کے عطا فرمائے بغیر نہیں مل سکتا۔

جو دعائیں آپ نے تعلیم فرمائی ہیں ان میں اللہ کی نعمتوں کا اقرار ہے اور اس بات پر اظہار شکر ہے کہ اللہ نے ہم کو یہ نعمت عطا فرمائی۔ بہت سی نعمتوں کے حاصل ہونے میں بظاہر بندوں کے کسب کو بھی دخل ہے لیکن دعاؤں میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس کسب اور محنت کی کوئی حقیقت نہیں اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کسی کی کوئی محنت بار آور نہیں ہو سکتی مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ میں اسی کی طرف متوجہ فرمایا ہے

ان دعاؤں میں توحید کی بہت بڑی تعلیم ہے اور اللہ کی قدرتِ کاملہ کی طرف ہر حال اور ہر منفال میں اور ہر مقام میں سچے دل سے متوجہ ہونے کی تلقین ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک کے حضور میں دعا کرتے تھے اور امت کو بھی دعائیں سکھلاتے تھے۔ دعا کے فضائل آپ نے بتلائے اور دعا نہ کرنے کی وعیدوں سے بھی آگاہ فرمایا فصلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارك وسلم

عرصہ سے دل چاہتا تھا کہ کتب حدیث کی مراجعت کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات متعلقہ ادعیہ جمع کروں لیکن فرصت نہیں ملتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ماہنامہ البلاغ کراچی میں اس سلسلہ کی چند قسطیں احقر کے قلم سے نکل کر شائع ہوگئیں اور اس کے چند ماہ بعد مدینہ منورہ میں قیام کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی یہاں کچھ فرصت ملی تو اقساط مذکورہ کو سامنے رکھا اور ان پر نظر ثانی کی اور جو کچھ شائع ہو چکا تھا اُس پر بہت سے اضافے کرنے کی اللہ جلّ شانہٗ نے توفیق عطا فرمائی یہ مجموعہ جو ناظرین کے ہاتھوں میں ہے جو الحمدُ للہ دعاؤں کی ایک بہت جامع کتاب ہے اس میں قرآن کریم اور احادیث شریفہ سے دعاؤں کے فضائل اور فوائد اور دنیوی واخروی منافع اور ترک دعا کی وعیدیں جمع کی گئی ہیں۔ دعا کے آداب اور قبولیت کے شرائط اور مواقع اجابت وغیرہ تفصیل سے لکھے ہیں نیز قرآن کریم میں وارد شدہ دعائیں یکجا جمع کر دی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعائیں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھ دی ہیں جو زندگی کے ہر شعبے میں آپ نے پڑھیں یا پڑھنے کو بتائیں۔ نیز آپ کی وہ جامع دعائیں بھی جزو کتاب بنا دی گئی ہیں جن کا تعلق کسی خاص موقعہ سے نہیں ہے اور ان میں دنیا و آخرت کی ہر خیر کا سوال کر لیا گیا ہے اور ہر شر سے پناہ مانگی گئی ہے، ان خاص دعاؤں کو اَلْحِزْبُ الْمَقْبُوْل سے مقلب کر کے سات منزلوں پر تقسیم کر دیا ہے تاکہ کم از کم ایک ہفتہ میں مکمل پڑھی جا سکیں، استغفار کے فضائل اور فوائد بھی تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں اور توبہ کی ضرورت اور اس کا طریقہ بھی مفصل لکھ دیا ہے۔

اتنی بڑی کتاب لکھنے کا ارادہ نہ تھا مگر الحمد تعالیٰ قلب پر مضامین وارد ہونے رہے اور برابر یہ داعیہ پیدا ہوتا رہا کہ یہ مضمون بھی آ جائے اور فلاں عنوان کے تحت بھی کچھ نہ کچھ لکھ دیا جائے۔ بعض روایات اور ادعیہ کی تکرار بھی ہوگئی، جس کو موقعہ کی مناسبت سے افادۃً

للعوام باقی رہنے دیا لہٰذا کتاب قدرے طویل ہوگئی ہے جو مضمون ذہن میں آیا اس کو اللہ جل شانہٗ کا انعام خاص سمجھ کر ضرور جزوِ کتاب بنا دیا اور اس کے نہ لکھنے کو امت کے نہ میں کنجوسی سمجھتا رہا اور اَحْسِن کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ پر عمل کرنا ضروری سمجھا

ھ لا یخفی علی العارف انی سردت بعض الروایات الضعیفة الاسانید کذا جمعت بعض الادعیة التی فیھا ضعف من حیث السند وھذا لا بأس به عند المحدثین فی الفضائل کما یعرفه من له ادنی مناسبة بھذا العلم الشریف علی رغم بعض مجتھدی ھذا الزمان الذین یسوّون فی ذلک بین الاحکام والفضائل ویردون الاحادیث الضعاف فی کل باب و مذھبھم ھذا خلاف مذھب السلف لا یعبأ به ولاجل ذلک حرموا کثرة الذکر والاستنان بالادعیة الماثورة المرویة فی کتب الحدیث وحسبک فی ذلک ماذکره الحاکم فی اوّل کتاب الدعا من المستدرک ص:۴۹۰ ج ۱ عن عبدالرحمٰن بن مھدی قال اذا روینا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وصحبه وبارک وسلم فی الحلال والحرام والاحکام شددنا فی الاسانید وانتقدنا الرجال واذا روینا فی فضائل الاعمال والثواب والعقاب والمباحات والدعوات تساھلنا فی الاسانید۔

یا اللہ میری محنت کو قبول فرما اور میری اس تالیف اور دیگر تمام تالیفات کو قبول فرما کر اپنی مخلوق کو زیادہ سے زیادہ منتفع ہونے کے مواقع عطا فرما جو صاحب مستفید ہوں احقر اور احقر کے والدین مشائخ و اساتذہ و اولاد کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔

واللہ الموافق والمجیب وانا العبد المحتاج الی رحمة اللہ

محمد عاشق الٰہی بلند شہری

عفا اللہ عنه وعافاہ
وجعل آخرتہ خیرا من اولاہ

۱۰ شعبان ۱۴۰۰ھ
المدینة المنورہ

باب اوّل

قرآن مجید میں
دعا کی اہمیت اور فضیلت

آیات کریمہ مع ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

پہلا باب

اس باب میں قرآن مجید کی وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں جن میں دعاء کی اہمیت مذکور ہے اور غیر اللہ سے مانگنے کی مذمت کی گئی ہے۔

اللہ جل شانہ کی طرف سے دعا قبول فرمانے کا وعدہ

(۱) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (بقرہ ع ۲۳)

اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو (آپ میری طرف سے فرما دیجئے) کہ میں قریب ہی ہوں قبول کرتا ہوں درخواست کرنے والے کی دعاء جب وہ مجھ سے دعا کرے سو اُن کو چاہیئے کہ میرے احکام کو قبول کریں اور مجھ پر یقین رکھیں امید ہے کہ لوگ رشد حاصل کر سکیں گے۔

تذلّل ظاہر کرتے ہوئے اور چپکے چپکے دعا کرے

(۲) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(اعراف ع ۷)

تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو تذلّل ظاہر کرکے بھی اور چپکے چپکے بھی، بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو پسند نہیں فرماتے جو حد سے نکل جانے والے ہیں، اور دنیا میں بعد اس کے کہ اُس کی درستی کردی گئی ہے۔ فساد مت پھیلاؤ۔ اور تم اللہ تعالیٰ کو پکارو ڈرتے ہوئے اور اُمید وار رہتے ہوئے، بے شک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے،

ان آیات میں اوّل تو یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک سے خوب عاجزی کے ساتھ دعا کرو یعنی اپنی ذلّت اور محتاجگی ظاہر کرتے ہوئے دعا مانگو۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو حد سے بڑھنے والے لوگ پسند نہیں ہیں۔ حد سے آگے بڑھنا ہر چیز میں ممنوع ہے۔ دعا میں بھی منع ہے۔ مثلاً گناہ یا قطع رحمی کی دعا کرنا یا ایسی چیز کی دعا مانگنا جو عقلاً یا شرعاً محال ہو۔ یا دعا میں فضول قیدیں لگانا یہ بھی حد سے بڑھ جانا ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اے اللہ مجھے جنّت کے داہنی جانب سفید محل عنایت فرمائے حضرت عبداللہ بن مغفل نے فرمایا کہ اے بیٹے اللہ سے جنّت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ مانگ (اور یہ سفید محل اور داہنی طرف اس قسم کی قیدیں اپنی دعا میں مت لگاؤ۔ کیونکہ یہ حد سے بڑھ جانا ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں ایسے لوگ ہونگے

جو طہارت کے بارے میں اور دعا کے بارے میں حد سے آگے بڑھ جائیں گے۔
(مشکوٰۃ المصابیح صد ۴۷)

اس کے بعد فرمایا کہ زمین سدھارے جانے کے بعد فساد مت کرو اور تم ڈرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگتے رہو (عبادت پر ناز مت کرو) اور امید رکھتے ہوئے دعا کرو۔ (نا امید مت ہو جاؤ) پھر فرمایا کہ اللہ کی رحمت اچھے کام کرنے والوں سے قریب ہے۔ نیک کام کرنے والوں کو تو رحمت کی بہت زیادہ امید رکھنی چاہیئے۔ آداب دعا میں سے یہ بھی ہے کہ آہستہ سے دعا کی جائے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت سے معلوم ہوا۔ گو زور سے دعا کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ آہستہ دعا کی جائے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَاءً خَفِيًّا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا۔ (سورۃ مریم)

جو دعا کرنے سے تکبر کرتے ہیں دوزخ میں داخل ہوں گے

(۳) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝
(مومن ۶۰)

اور فرمایا تمہارے رب نے مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں (جس میں دعا نہ کرنا بھی شامل ہے) وہ عنقریب ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

اللہ بے کس ومجبور کی دعا قبول فرماتا ہے اور مصیبت دور کرتا ہے

(۴) اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْۗءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَـفَاۗءَ الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا

آیا وہ ذات (بہتر ہے) جو مجبور شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ پکارتا ہے اور مصیبت کو دور فرماتا ہے اور تم کو زمین میں

تَذَكَّرُوْنَ ٥

(نمل ع ۵)

صاحب تصرف بناتا ہے (یا وہ لوگ بہتر ہیں جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم یاد رکھتے ہو۔

اہلِ ایمان کی تعریف جو امید و بیم کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں

(۵) تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥

(آلم سجدہ ع ۲)

اُن کے پہلو جُدا ہوتے ہیں خواب گاہوں سے اس طور پر کہ وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے ہوئے اور امید باندھے ہوئے اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(۶) اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۔

(سورۃ الانبیا ع ۶)

بے شک یہ حضرات تیزی سے آگے بڑھتے تھے نیک کاموں میں اور ہم کو پکارتے تھے رغبت کرتے ہوئے اور خوف کھاتے ہوئے اور ہمارے لئے عاجزی ظاہر کرنے والے تھے۔

متعدد انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسلام کے تذکرے کے بعد اس آیت میں ان حضرات کی مذکورہ بالا تعریف فرمائی ہے۔

وہی زندہ ہے اُسی کو پکارو

(۷) هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

وہی زندہ ہے اُس کے سوا کوئی

هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
(مومن ع ۷)

عبادت کے لائق نہیں پس تم اُس کو پکارو اس کی معبودیت کا خالص اعتقاد رکھتے ہوئے تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو ربّ العالمین ہے

غیر اللہ سے مانگنے کی مذمت

(۸) يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ط ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ہ
(حج ع ۲)

وہ پکارتا ہے اللہ کے علاوہ اس کو جو نہ نقصان پہنچائے اور نہ نفع پہنچائے یہ انتہا درجے کی گمراہی ہے۔

(۹) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ہ
(فاطر ع ۲)

اور اللہ کے علاوہ جن لوگوں کو پکارتے ہیں۔ وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔

(۱۰) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ہ
(احقاف ع ۱)

اور اُس سے بڑھ کر کون زیادہ گمراہ ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے معبودوں کو پکارے جو قیامت تک بھی اُس کی درخواست قبول نہ کریں اور اُن کو اُن کے پکارنے کی خبر بھی نہ ہو۔

(۱۱) وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ہ
(جن ع ۱۰)

اور بلاشبہ جتنے سجدے ہیں وہ سب اللہ ہی کا حق ہیں۔ سو اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔

(۱۲) قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا

آپ فرما دیجئے بھلا پھر یہ بتاؤ

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ط قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ج عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ه

(زمر ع ۴)

کہ خدا کے سوا تم جن معبودوں کو پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے کیا یہ (معبودان باطل) اُس کی دی ہوئی تکلیف کو دُور کر سکتے ہیں یا اگر اللہ مجھ پر رحمت فرمانے کا ارادہ فرمائے تو کیا یہ (معبودان باطل) اُس کی رحمت کو روک سکتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے۔ مجھے اللہ کافی ہے اُسی پر توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں۔

(۱۳) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ه

(بنی اسرائیل ع ۶)

آپ فرما دیجئے کہ جن کو تم خدا کے سوا (معبود) قرار دے رہے ہو اُن کو پکارو تو بھی سو وہ نہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کے بدل دینے کا۔

(۱۴) وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ج فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ

(یونس ع ۱۱)

اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو مت پکارو جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے پھر اگر تو نے ایسا کیا تو بلاشبہ تو اس وقت ظالموں میں سے ہو گا۔

(۱۵) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو

دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○	پکارتے ہو۔ تمہاری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں ۔

(اعراف ع ۲۴)

(۱۶) وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○	اور اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے اور وہ (تو) خود ہی مخلوق ہیں یہ لوگ مُردہ ہیں زندہ نہیں ہیں اور ان کو خبر نہیں کہ کب اُٹھائے جائیں گے ۔

(نحل ع ۲)

باب دوم

احادیثِ شریفہ میں

دُعا کی اہمیت، ضرورت اور فضیلت

اور

دُعا نہ کرنے کی مذمت

متونِ حدیث، مع ترجمہ و ضروری تشریحات

دوسرا باب

اس باب میں ان احادیث شریفہ کا ترجمہ اور شرح پیش کیا گیا ہے جن میں دعا کی اہمیت اور فضیلت بتائی گئی ہے اور دعا نہ کرنے کی مذمت فرمائی ہے۔

سب کچھ اللہ تعالیٰ سے ہی مل سکتا ہے اور اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں آسکتی

حدیث ۱

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا رَوٰی عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ

وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)[1]

ترجمہ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے۔ اور ایک دوسرے پر ظلم کرنے کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا تم آپس میں ظلم نہ کرو اے میرے بندو! تم سب راہ بھٹکے ہوئے ہو سوائے ان کے جن کو میں ہدایت دوں۔ لہٰذا تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اُن کے جن کو میں کھلا دوں لہٰذا تم مجھ سے کھانے کو مانگو میں تم کو کھانے کے لئے دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اُن کے جن کو میں پہنا دوں۔ لہٰذا تم مجھ سے پہننے کے لئے طلب کرو، میں تم کو پہننے کو دوں گا۔ اے میرے بندو! بلاشبہ تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخش سکتا ہوں۔ لہٰذا تم مجھ سے مغفرت چاہو میں تم کو

---

[1] باب تحریم الظلم ۱۲۔

بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! یقین جانو کہ تم مجھے ضرر پہنچانے کے لائق ہرگز نہیں ہوسکتے۔ جس کی وجہ سے مجھے ضرر پہنچاسکو۔ اور (اس کا بھی) یقین جانو کہ تم مجھے نفع پہنچانے کے لائق ہرگز نہیں ہوسکتے جس کی وجہ سے مجھے نفع پہنچاسکو۔

اے میرے بندو! اس میں شک نہیں کہ اگر تم سب اولین و آخرین انسان و جنات تم میں سے سب سے زیادہ متقی آدمی کے موافق اپنے دل بنالو تو (تم سب کا) یہ تقویٰ میرے ملک میں ذرا اضافہ نہ کرسکے گا۔

اے میرے بندو! اگر تم سب اولین و آخرین انسان و جنات تم میں سب سے زیادہ گنہ گار آدمی کے دل کے موافق اپنا دل بنالو۔ تو (اُن کا) یہ گناہگار ہونا میرے ملک میں سے ذرا بھی کمی نہیں کرسکتا۔ اے میرے بندو! اگر تم اولین و آخرین انسان و جنات سب مل کر ایک میدان میں کھڑے ہوکر مجھ سے سوال کرو۔ اور میں ہر شخص کا سوال پورا کردوں۔ تو (سب کا سوال پورا کرنے پر) میرے خزانوں میں سے صرف اتنی سی کمی آئے گی جتنا سُوئی کو سمندر میں ڈبو کر باہر نکالا جائے (اور ذرا سی تری سُوئی میں لگی رہ جائے) اے میرے بندو! (تمہاری جزا سزا آخرت میں جو ہوگی سو) وہ صرف تمہارے اعمال (کے نتائج) ہوں گے میں تمہارے اعمال کو محفوظ رکھتا ہوں پھر پوری طرح تم کو ان کے بدلے دے دوں گا سو تم میں سے جو شخص (اپنے عمل میں) خیر پائے تو اُسے چاہیئے کہ اللہ کی حمد کرے اور جو شخص اس کے علاوہ (یعنی اپنے عمل میں بُرائی) پائے سو چاہیئے کہ اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ (صحیح مسلم صہ ۳۱۹)

تشریح:-

یہ حدیث بہت ہی اہم ہے۔ اس کی عبارت مع ترجمہ بچوں کو یاد کرانا چاہیئے اسں میں اللہ جل شانہٗ کی مالکیت اور ربوبیت اور بندوں کی عاجزی و محتاجگی

بیان کی گئی ہے۔ حدیث کے شروع میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے۔ یعنی جو شخص جیسا کرے گا۔ اُسے ویسا ہی پھل ملے گا۔ قبر میں یا حشر میں جن کو عذاب ہوگا اور جو لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ وہ اپنے بُرے اعمال کی سزا بھگتیں گے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ غیر مستحق کو سزا دیں قرآن مجید میں جگہ جگہ یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ ملے گا۔ جو کچھ کیا تھا سب وہاں موجود پائیں گے اور اُس کے موافق عذاب و ثواب ملے گا۔ (وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا)

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کریں گے جیسا کہ اس حدیث کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں بھی وارد ہوا ہے چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا اور ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اور فرمایا وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور فرمایا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ اور فرمایا وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ پھر اس اعلان کے بعد کہ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے۔ بندوں سے فرمایا وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا (یعنی میں نے ایک دوسرے پر ظلم کرنے کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے) لہٰذا تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ کیونکہ انسان اللہ کا خلیفہ ہے اور زمین میں اُس کا نائب ہے اس میں رحم اور عدل ہونا چاہیئے۔ ظلم اور بے انصافی سے ہمیشہ دُور رہے۔ جس ذات پاک کی اس کو خلافت ملی ہے اس کی صفت رحم و عدل کو اختیار کرے۔

اللہ ہی ہدایت دیتا ہے

اس کے بعد یہ بتایا کہ سب کو اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتے ہیں اور سب کو وہی کھلاتے ہیں اور سب کو وہی پہناتے ہیں۔ کسی کو کہیں سے بھی کچھ نہیں ملتا۔ بس اللہ جل شانہٗ ہی سب کو عطا فرماتے ہیں اور حاجتیں پوری فرماتے ہیں۔ دین و دنیا کی بھلائی اور کامیابی اور اُن کے اسباب سب اللہ ہی کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہی سب کو دینے والا ہے۔ وہ جسے محروم کر دیں اُسے کہیں سے کچھ بھی نہیں مل سکتا۔ جسے وہ ہدایت دیں وہی راہ یاب ہے اور جسے وہ راہِ حق سے بھٹکا دیں وہ گمراہ ہے مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا

مَّرِ شِيدًا ہ) جب بندہ سراسر محتاج ہے تو اُسے چاہیئے کہ دنیا و آخرت کی ہر چیز صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔ اس حدیث میں بندوں کی محتاجگی کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ہدایت چاہو اور مجھ سے کھلنے کو مانگو اور مجھ سے پہننے کو طلب کرو۔ دوسری احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سوال کرنے سے خوش ہوتے ہیں اور جو اُن سے سوال نہیں کرتا اُس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

صرف اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر سکتا ہے

گناہوں کا بخشنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جسے وہ بخش دے اُسی کی خیریت ہے اور جسے وہ نہ بخشے اُسے تباہی اور ہلاکت اور خسارہ کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اسی حقیقت کے پیشِ نظر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا تھا۔

وَاِنْ لَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ہ	اور (اے رب) اگر آپ مجھے نہ بخشیں گے اور مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے تو خسارہ اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

اللہ کے لئے سب کچھ آسان ہے وہ تمام گناہوں کو بخش سکتے ہیں۔ لیکن یہ اعلان قرآن مجید میں کر دیا ہے کہ شرک نہیں بخشا جائے گا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ اے رب! مجھے آپ کی عزت کی قسم ہے میں آپ کے بندوں کو بہکاتا ہی رہوں گا۔ جب تک اُن کی روحیں اُن کے جسموں میں رہیں گی۔ اس کے جواب میں رب العزت تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال اور رفعتِ شان کی جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں اُن کو بخشتا ہی رہوں گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث شریف کے ان الفاظ میں (يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ) اسی حقیقت کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے۔

بندوں کی عبادت سے اللہ تعالیٰ کو فائدہ نہیں

اس کے بعد اللہ جل شانہٗ کی بے نیازی کا ذکر فرمایا ہے کہ مخلوق کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کو کچھ نفع نہیں ہوتا۔ اور نافرمانی کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ عبادت گزاروں کی عبادت سے اس کے ملک میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوتا اور نافرمانوں کی نافرمانی سے اس کے ملک میں کچھ کمی نہیں آتی۔ اپنی خالقیت اور مالکیت میں وہ تنہا ہے۔ کسی کا محتاج نہیں اس کے بے انتہا خزانوں کا اندازہ معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس مثال سے سمجھ لو کہ تم اولین[1] و آخرین انسان و جنات زندے اور مرے ہوئے خشک مخلوق اور تر مخلوق سب بیک وقت ایک میدان میں کھڑے ہو کر اللہ سے سوال کرو۔ اور ہر ایک اتنا مانگے جہاں تک وہ اپنی (فہم کی رسائی سے) انتہائی آرزو کر سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر سائل کا سوال اسی وقت پورا فرما دیں تو اس کے خزانوں میں سے صرف اتنا خرچ ہو گا جیسے سوئی سمندر میں ڈال کر نکال لی جائے اور پورے سمندر میں سے ذرا سی تری اسی سوئی پر لگ جاوے (یہ بھی سمجھانے کے لئے ہے ورنہ غیر متناہی کے سامنے متناہی کو یہ بھی نسبت نہیں ہے)

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا	اللہ کا ہاتھ (ہر وقت) بھرا ہوا ہے۔ وہ
نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَ	کتنا ہی خرچ فرما دیں کم نہیں ہوتا۔ رات
النَّهَارَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ	دن خرچ فرماتے ہیں تم ہی بتاؤ جب

---

[1] فی روایۃ احمد وغیرہ فی حدیث ابی ذرؓ ولو ان اولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذٰلک فی ملکی جناح بعوضۃ وفی اخرہ فسأل کل انسان منکم ما بلغت امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذٰلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرۃ الحدیث مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۵

مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهٖ
سے اُس نے آسمان و زمین پیدا فرمائے ہیں کتنا خرچ فرما دیا اور جو اُس کے ہاتھ میں تھا اس میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

بس انسان کو چاہیئے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لئے نیک اعمال میں لگا رہے اور لکھنے والے فرشتہ کو برائی لکھنے کا موقعہ نہ دے۔ جو نیکی ہو جائے اس پر اللہ کا شکر کرے کہ اس کی توفیق سے ہوئی اور جو گناہ ہو جائے تو اُس پر اپنے نفس کو ملامت کرے اور توبہ و استغفار میں کوتاہی نہ کرے۔ قیامت کے میدان میں اور دوزخ میں اپنے آپ کو ملامت کرنے سے کچھ نفع نہ ہوگا۔ وہاں شرمندگی اور پشیمانی کام نہ آئے گی موت سے پہلے ہی اپنے آپ کو ملامت کرلو اور توبہ واستغفار کر کے گناہ معاف کرالو۔ گناہوں کو اپنے نفس ہی کی طرف منسوب کرو اور گناہ ہو جائے تو اپنے ہی کو بُرا کہو (فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن وجد غير ذلك فلا يلومن الا نفسه)

صرف اللہ سے سوال کرو اور صرف اللہ سے مدد مانگو

حدیث ۲

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْئٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْئٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْئٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْئٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رواه احمد والترمذی

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں ایک دن حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا، آپ نے فرمایا کہ اے لڑکے اللہ کا دھیان رکھ اللہ تیری حفاظت فرمائے گا اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے آگے پائے گا اور جب تو سوال کرے تو بس اللہ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ سے درخواست کر اور اس کا یقین رکھ کہ اگر ساری امت اس مقصد کے لئے جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ نفع پہنچائے تو اس کے سوا تجھے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اگر ساری امت اس مقصد کے لئے جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ ضرر (جانی مالی نقصان) پہنچائے تو اس کے سوا تجھے کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے (پھر فرمایا کہ فیصلے لکھنے والے) قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے سوکھ چکے (جو ہونا تھا لکھ دیا گیا اب اس میں ردّ و بدل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح صہ ۴۵۳)

تشریح:

یہ حدیث بڑی اہم اور جامع تین نصیحتوں پر مشتمل ہے، ہم ہر نصیحت کے مطالب علیحدہ علیحدہ لکھتے ہیں۔

احکامِ الٰہیہ کی نگہداشت سے بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے

اوّل یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کا دھیان رکھ وہ تیری حفاظت فرمائے گا،

اللہ کا دھیان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے حکموں پر چلنے اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے کا خاص دھیان رکھ اور اس کی مقرر کردہ حدود سے آگے بڑھنے سے گریز کرتا رہ، ایسا کرنے سے اللہ تیری حفاظت فرمائے گا جب انسان اللہ کے حکموں پر چلنے کا دھیان رکھتا ہے اور اللہ کی مرضی کے موافق چلنے کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کو دونوں جہاں کی آفات و بلیات اور مصیبتوں سے محفوظ فرماتے ہیں۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص نوعمری اور تندرستی اور طاقت کے زمانہ میں اللہ کا دھیان رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ بڑھاپے اور ضعیفی کے زمانہ میں اس کی حفاظت فرماتے ہیں اور آخری سانس تک اس کی عقل و سمجھ، بینائی اور کانوں کی طاقت کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ایک عالم کے متعلق لکھا ہے کہ سو برس کی عمر میں انہوں نے بڑے

زور سے چھلانگ لگائی اور پھر فرمایا کہ ہم نے اپنے ان اعضاء کو نوعمری میں گناہوں سے محفوظ رکھا تھا لہٰذا اس کے صلہ میں اب اللہ نے ان کو ضعف سے محفوظ فرما دیا۔ ایک بزرگ نے ایک بوڑھے کو سوال کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ

اِنَّ هٰذَا ضَعِیْفٌ ضَیَّعَ اللّٰهَ فِیْ صِغَرِهٖ فَضَیَّعَهُ اللّٰهُ فِیْ کِبَرِهٖ۔	اس شخص نے نئی عمر میں اللہ کے حقوق ضائع کر دیئے اب بڑھاپے میں اللہ نے اس کو ضائع فرما دیا۔

اللہ کی حفاظت میں بندہ یہاں تک آجاتا ہے کہ نقصان پہنچانے والی چیزوں کو بھی اللہ جل شانہٗ اس کی حفاظت اور اس کے نفع کا ذریعہ بنا دیتے ہیں جس کی بے شمار مثالیں حضرات صحابہ کرام اور دیگر اولیاء امت کی تاریخ وسیر کی کتابوں میں مذکور ہیں اور جو بندے اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتے ان کی اپنی چیزیں بھی ان کی اطاعت نہیں کرتیں جیسا کہ بعض سلف نے فرمایا ہے۔

اِنِّیْ لَاَعْصِی اللّٰهَ فَاَعْرِفُ ذٰلِكَ فِیْ خُلُقِ خَادِمِیْ وَدَآبَّتِیْ۔	میں اللہ کی نافرمانی کر بیٹھتا ہوں تو اس کا اثر اپنے خادم اور اپنی سواری کے جانور کی خصلت اور عادت کے بگڑ جانے میں محسوس کرتا ہوں۔

؎ تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

اللہ کے حقوق کا دھیان رکھنے سے جو اللہ تعالیٰ بندے کی حفاظت فرماتے ہیں وہ صرف دنیاوی اور جسمانی حفاظت تک محدود نہیں ہے بلکہ اللہ اس کے دین وایمان کی بھی حفاظت فرماتے ہیں۔ اس کو ایمان اور اعمال صالحہ کے ماحول میں رکھتے ہیں۔ دینِ متین کا خادم اور دین کا داعی بنا دیتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی آیت۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ۔	اور جان رکھے کہ بندہ اور اس کے قلب کے درمیان اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا یَحُوْلُ بَیْنَ الْمُؤْمِنِ وَبَیْنَ الْمَعْصِیَةِ الَّتِیْ تَجُرُّہٗ اِلَی النَّارِ یعنی اللہ تعالیٰ بندہ کے گناہ کے درمیان آڑے آجاتے ہیں جس کے ذریعہ وہ دوزخ میں چلا جاتا یعنی اس کو گناہ سے محفوظ فرما لیتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے تو دعاء دیتے ہوئے ارشاد فرماتے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ	میں تیرا دین اور تیری صفت
اَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ	امانت اور تیرے اعمال کا انجام
عَمَلِکَ (ترمذی)	اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اس سپرد کرنے میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ کی دینی زندگی کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں اور جو یہ فرمایا کہ تو اللہ کا دھیان رکھ تو اُسے اپنے آگے پائے گا یہ پچھلے مضمون کو دوسرے لفظوں میں دہرا دیا ہے "تو اللہ کا دھیان رکھے گا تو اللہ کو اپنے آگے آگے پائے گا"، یعنی تیرا ہر کام بنتا چلا جائے گا اور تیری صلاح و فلاح کی غیب سے شکلیں نکلتی چلی آئیں گی۔ تو جہاں بھی ہوگا یہ محسوس کرے گا کہ میرا محافظ اور نگران اور ناصر و مددگار میرے ساتھ ہے۔ جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں اپنے رفیق سفر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گھبراہٹ دیکھ کر فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے) ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ تنہائی میں آپ کا دل نہیں گھبراتا انہوں نے فرمایا میرے ساتھ وہ ہوتا ہے جس نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (میں اس کے پاس ہوتا ہوں جو مجھے یاد کرے) پھر کیسی تنہائی اور کیسا دل گھبرانا، اسی طرح ایک اور بزرگ کا قصہ ہے ان سے کسی نے کہا کہ ہم آپ کو جب دیکھتے ہیں آپ تنہا ہی ہوتے ہیں یہ سن کر فرمایا مَنْ یَّکُنِ اللّٰہُ مَعَہٗ کَیْفَ یَکُوْنُ وَحْدَہٗ جس کے ساتھ اللہ ہو وہ کیسے تنہا ہوگا؟

صرف اللہ سے سوال کر

دوم یہ نصیحت فرمائی کہ جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر اور جب مانگے تو صرف اللہ ہی سے مانگ، انسان سراسر محتاج ہے طرح طرح کی ضرورتیں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں، حرج مرض کے بغیر یہ دنیا کی زندگی گزر

ہی نہیں سکتی۔ اس لئے ہر انسان اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے سعی اور کوشش کرتا ہے اور اس عالم اسباب میں سعی کرنے اور ہاتھ پاؤں مارنے سے بعض ضرورتیں پوری ہو بھی جاتی ہیں جن لوگوں کو اللہ پر یقین نہیں ہے اور جو اللہ کو نہیں مانتے یا اس کی صفات سے باخبر نہیں ہیں وہ اپنی ان ظاہری آنکھوں سے خاص خاص ظاہری اسباب کے باعث دنیا کی چیزوں کو بنتا بگڑتا دیکھتے ہیں لہٰذا اپنی ضرورتوں کے لئے انسانوں سے سوال کرتے ہیں اور اُن کی خوشامد کرتے ہیں اور رشوت دے دلاکر حکام کے دلوں کو پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں کسی اٹکے ہوئے کام کو چلانے کے لئے خاندان و برادری کے پنچوں کی چاپلوسی کرتے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر اسباب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لیکن جو بندے اللہ ہی کو حاجت روا، مشکل کشا اور ناصر و مددگار مانتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہی سب کچھ کرنے والا اور غیب و شہادت کا جاننے والا اور ہر ظاہر و پوشیدہ حال کا دیکھنے والا اور ہر آہستہ اور زور کی آواز کا سننے والا ہے اور نفع نقصان اُسی کے قبضہ میں ہے پنچوں اور حاکموں کے قلوب کو وہی پلٹنے والا ہے ایسے بندے ہر حال اور ہر مقام میں اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور حاجت روائی کے لئے اللہ ہی کو پکارتے ہیں اور دست دعا اسی کے سامنے پھیلاتے ہیں۔ شفا چاہتے ہیں تو اللہ ہی سے اور آڑے وقت میں پکارتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں نماز میں بار بار۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

کا تکرار کرتے ہیں اور اس میں جس بات کا اقرار ہے اس کو ہر موقعہ اور ہر مقام میں سچا کر دکھاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب آگ میں ڈالے جا رہے تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تشریف لا کر عرض کیا کہ میری ضرورت ہو تو مدد کروں ؟ اس کے جواب میں حضرت خلیل اللہ علیہ صلوٰت اللہ والسلام نے فرمایا اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا وَاَمَّا مِنَ اللّٰهِ فَبَلٰى[1] (مجھے تمہاری مدد کی حاجت نہیں، ہاں اللہ کی طرف سے جو مدد ہو اس کا محتاج ہوں[1]) مومن کا حقیقی مقام یہی ہے کہ مخلوق کو کسی درجہ میں بھی کچھ کرنے والا نہ سمجھے۔

---

[1] حکاہ ابن کثیر فی تفسیرہ عن بعض السلف ۱۲

موحد چہ بر پائے ریزی زرش | چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد زکس | بریں است بنیاد توحید وبس

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو یہاں تک نصیحت فرمائی تھی کہ اگر سواری سے تمہارا کوڑا گر جائے تو کسی سے یہ سوال بھی مت کرو کہ ذرا یہ کوڑا اٹھا دو (کیونکہ یہ بھی غیر اللہ سے سوال ہے) بلکہ خود اترو اور کوڑا اٹھا کر دوبارہ سوار ہو جاؤ[1]

بندہ کو چاہیے کہ اللہ ہی سے مانگے اور اسی سے مدد کی درخواست کرے اس سے بڑھ کر کوئی سخی اور داتا اور مہربان نہیں ہے۔ اسے سب قدرت ہے۔ اور ہر چیز کے خزانے اسی کے ملک ہیں۔ مشہور ہے کہ ایک دیہاتی اپنی کسی ضرورت کے سلسلہ میں مغلیہ حکومت کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے پاس مدد کے لئے آیا۔ جب بادشاہ کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھا کر اللہ سے سوال کر رہا ہے یہ دیکھتے ہی وہ شخص فوراً واپس ہوا اور یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ جس سے یہ مانگ رہا ہے میں بھی اسی سے مانگ لوں گا۔

اللہ کے سوا کوئی کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا

سوم یہ نصیحت فرمائی کہ ساری امت کے لوگ اگر آپس میں مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو بس اسی قدر نقصان پہنچا سکتے ہیں جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اسی طرح اگر ساری امت تجھے کوئی نفع پہنچانا چاہے تو بس اسی قدر نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اس میں بتایا ہے کہ مخلوق کو کسی بات کا اختیار نہیں ہے مختار کل صرف اللہ ہی ہے۔ اس کے فیصلے کو کوئی الٹ نہیں سکتا۔ اس کی لکھی ہوئی تقدیر کو کوئی پھیر نہیں سکتا۔ اس کی عطا کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کی بھیجی ہوئی مصیبت کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ جو اس نے لکھ دیا ہے وہی ہوگا۔ لکھنے والے قلم اٹھا لئے گئے اور جن صحیفوں میں تقدیر لکھی گئی تھی وہ سوکھ چکے اب کچھ ادل بدل نہ ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ | کوئی مصیبت نہ زمین میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۶۴ عن ابی ذرؓ ۱۲

اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ

(سورۂ حدید)

وہ قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں ایک کتاب میں لکھی ہے۔ بے شک یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔

سورۂ فاطر میں فرمایا:

مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ (ع ۱)

اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں۔ اور جس کو وہ بند کرے سو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

سورۂ یونس کے آخر میں فرمایا:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

(آخری رکوع)

اور خدا کو چھوڑ کر اس کو مت پکار جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے نہ کوئی ضرر، سو اگر تو نے ایسا کیا تو ظالموں میں شمار ہوگا۔ اور اگر تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ تجھ کو کوئی خیر پہنچائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں۔ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں جسے چاہے پہنچا دے اور وہ غفور الرحیم ہے۔

سورۂ رعد میں ارشاد ہے:

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ

اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر

سُوْءً فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ـــ مصیبت ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو اس کے ہٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ (رعد)

افسوس کہ ان آیات واحادیث کو چھوڑ کر مسلمان کہلانے والے سینکڑوں ہزاروں افراد قبروں اور تعزیوں کا طواف کرتے نظر آتے ہیں۔ اللہ سے منہ موڑ کر پیروں فقیروں مزاروں اور کاغذ کے تعزیوں سے مرادیں مانگتے ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ تمام شرکیہ افعال سے محفوظ فرمائیں۔

دعا کرنے سے قحط سالی دور ہوگی اور جنگل بیابان میں گمشدہ سواری مل جائے گی

حدیث ۳

وَعَنْ اَبِیْ جُرَیٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ رَاَیْتُ رَجُلًا
یَّصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْیِہٖ لَا یَقُوْلُ شَیْئًا اِلَّا صَدَرُوْا
عَنْہُ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ قَالَ
لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ فَاِنَّ علیک السلام تَحِیَّۃُ
الْمَیِّتِ قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ اِذَا اَصَابَکَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَہٗ
کَشَفَہٗ عَنْکَ وَاِنْ اَصَابَکَ عَامُ سَنَۃٍ فَدَعَوْتَہٗ
اَنْبَتَھَا لَکَ وَاِذَا کُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاۃٍ فَضَلَّتْ
رَاحِلَتُکَ فَدَعَوْتَہٗ رَدَّھَا عَلَیْکَ قَالَ قُلْتُ اِعْھَدْ اِلَیَّ
قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَہٗ حُرًّا وَّلَا عَبْدًا
وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا شَاۃً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَیْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ
وَاِنْ تُکَلِّمَ اَخَاکَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَیْہِ وَجْھُکَ اِنَّ

ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُءٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ۔

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کی رائے پر لوگ چلتے ہیں، وہ جو بھی کچھ ارشاد فرماتا ہے سب اس کی بات پر ضرور عمل کرتے ہیں، میں نے (لوگوں سے) دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر خدمت ہوا اور دو بار عرض کیا عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ آپ نے فرمایا عَلَیْکَ السَّلَامُ مت کہو کیونکہ یہ (جاہلیت کے زمانہ میں) مُردوں کا سلام تھا (جسے وہ مرثیوں میں لاتے تھے) تم السَّلَامُ عَلَیْکَ کہو، میں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، وہ اللہ کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچ جائے اور تو اس کو پکارے تو وہ تیری تکلیف دور فرما دے اور اگر کسی سال قحط سالی ہو جائے اور تو اللہ سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے (کھانے پینے کی چیزیں) اُگا دے (یعنی زمین سے پیدا فرما دے) اور جب تو کسی غیر آباد زمین میں یا جنگل میں ہو پھر وہاں تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس کو پکارے تو وہ تیری سواری کو تیرے پاس واپس پہنچا دے، میں نے عرض کیا آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ہرگز کسی کو گالی نہیں دینا، میں نے اس پر ایسی سختی سے عمل کیا (کبھی) کسی کو گالی نہیں دی، نہ آزاد کو نہ غلام کو۔ نہ اونٹ کو نہ بکری کو، پھر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے) فرمایا کہ ہرگز کسی ذراسی نیکی کو بھی حقیر مت سمجھو (کیونکہ وہ بھی آخرت میں کام دے دے گی) اور اگر تم اپنے بھائی سے اس طرح بات کرو کہ تمہارے چہرہ پر کشادگی ہو (یعنی مسکراتے ہوئے بات کرو) تو یہ بھی نیکی ہے (اس نیکی میں نہ کوئی محنت ہے نہ دقت، نہ خرچہ ہے نہ مشقت اس کو تو ہاتھ سے جانے ہی نہ دو) (پھر فرمایا) اپنے تہمد کو آدھی پنڈلی تک رکھو اگر یہ نہ کرو تو (بہت سے بہت) ٹخنوں تک تہمد کو لیجا سکتے ہو (جس سے ٹخنے نہ ڈھکیں اور ٹخنہ سے نیچے) تہمد لٹکانے سے بچو، کیونکہ تہمد کا لٹکانا بڑائی کی شان ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے اور اللہ بڑائی بگھارنے کو پسند نہیں فرماتا (پھر فرمایا) اگر کوئی شخص تجھ کو گالی دے یا تیرے اندر کوئی عیب بیان کرے جو تیرا عیب اس کو معلوم ہو تو اس کا وہ عیب بیان مت کرنا جو عیب اس میں موجود ہے اور تو اس کو جانتا ہے کیونکہ اس کی بات کا وبال اس پر ہوگا۔

(سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار صفحہ ۲۰۸ ج ۲)

تشریح

یہ حدیث مبارک بہت سی اہم نصیحتوں پر مشتمل ہے، حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دریافت کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں اللہ کا رسول ہوں اور ساتھ ہی آپ نے اللہ جل شانہٗ کی قدرتِ کاملہ بیان فرمائی اور بتایا کہ جب بھی کسی مصیبت اور پریشانی میں اللہ کو پکارو گے وہ تمہاری پکار سنے گا اور دعا قبول فرما کر مصیبت اور پریشانی دور فرمائے گا، کسی حال اور کسی مقام میں اس سے ناامید نہ ہو پھر بطور مثال چند چیزوں کا ذکر فرمایا کہ اگر قحط سالی میں اس سے سوال کرو تو زمین کو گلزار کر دے اگر تم کسی دور افتادہ جگہ میں ہو جہاں جنگل بیابان اور بالکل سون سان ہو کوئی بھی مددگار اور مونس و غمخوار نہ ہو اور ایسے موقعہ پر تمہاری سواری گم ہو جائے اور خدائے پاک سے دعا کرو تو وہ تمہاری گمشدہ سواری کو تمہارے پاس لوٹا دے گا، ہم نے حدیث کے اسی حصہ کی وجہ سے اس کو یہاں نقل کیا ہے اس میں دوسری نصیحتیں بھی بہت اہم ہیں، دعا اور قبولیتِ دعا کا

تذکرہ فرمانے کے بعد آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ کی درخواست پر چند نصیحتیں فرمائیں اوّل یہ کہ ہرگز کسی کو گالی نہ دینا، حضرت جابرؓ نے اس پر بڑی پابندی سے عمل کیا، اس نصیحت کے سننے کے بعد انہوں نے کسی جانور تک کو گالی نہیں دی، دوم یہ نصیحت فرمائی کہ ہرگز کسی نیکی کو حقیر مت سمجھنا، کیونکہ قیامت کے دن جب حساب کتاب ہوگا تو چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی کام دے جائے گی اور نیکیوں کے پلڑہ کو وزنی کرنے کا ذریعہ بن جائے گی، اس کے بعد آنحضرت سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسی نیکی کی طرف توجہ دلائی جسے عام طور سے لوگ نیکی نہیں سمجھتے اور وہ ہے مسلمان بھائی سے ہنستے کھلتے چہرہ سے ملنا، ہشاش بشاش ہوکر باتیں کرنا، ایسا کرنے سے مسلمان کا دل خوش ہو جاتا ہے، آپ کا کچھ خرچہ نہ ہوا، نہ کوئی محنت و مشقت اُٹھانی پڑی، ایک مسلمان کا دل خوش ہو گیا اور آپ کو مفت کا ثواب مل گیا، معلوم ہوا کہ ہنس مکھ چہرہ کے ساتھ مسلمان سے ملنا اور باتیں کرنا نیک کام ہے اور اس کے برخلاف منقبض اور ترش رو ہونے کی حالت میں کسی مسلمان سے ملنا مذموم حرکت ہے اور اسلامی اخلاق سے بعید ہے۔ سوم یہ نصیحت فرمائی کہ تہمد کو آدھی پنڈلیوں تک رکھو اور اگر اس سے نیچے کرنا ہو تو اتنا نیچا کر سکتے ہو کہ ٹخنوں سے اوپر اوپر رہے، پھر فرمایا کہ تہمد کا نیچے لٹکانا تکبر کے لئے اور شان ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے اور یہ چیز اللہ جل شانہٗ کو ناپسند ہے، چاہیئے تو یہ کہ آدھی پنڈلی تک تہمد رہے اس میں تکبر نام کو بھی نہیں ہوتا، اگر اس سے بھی نیچا کرنا ہو تو خوب خیال رکھیں کہ ٹخنے نہ ڈھکنے پائیں، بہت سے لوگ جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تکبر کے لئے ٹخنوں سے نیچا نہیں پہنتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تردید فرمائی کہ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ یعنی تہمد کا نیچا کرنا تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے، یوں بے دھیانی میں کسی کا تہمد یا پاجامہ نیچے ہو جائے تو یہ اور بات ہے لیکن باقاعدہ قصداً نیچا سلوانا درزی کو اسی کا ناپ دینا یہ تو شان جتانے اور بڑائی ظاہر کرنے ہی کے لئے ہوتا ہے، ٹخنے سے نیچا پہننے والے اونچا پہننے والوں کے لباس کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور مُلّا ہونے کا طنز کرتے ہیں۔ ٹخنوں سے اونچے لباس کو گھٹیا اور نیچے لباس کو لائق عزت سمجھتے ہیں یہی شان جتانا اور تکبر کرنا ہے، کُرتہ ہو یا چوغہ لنگی ہو یا پاجامہ سب کا ایک ہی حکم ہے کہ ٹخنہ سے نیچا پہننا حرام ہے اور اس

کی سخت وعید حدیث شریف میں آئی ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کپڑا لٹکانا (جو حد ممانعت میں آتا ہے) تہمد، کرتہ اور عمامہ (ان سب) میں ہے جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر کے ساتھ کو گھسیٹتا ہوا چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو نظر (رحمت سے) نہ دیکھے گا۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے لنگی کا جو حصہ ہوگا وہ دوزخ میں ڈالے جانے کا باعث) ہوگا (اخرجہ البخاری) مسلمانوں کا آج کل عجیب طریقہ ہوگیا ہے وضع قطع اور لباس میں اور ہر چیز میں دشمنوں کی طرف دیکھتے ہیں، دشمنوں ٹیڈی بن گئے تو یہ بھی ان کی نقل اتارنے لگے، انہوں نے بیل باٹم کا فیشن نکال لیا تو یہ بھی اسی پر ریجھ گئے، وہ چست کپڑے پہن کر اپنے چھپے ہوئے اعضاء دکھانے لگے تو یہ بھی ہوبہو ایسے ہی کپڑے پہننے لگے، نہ گناہ کو دیکھیں، نہ اس بات کا خیال کریں کہ ہمارا دین اور ہماری وضع قطع اور ہماری تہذیب تمدن کافروں سے الگ ہے، جیسا دشمنوں کو دیکھا ویسا کرنے لگے، کیسی بڑی جہالت اور حماقت کی بات ہے۔

چہارم یہ نصیحت فرمائی کہ اگر کوئی شخص تم کو گالی دے یا تمہارا کوئی عیب ذکر کرکے تم کو عار دلائے اور طعنہ دے تو اُلٹ کر اس کے جواب میں اس کا عیب ذکر کرکے عار نہ دلاؤ بلکہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو، جو حرکت اس نے کی ہے اس کو خود بھگت لے گا۔

یہ بڑی زرّیں نصیحتیں ہیں ان پر عمل کرنے اور دوسرے مسلمانوں کو بتانے اور عمل کرانے کی کوشش کرو۔

چپل کا تسمہ اور نمک بھی اللہ ہی سے مانگو

حدیث ۱۴

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْئَلَنَّ اَحَدُکُمْ

رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ اَوْحَوَائِجَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ[1]

رواه البزار و رجاله رجال الصحيح غير سيار بن حاتم وهو ثقة كذا فى مجمع الزوائد ۔

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے ضرور اپنی ہر حاجت کا سوال کرے، یہاں تک کہ جب چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگے اور نمک (کی حاجت ہو تو وہ) بھی اسی سے طلب کرے (مجمع الزوائد ص ۱۵۰، ج ۱۰)

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ بندہ کو اپنے رب سے سب کچھ مانگنا چاہیئے، چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی چیز بھی اللہ ہی سے مانگے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ سے ہر چیز مانگو یہاں تک کہ (جوتے اور چپل کا) تسمہ بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرو، کیونکہ اللہ جل شانہٗ اس کے ملنے کے لئے آسانی نہ فرمائے تو میسّر نہیں ہو سکتا (مجمع الزوائد) درحقیقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سچ فرمایا، جب ساری مخلوق اللہ کی ملکیت ہے اور اسی کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے اور اس کے حکم کے بغیر پتّہ بھی نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز کسی بھی شخص کو نصیب نہیں ہو سکتی تو اس کے سوا کون ہے جس سے

---

[1] قال الهيثمى رواه الترمذى غير قوله حتى يسأله الملح اھ أخرجه الترمذى موصولا و مرسلا وهو اخر حديث عنده من ابواب الدعوات وجاء ذكر الملح والشسع كليهما ۔

فى المرسل ۱۲ منه

چھوٹی بڑی ضرورت کا سوال کیا جائے، مسلمانو! ہر ضرورت کے لئے اللہ کی طرف رجوع ہو اور اسی سے سچّے دل سے مانگو۔

دعاء مومن کا ہتھیار ہے

حدیث ۵

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اخرجه الحاكم وقال صحيح واقره الذهبي۔

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمینوں کی روشنی ہے (مستدرک حاکم ص۴۹۲، ج ۱)

تشریح

اس حدیث میں اول تو یہ ارشاد فرمایا کہ دعاء مومن کا ہتھیار ہے چونکہ دعا سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں شیطانی حملوں سے بچاؤ ہوتا ہے انسانی دشمنوں پر فتح یابی حاصل ہوتی ہے ظالموں سے نجات ہوتی ہے اس لئے اس کو مومن کا ہتھیار بتایا، پھر فرمایا کہ دعا دین کا ستون ہے، ایک حدیث میں نماز کو دین کا ستون بتایا ہے، اسلام کا سب سے بڑا رکن توحید ہے اور موحد ہونے کا عملی ثبوت نماز اور دعا میں سب سے زیادہ ہے کیونکہ دونوں میں اظہار بندگی ہے، اور عجز و انکساری کا مظاہرہ ہے اس لئے دونوں کو دین کا ستون بتایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دعا آسمانوں کی اور زمینوں کی روشنی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ مومن بندہ جب تک دنیا میں رہے اس کے لئے دعاء روشنی کا کام دے گی اور اس کے لئے تمام مطلوبہ راستوں میں چلنے کے لئے راہ کھلی ملے گی اور موت کے بعد جب دوسرے عالم کے حالات سامنے آئیں گے تو وہاں بھی دعا کام دے گی اور اس کی وجہ سے روشنی نصیب ہوگی واللہ تعالیٰ اعلم

دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ اور برتر نہیں اور دعا عبادت کا مغز ہے، اور جو اللہ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۶

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْئٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رواه الترمذی و قال حدیث حسن غریب کذا فی المشکوٰة واخرجه الحاکم فی المستدرک وصححه واقره الذهبی۔

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح صہ ۱۹۴ از ترمذی، ومستدرک صہ ۴۹۰، ج ۱)

حدیث نمبر ۷

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ط

رواه الترمذی

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح صہ۱۹۴ از ترمذی)

حدیث نمبر ۸

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔ رواه الترمذی

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُر نُور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ شانہٗ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔
(مشکوٰۃ المصابیح صہ۱۹۵ از ترمذی)

تشریح

ان احادیث شریفہ میں دعا کی فضیلت واہمیت بیان فرمائی ہے، حدیث نمبر۶ میں فرمایا کہ عبادات میں اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں ہے اور حدیث نمبر۷ میں فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے چھلکے کے اندر جو اصل چیز ہوتی ہے اس کو مغز کہتے ہیں اور اسی مغز کے دام ہوتے ہیں، بادام کو اگر پھوڑو تو اس میں سے گری نکلتی ہے، اسی گری کی قیمت ہوتی ہے اور اسی گری کے لئے بادام خریدے جاتے ہیں، اگر چھلکوں کے اندر گری نہ ہو تو بادام بے دام ہوجاتے ہیں، عبادتیں بہت سی ہیں اور دعا بھی ایک عبادت ہے لیکن یہ بہت بڑی عبادت ہے عبادت ہی نہیں عبادت کا مغز ہے اور اصل عبادت ہے، کیونکہ عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے حضور میں بندہ اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرے اور خشوع وخضوع یعنی ظاہر و باطن کے جھکاؤ کے ساتھ بارگاہ بے نیاز میں نیازمندی کے ساتھ حاضر ہو اور چونکہ یہ عاجزی والی حضوری دعا میں سب عبادتوں سے زیادہ پائی جاتی ہے، اس لئے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا اور حدیث نمبر۸ میں فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوجاتے

ہیں، اس ناراضگی کی وجہ بندہ کا تکبّر ہے، جو شخص عاجز محض ہے وہ خالق و مالک کے حضور میں نہیں جھکتا اور اس سے مانگنے سے سرکشی کرتا ہے ظاہر ہے کہ اس کا طرزِ عمل ہی غصہ اور ناراضگی کے قابل ہے، اس کی مزید تشریح آئندہ حدیث کے ذیل میں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دعا سراپا عبادت ہے

حدیث ۹

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ قَرَءَ ثُمَّ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ٥ رواه الترمذی واللفظ له وقال حسن صحیح واخرجه الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد واقره الذهبی۔

ترجمہ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دعا عبادت ہی ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (آخر تک) جس کا ترجمہ یہ ہے اور فرمایا تمہارے پروردگار نے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری درخواست قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

(ترمذی صد ۴۸۶، ج ۲ و مستدرک حاکم صد ۴۹۱، ج ۱)

تشریح

گزشتہ حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ جل شانہٗ اس سے ناراض

ہوجاتے ہیں اور اس حدیث میں فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے یعنی صحیح طریقہ پر دعا کی جائے تو دعا عبادت ہی ہوگی، دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ دعا سراپا عبادت ہے، دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجتمندی کا اقرار کرتا ہے اور سراپا نیاز ہوکر بارگاہِ خداوندی میں اپنی حاجت پیش کر کے للچاتا اور للکتا ہے، اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ ہی دینے والا ہے وہ داتا ہے اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں ہے وہ قادر ہے کریم ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے، وہ بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اور مخلوق سراسر عاجز اور محتاج ہے جب اپنے اس یقین کے ساتھ قادر وقیوم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے تو اس کا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے اور یہ دعا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کا سبب بن جاتی ہے، اس کے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجتمندی کے اقرار کو خلافِ شان سمجھتا ہے چونکہ اس کے اس طرزِ عمل میں تکبر ہے اور اپنی بے نیازی کا دعویٰ ہے اس لئے اللہ جل شانہٗ اس سے ناراض ہوجاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے داخلِ دوزخ ہونے کی وعید آیت میں مذکور ہے۔

دعا سے عاجز نہ بنو

حدیث نمبر ۱

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّھْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد کذا فی الترغیب۔

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا (کے بارے) میں عاجز نہ بنو کیونکہ دعا کا ساتھ ہوتے ہوئے ہرگز کوئی شخص ہلاک نہ ہوگا۔ (ترغیب

صد ۴۷۹، ج ۱ از ابن حبان وحاکم)

تشریح

انسان بھلائی اور بہتری کے لئے جتنی تدبیریں کرتا ہے اور دکھ تکلیف سے بچنے کے لئے جتنے طریقے سوچتا ہے ان میں سب سے زیادہ کامیاب اور آسان اور موثر طریقہ دعا کرنا ہے اس میں نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری، نہ ہاتھی گھوڑے جوڑنے پڑیں نہ ہاتھ پاؤں کی محنت، نہ مال کا خرچ، بس دل کو حاضر کرکے دعا کرنی پڑتی ہے، غریب اور مالدار، صحت منداور بیمار، مسافراور مقیم دیسی اور پردیسی بوڑھا جوان مجمع میں ہو یا کیسی ہی تنہائی میں ہر شخص دعا کرسکتا ہے اسی لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ سب بخیلوں سے بڑھ کروہ بخیل ہے جو سلام میں بخل کرے اور بلاشبہ سب عاجزوں سے بڑھ کر وہ عاجز ہے جو دعا سے بھی عاجز ہوئے[1] درحقیقت دعا میں سستی کرنا بڑی محرومی ہے۔ دشمنوں سے نجات کے لئے اور طرح طرح کی مصیبتوں کے دور ہونے کے لئے بہت سی تدبیریں کرتے ہیں مگر دعا نہیں کرتے جو ہر تدبیر سے آسان ہے اور ہر تدبیر سے بڑھ کر مفید ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ جائز تدبیروں کے چھوڑنے کی ترغیب نہیں دی جارہی ہے۔ بلکہ سب سے بڑی تدبیر (یعنی دعا) کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے جو دنیا میں بھی نافع ہے اور آخرت میں بھی اجر وثواب دلانے والی ہے۔ ہدایت اللہ سے مانگے دین ودنیا کی کامیابی اللہ سے طلب کرے۔ قرضوں کی ادائیگی کے لئے اور ہر چھوٹی بڑی حاجت پوری کرنے کے لئے اللہ جل شانہٗ کے حضور میں درخواست کرے دنیا و آخرت کی ہر خیر اللہ ہی سے مانگے دعا میں لگا رہے گا تو انشا اللہ خیر ہی خیر سامنے آئے گی اگر کسی دعا کے بارے میں خدائے پاک کی حکمت ہو کہ اس کا نتیجہ دنیا میں ظاہر نہ ہو تب بھی آخرت میں تو ضرور ہی کام آئے گی۔ بعض روایات میں ہے کہ بلاشبہ دعا اس مصیبت کے (دفعیہ کے) لئے نفع دیتی ہے جو مصیبت نازل ہو چکی اور اس مصیبت کے (روکنے کے) لئے (بھی) نفع دیتی ہے۔ جو نازل نہیں ہوئی پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو (مشکوٰۃ المصابیح)

---

[1] قال الهيثمى رواه ابويعلى موقوفا فى آخر حديث ورجاله رجال الصحيح ۱۲

مومن بندوں کو دعا کرتے ہی رہنا چاہیئے۔ جو مصیبت آچکی اس کے دفع کرنے کے لئے دعا لازم ہے اور جن ہزاروں مصیبتوں سے محفوظ ہیں ان کے نازل ہونے کا ہر وقت خطرہ ہے ان سے بچے رہنے کے لئے بھی دعا فائدہ دیتی ہے، ہر قسم کی بلاء اور مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں اور ہر طرح کی عافیت کا سوال کرتے رہیں۔

جنگ بدر کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طویل دعاء

حدیث نمبر ۱۱

وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ قَاتَلْتُ شَیْئًا مِنْ قِتَالٍ ثُمَّ جِئْتُ مُسْرِعًا لِاَنْظُرَ مَافَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَجِئْتُ فَاِذَا ھُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا یَزِیْدُ عَلَیْہِمَا ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَی الْقِتَالِ ثُمَّ جِئْتُ وَھُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ ذَھَبْتُ اِلَی الْقِتَالِ ثُمَّ رَجَعْتُ وَھُوَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ فَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔ رواہ البزار واسنادہ حسن۔ کذا فی مجمع الزوائد۔

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے موقعہ پر میں نے دشمنوں سے کچھ دیر جنگ کی پھر جلدی سے واپس آیا کہ دیکھوں آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس شغل میں ہیں، میں آیا تو دیکھا کہ آپ سجدہ میں ہیں اور یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض معروض کر رہے ہیں۔ ان الفاظ سے زائد کچھ نہیں فرما رہے ہیں، اس کے بعد میں پھر جنگ کرنے کے لئے چلا گیا پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ (اسی طرح) سجدہ میں ہیں اور مذکورہ کلمات کے ذریعہ بارگاہ خداوندی میں عرض معروض کر رہے ہیں۔ اس کے بعد میں پھر

جنگ کرنے کے لئے چلا گیا، پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ وہی الفاظ ادا فرما رہے ہیں اس کے بعد اللہ نے آپ کو فتح یابی نصیب فرمائی۔

(مجمع الزوائد صہ ۱۴۷، ج ۱۰)

تشریح

سنہ ۲ھ میں غزوۂ بدر کا معرکہ پیش آیا، حضرات صحابہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بے سروسامانی کے عالم میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور مشرکین مکہ بڑے کرّوفر کے ساتھ ہر طرح کے ہتھیار اور ضرورت کا ہر سامان لے کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے مسلمانوں کی تعداد مشہور قول کے اعتبار سے ۳۱۳ تھی اور کفار کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی دونوں فریق مقام بدر میں پہنچے، جنگ ہوئی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان کامیابی نصیب فرمائی، ستر کافر مارے گئے جن میں ابوجہل بھی تھا اور ستر کافر قید کر لئے گئے جن کو مشکیں باندھ کر مدینہ منورہ حاضر کیا گیا پھر فدیہ یعنی مالی بدلہ لے کر چھوڑ دیا کافر آئے تو تھے بڑے طمطراق سے مگر انہوں نے منہ کی کھائی اور شکست کھا کر بڑی ذلت کے ساتھ واپس ہوئے چونکہ مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور ہتھیار بھی بس نام ہی کو تھے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت فکرمند تھے، آپ کے لئے حضرات صحابہؓ نے ایک چھپر ڈال دیا تھا جسے عربی میں عریش کہتے ہیں، اس میں آپ نے نماز پڑھی اور بہت لمبا سجدہ کیا اور مسلمانوں کی کامیابی اور فتح یابی کے لئے الحاح و زاری کے ساتھ خوب دیر تک دعا کی، دعا کرتے کرتے آپ کے مبارک کاندھوں سے چادر بھی گر گئی، اس وقت آپ پر نازکی حالت طاری تھی آپ نے دعا کرتے کرتے یہاں تک بارگاہ رب العالمین میں عرض کر دیا کہ "اے اللہ مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو اس کے بعد زمین میں آپ کی عبادت نہ ہوگی۔ آپ نے دعا میں مذکورہ الفاظ ادا کئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چادر اٹھا کر آپ کے مبارک کاندھوں پر ڈال دی اور پیچھے سے آپ کو چمٹ گئے اور عرض کیا کہ بس کافی ہے آپ نے اپنے رب سے بہت ہی عرض معروض کر لی، آپ کا رب ضرور اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اور اس کی طرف سے مدد ہوگی یہ سب تفصیل بخاری اور فتح الباری میں موجود ہے، جو حدیث اوپر ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت

سے نقل کی ہے اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عین جنگ کے وقت سجدہ میں پڑے ہوئے تھے اور صرف یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بار بار پڑھ رہے تھے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دعا جنگ شروع ہونے سے پہلے تھی پھر عین جنگ کے وقت بھی آپ دعا میں مشغول رہے دعا بھی بہت بڑا ہتھیار ہے حضرات صحابہؓ اپنے دوسرے ہتھیاروں سے جنگ کر رہے تھے اور آپ دعا والے ہتھیار کو استعمال فرما رہے تھے (ومن السنة ان یکون الامام وراء الجیش لانه یقاتل معه فلم یکن یریح نفسه فتشاغل باحد الامرین وهو الدعاء کذا فی فتح الباری) آپ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ ہی برابر فرماتے رہے اور کچھ نہیں فرمایا، اس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کو اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ پکارنے ہی کو بطور دعا اختیار فرمایا کیونکہ داتا سے یہ کہنا کہ تو دینے والا ہے مہربان ہے یہ بھی مانگنا ہی ہے۔

مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ دین کی سربزی اور سربلندی کے لئے جو بھی محنت کی جائے اس میں سلیقہ کے ساتھ اپنی پوری طاقت اور صلاحیت لگانے کے ساتھ دعا میں بھی مشغول رہنا چاہیئے، دشمن کے مقابلہ میں دعا بہت بڑا ہتھیار ہے اس سے کبھی غافل نہ ہوں بہت سے لوگ الیکشن لڑتے ہیں اور اس کے لئے دورے اور جلسے کرتے پھرتے ہیں اور اسلامی نظام نافذ کرنے کے وعدے کر کے ووٹ لیتے ہیں اور عوام کو یہ سمجھاتے ہیں کہ یہ الیکشن کی گہما گہمی جہاد ہے اور ساری دوڑ دھوپ دین کے لئے ہے ان حضرات کی نیت وہی ہوگی جو ظاہر کرتے ہیں لیکن الیکشن جیتنے کے لئے جو معصیت اور سراسر گناہ والے طریقے دوسرے لوگ اختیار کرتے ہیں دین کے مدعی بھی ان ہی طریقوں کو اپنا لیتے ہیں فرض نمازیں تک جلسوں کی نذر ہو جاتی ہیں اور الیکشن میں غیبتوں اور تہمتوں کی گرم بازاری تو معمولی سی چیز ہے اس کو تو سیاست کے مذہب میں گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا جہاں نمازیں تک قضا ہو رہی ہوں اور گناہوں کو گناہ نہ سمجھا جا رہا ہو وہاں دعا کا ذکر ہی کیا ہے، بڑے بڑے جلسے ہیں، مجلسیں ہیں، تقریریں ہیں، دوڑ دھوپ ہے، چندے ہیں لیکن دعا کہیں سے کہیں تک بھی نہیں، سارا زور ظاہری اسباب اور مروّجہ ہتھکنڈوں پر ہوتا ہے، اگر دعا کرتے بھی ہیں تو ذرا نام کو کر لیتے ہیں، نہ دل حاضر، نہ دعا کے آداب کا خیال، بس ہاتھ اٹھائے اور منہ پر پھیر لئے،

بہت سے الیکشن باز دین کے دعویدار ایسے ہیں کہ دعا میں لگنے اور لمبی دعا کرنے والوں کو رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں۔

دیکھو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لاڈلے نبی ہیں خاتم الانبیا والمرسلین ہیں، اللہ کی طرف سے مدد کا وعدہ ہو چکا ہے آپ کے اور حضرات صحابہؓ کے اخلاص میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا، آپ کو اپنے اخلاص اور محنت پر کوئی گھمنڈ نہیں ہے اللہ کے حضورؐ سجدہ میں پڑے ہی دعا میں مشغول ہیں برابر فتح اور نصرت مانگ رہے ہیں میدانِ کارزار میں جانوں کی بازی لگا رکھی ہے اور ساتھ ہی زوردار دعا بھی ہو رہی ہے۔

مومن کو اپنے ہر چھوٹے بڑے کام میں اجتماعی ہو یا انفرادی دعا کی طرف خصوصِ دل سے متوجہ رہنا چاہیئے۔

قبولیتِ دعا کا مطلب

حدیث ۱۲

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُوا اللّٰہَ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا ثُمٌّ مَا وَّلَا قَطِیْعَۃُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاہُ اِحْدٰی ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ یَّسْتَجِیْبَ لَہٗ دَعْوَتَہٗ اَوْ یَصْرِفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَھَا اَوْ یَدَّخِرَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَھَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا نُکْثِرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْثَرُ اخرجہ الحاکم فی المستدرک وَقَالَ صحیح الاسناد واقرہ الذھبی وعزاہ فی المشکوٰۃ الی احمد رحمھم اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے

کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرما دیتے ہیں۔ (۱) یا تو اس کی وہ دعا قبول فرما لیتے ہیں (اور جو کچھ اس نے طلب کیا وہ اس کو یہیں اس دنیا میں مل جاتا ہے اور قبولیت کا نتیجہ سامنے آجاتا ہے) (۲) یا دعا کرنے والے کو اس کی مطلوبہ شئے کی برابر (اس طرح عطیہ عنایت فرما دیتے ہیں کہ اس جیسی) آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں (۳) یا اس دعا کے بعد اس کا اجر (آخرت کا) ذخیرہ بنا کر رکھ لیتے ہیں (جو وہاں آخرت میں مل جائے گا) یہ سن کر حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ اس صورت میں تو ہم بہت زیادہ (کمائی) کرلیں گے۔ آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اس کے جواب میں) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (کی عطا اور بخشش اس سے) بہت زیادہ ہے (جس قدر تم دعا کرو گے)

(مستدرک حاکم صد ۴۹۳، ج ۱ و مشکوٰۃ المصابیح صد ۱۹۶ از مسند احمد)

تشریح

اس حدیث مبارک میں بتایا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتے ہیں بشرطیکہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے۔ یعنی یہ سوال نہ کرے ...... کہ گناہ کا فلاں کام کرنے میں کامیاب ہو جاؤں اور قطع رحمی کی بھی دعا نہ کرے۔ اپنے عزیز و اقارب سے اچھے تعلقات رکھنے اور حسنِ سلوک سے پیش آنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور اس کے برخلاف عزیز و اقرباء سے تعلقات بگاڑنے اور بدسلوکی سے پیش آنے کو قطع رحمی کہتے ہیں قطع رحمی بھی گناہوں میں سے ایک گناہ ہے لیکن اس کو خصوصیت کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تاکہ اس کی شناعت اور قباحت خوب اچھی طرح ظاہر ہو جائے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (بخاری) چونکہ قطع رحمی اللہ جل شانہٗ کے نزدیک بہت ہی بُری چیز ہے اس لئے قبولیت کی شرط میں یہ فرمایا کہ قطع رحمی کی دعا نہ کی ہو اور اس کے علاوہ اور بھی کسی گناہ کا سوال نہ کیا ہو تب دعا قبول ہوتی ہے۔

پھر دعا قبول ہونے کا مطلب بتایا کہ قبول ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا

وہی مل جائے بلکہ کبھی تو منہ مانگی مراد پوری ہو جاتی ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ منہ مانگی مراد پوری نہ ہوئی بلکہ اس پر جو کوئی مصیبت آنے والی تھی وہ ٹل گئی۔ اللہ جل شانہٗ سے سو روپے کا سوال کیا، سو روپے بظاہر نہ ملے لیکن اپنے کسی بچہ کو شدید مرض لاحق ہونے والا تھا وہ رک گیا اس کے علاج میں سو روپے خرچ ہو جاتے وہ خرچ نہ ہوئے سو روپے بچ گئے اور بچہ مرض سے بھی محفوظ ہو گیا، بعض مرتبہ سو روپے کا سوال کرنے کی وجہ سے ہزاروں روپے خرچ ہونے والی مصیبت ٹل جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً سو روپے کا سوال کیا مگر بظاہر روپے نہ ملے لیکن کسی طرح سے اور کوئی حلال مال مل گیا جس کی قیمت سو روپے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

قبولیتِ دعا کی تیسری صورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا نہ منہ مانگی مراد ملے نہ اس کی وجہ سے کوئی آنے والی مصیبت ٹلے لیکن اس دعا کو اللہ جل شانہٗ آخرت میں ثواب کے لئے محفوظ فرما لیتے ہیں جب قیامت کے دن اعمالِ صالحہ کے بدلے ملنے لگیں گے تو جن دعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا ان دعاؤں کے عوض بڑے بڑے انعامات ملیں گے۔ اس وقت بندہ کی تمنا ہوگی کہ کاش میری کسی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا ہوتا تو اچھا تھا آج سب کے بدلے بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا۔

دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھ لینا درحقیقت اللہ جل شانہٗ کی بہت بڑی مہربانی ہے۔ فانی دنیا دکھ سکھ کے ساتھ کسی طرح گزر ہی جائے گی اور آخرت باقی رہنے والی ہے اور وہاں جو کچھ ملے گا بے انتہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو بندے سمجھتے نہیں اور اس کی رحمتوں کی وسعتوں کو جانتے نہیں، دعا کے منافع دنیا و آخرت میں بے شمار ہیں جو لوگ دعاؤں میں لگے رہتے ہیں ان پر اللہ کی بڑی رحمتیں ہوتی ہیں۔ برکتوں کا نزول ہوتا ہے دل میں سکون اور اطمینان رہتا ہے۔ اُن پر اول تو مصیبتیں آتی ہی نہیں اگر آتی ہیں تو معمولی ہوتی ہیں، پھر وہ جلدی چلی جاتی ہیں۔ دعا والے دونوں جہاں میں کامیاب اور بامراد ہوتے ہیں، جب قبولیتِ دعا کا مطلب معلوم ہو گیا تو یہ کہنا کسی طرح درست نہیں کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی، قبولیت ہوتی ہے مگر قبولیت کی کونسی صورت دعا کرنے والے کے لئے حکمت کے موافق ہے اس کو اللہ جل شانہٗ ہی جانتے ہیں بندہ کا کام تو مانگنے کا ہے، بس مانگے جا، اور دنیا و آخرت

میں مراد لیتا رہ ۔

دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا

حدیث ۱۳

وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اسْتَاذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَۃِ فَاذِنَ لِیْ وَقَالَ لَا تَنْسَنَا یَا اُخَیَّ مِنْ دُعَائِکَ فَقَالَ کَلِمَۃً مَا یُسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِھَا الدُّنْیَا ۔ رواہ ابوداود و رواہ الترمذی ایضًا فی الدعوات و فیہ اَیْ اُخَیَّ اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا قال الترمذی حدیث حسن صحیح

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمرہ کو جانے کے لئے اجازت چاہی، آپ نے اجازت مرحمت فرما دی اور ارشاد فرمایا کہ اے بھیا اپنی دعاؤں میں ہم کو مت بھولنا دوسری روایت میں ہے کہ یوں فرمایا ہم کو اپنی دعا میں شریک رکھنا اور مت بھولنا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ فرمایا کہ اس کے عوض ساری دنیا مل جانے سے بھی مجھے خوشی نہ ہوگی (یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ " اے میرے بھیا ہم کو اپنی دعاؤں میں مت بھولنا، اس کی لذت کے سامنے ساری دنیا بھی میرے لئے ہیچ ہے۔

(سنن ابوداؤد ص ۲۱۰ باب الدعاء)

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ دوسروں سے اپنے لئے دعا کرانا بھی محمود اور مستحسن فعل ہے، کوئی ضروری نہیں ہے جس سے دعا کے لئے کہا جائے وہ دعا کی درخواست کرنے

والے سے افضل ہو، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے دعا کے لئے فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ اکابر کو بھی اپنے چھوٹوں سے دعا کے لئے کہنا چاہیئے بہت سے لوگوں سے جب دعا کے لئے کہا جاتا ہے تو جہالت کی وجہ سے کہہ دیتے ہیں کہ تم خود دعا کرلو اللہ تمہاری بھی سُنے گا، بعض لوگ کہتے ہیں ہم کسی سے دعا کے لئے کیوں کہیں ہم خود دعا کرلیں گے، یہ لوگ روایات حدیث سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ایسا کہتے ہیں بات یہ ہے کہ غائب کے لئے جو دعا کی جائے بہت جلد قبول ہوتی ہے اور جس سے دعا کے لئے کہا جاتا ہے بعض مرتبہ ایسے حال یا اشغال میں ہوتا ہے جن میں دعا کرنا باعثِ قبولیت ہوتا ہے جیسے حج یا عمرہ کرنے والے سے یا مسافر سے یا مریض سے دعا کے لئے کہا جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے یہی دعا کرنے کو فرمایا اور دوسروں سے دعا کرانے کی مستقل ترغیب دی، صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن سے جہاد کے لئے آنے والی جماعتوں میں قبیلہ بنی مراد سے ایک شخص اویس نامی آئے گا اس کے بدن میں برص کا مرض تھا اس سے وہ شفایاب ہوگیا صرف ایک درہم کے برابر نشان باقی اس کی ایک والدہ ہے جس کے ساتھ وہ حسن سلوک کرتا ہے (اللہ کے یہاں اس کا یہ مرتبہ ہے کہ) اگر اللہ پر (کسی بات کی) قسم کھالے (یعنی یوں کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایسا کرے گا) تو اللہ اس کی قسم میں اُس کو ضرور سچا کردے (یعنی اس کے کہنے کے مطابق اللہ کے حکم سے اُس بات کا ظہور ہوجائے جس کی وہ قسم کھالے) اگر تم سے یہ ہوسکے کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے تو تم ایسا کرلینا (یعنی ان سے دعائے مغفرت کرالینا) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنیؒ[1] سے ملاقات کی اور اپنے لئے دعائے مغفرت کرائی (صحیح مسلم)

جس سے دعا کے لئے کہا جائے اسے چاہیئے کہ تکلف نہ کرے اور تواضع کو آڑ بنا کرنے سے انکار نہ کرے دعا قبول فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے ذرا سی زبان ہلانے میں دعا کرنے والے پر کیا بوجھ پڑتا ہے۔ دعا سے انکار کرکے اپنا ثواب بھی کھوتے ہیں اور درخواست کرنے

---

[1] القرنی من بنی قرن بفتح القاف والراء وھی بطن من مراد ۱۲ نووی

والے کی دل شکنی بھی کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے دعا کرنے کو فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اویس قرنیؒ سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرانا۔ ما وشما کی تو حقیقت ہی کیا ہے ہم تو دعا کے بہت ہی زیادہ محتاج ہیں نیک بندوں سے دعا کے لئے عرض کرتے رہنا چاہیئے کیا پتہ تجھ مجھ کی دعا سے ہی بیڑہ پار ہو جائے۔

باب سوم

دعا کے آداب اور قبولیت کے شرائط

اور

دعا کرنے والوں کے لئے ضروری ہدایات

تیسرا باب

اس باب میں دُعا کے آداب اور قبولیتِ دُعا کے شرائط بیان کئے جاتے ہیں اور دُعا کرنے والوں کے لئے ضروری ہدایات لکھی جاتی ہیں مثلاً یہ کہ بد دُعا کبھی نہ کریں۔ ہمیشہ عافیت کا سوال کریں اور دُعا سوچ سمجھ کر مانگیں اور دُعا کرنا کبھی ترک نہ کریں، دُعا کی مقبولیت کا یقین رکھیں۔ حرام خوراک اور پوشاک سے بچیں اور امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے رہیں، دُعا کے اوّل و آخر میں حمد و ثنا اور درود شریف پڑھیں آخر میں آمین کہیں اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگیں اعمالِ صالحہ کا وسیلہ پکڑیں وغیرہ وغیرہ۔ اس باب کو خوب سمجھ کر پڑھیں۔

جان مال اور آل اولاد کے لئے کسی وقت بھی بد دعا نہ کرو

حدیث ۱۴۱

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَۃً یُسْأَلُ فِیْھَا عَطَاءً فَیَسْتَجِیْبَ لَکُمْ۔

رواہ مسلم۔

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں کے لئے بد دعا نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی مقبولیت کی گھڑی میں اللہ جلّ شانہٗ سے سوال کر بیٹھو اور وہ تمہاری بد دعا قبول فرمالے۔

(مشکوٰۃ المصابیح صـ ۱۹۴ از مسلم)

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا ہمیشہ خیر کی کرنی چاہیئے، دکھ تکلیف اور شر اور ضرر کی دعا کبھی نہ مانگے کیسی بھی کوئی تکلیف ہو اپنے لئے یا اولاد کے لئے اور جان و مال کے لئے بد دعا کے الفاظ ہرگز زبان سے نہ نکالے۔ خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو اس نصیحت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ کوسنے پیٹنے میں اُن کی زبان بہت چلتی ہے بات بات میں شوہر کو بچوں کو جانوروں کو حتیٰ کہ گھر کی ہر چیز کو اپنی بد دعا کا نشانہ بناتی رہتی ہیں۔ جہاں کسی بچے نے کوئی شرارت کی کہہ دیا کہ تجھے ڈھائی گھڑی کی آئے۔ کسی کو کہہ دیا لوٹی لیا۔ کسی کو ہیضہ کی بد دعا دے دی۔ کسی کو اللہ مارا بتا دیا۔ اور کوئی سامنے نہ آیا تو بکری ہی کو کوس بیٹھیں۔ مرغی کا ناس کھو دیا۔ کپڑے کو آگ لگنے کی بد دعا دے دی۔ لڑکے کو کہہ دیا کہ تو مر جاتا۔

لڑکی کو کہہ دیا کہ تیرا بُرا ہو وغیرہ وغیرہ۔ عورتوں کی بے لگام زبان چلتی رہتی ہے اور بد دعا کا ڈھیر لگا دیتی ہیں اور یہ نہیں سمجھتیں کہ اُن میں سے اگر کوئی بد دعا اللہ جل شانہٗ کے ہاں مقبول ہو گئی اور کوئی بچہ مر گیا یا مال کو آگ لگ گئی یا کسی طرح کا اور کوئی نقصان ہو گیا تو کیا ہو گا بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مقبولیت کی گھڑی میں بد دعا کے الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں اور یہ دعا قبول ہو جاتی ہے اور جب کسی طرح کا کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے تو یہی بد دعا کرنے والی عورتیں رونے اور آنسو بہانے بیٹھ جاتی ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتیں کہ یہ اپنی ہی بد دعا کا نتیجہ ہے۔ اب رنج کرنے اور رونے سے کیا ہوتا ہے اللہ سے جو مانگا مل گیا۔ پہلے سے زبان پر قابو کیوں نہ رکھا۔ بہت سے مرد بھی ایسی جاہلانہ حرکت کرتے ہیں کہ اپنے لئے یا اولاد کے لئے یا کاروبار کے لئے بد دعا کے الفاظ زبان سے نکال بیٹھتے ہیں مرد ہوں یا عورت سب کو اس حدیث میں تنبیہ فرمائی کہ اپنے لئے اور مال و اولاد کے لئے بد دعا نہ کریں جب اللہ جل شانہٗ سے مانگنا ہی ہے تو مصیبت اور نقصان اور موت کی دعا کیوں مانگیں نفع اور خیر کی دعا کیوں نہ مانگیں اور موت کے بجائے درازیٔ عمر کا سوال کیوں نہ کریں۔

اللہ جل شانہٗ نفع بھی دے سکتا ہے اور نقصان بھی پہنچا سکتا ہے موت بھی دے سکتا ہے اور زندگی بھی، جب ایسے قادر مطلق سے مانگنا ہے تو بدحالی اور ضرر اور شر کی دعا کیوں مانگیں اس سے ہمیشہ خیر کی دعا ہی مانگنا لازم ہے۔

دُعا سوچ سمجھ کر مانگنی چاہیئے

حدیث نمبر ۱۵

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کُنْتَ تَدْعُوا اللّٰہَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْأَلُہٗ اِیَّاہُ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيْقُهُ اَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهُ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللهَ لَهُ فَشَفَاهُ اللهُ۔

رواہ مسلم

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی (یعنی بیماری کی وجہ سے اُن کی مزاج پُرسی فرمائی) اُن کی آواز بہت پست ہو چکی تھی اور کمزوری کے باعث چوزے کی طرح ہو گئے تھے۔ ان کا حال دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے رہے ہو یا کسی بات کا سوال کرتے رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ مجھے آپ آخرت میں جو سزا دینے والے ہیں وہ سزا ابھی مجھے دنیا میں دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ تمہیں اس (عذاب) کے سہنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (یا اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے (یعنی دونوں جہانوں میں اچھی حالت رہے) اور عذاب دوزخ سے بچا۔ اس حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان صاحب کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ جل شانہٗ نے اُن کو شفا دے دی۔

(مسلم شریف صد ۳۴۲، ج ۲)

حدیث ۱۶

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

إِنِّیْ أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَیُّ شَیْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ أَرْجُوْبِهَا خَیْرًا فَقَالَ إِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِیْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْئَلْهُ الْعَافِیَةَ۔ رواه الترمذی

ترجمہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ (ایک دن) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ (اے اللہ میں آپ سے نعمت کے پورا ہونے کا سوال کرتا ہوں) اس کی یہ دعا سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (کیا تم کو معلوم ہے) نعمت کا پورا ہونا کیا ہے؟ عرض کیا (مطلب تو مجھے معلوم نہیں ہے بس) ان الفاظ کے ذریعہ دعا کرکے (اللہ تعالیٰ سے) خیر کی امید رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ نعمت کا پورا ہونا یہ ہے کہ جنت میں داخلہ ہو جائے اور دوزخ سے بچنے میں کامیابی ہو جائے، ایک اور شخص کو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ (اے بزرگی اور احسان والے) اس کو سن کر آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہو چکی بس اب تو مانگ لے، (کیونکہ ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے تو ضرور دعا قبول فرما لیتے ہیں) راوی کا بیان ہے کہ ایک اور شخص کو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الصَّبْرَ (اے اللہ میں آپ سے صبر کا سوال کرتا ہوں) آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ سے مصیبت کا سوال کیا اب

عافیت کا سوال (بھی) کرے۔

(مشکوٰۃ المصابیح صـ۲۱۴ از ترمذی)

تشریح

ان دونوں حدیثوں سے ایک اہم نصیحت معلوم ہوئی اور وہ یہ کہ دعا سوچ سمجھ کر مانگنی چاہیئے، بہتر تو یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں وہ دعائیں مانگا کرے یہ تمام دعائیں سراسر مفید ہیں اور ان کے قبول ہو جانے سے کسی قسم کے کسی خطرہ کا اندیشہ نہیں ہے اور اگر اپنے لفظوں میں اور اپنی سمجھ سے دعا مانگے تو اس کا پس وپیش اور نتیجہ سوچ لے کہ یہ دعا قبول ہوئی تو اپنے حق میں کوئی نقصان والی بات تو نہ ہوگی؟ دیکھو ایک صحابیؓ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے آخرت میں جو عذاب دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے دے، بظاہر کیسی اچھی دعا ہے کہ آخرت کے عذاب سے بالکل چھٹکارا ہو جائے، انہوں نے جو دعا کی اللہ پاک نے قبول فرمائی اور اس کا اثر ہونا شروع ہوا، اس قدر بیمار اور نحیف ہو گئے کہ ذرا بہت آواز مشکل سے نکلتی تھی اور بالکل چوزہ کی طرح معلوم ہوتے تھے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب انہوں نے بتایا کہ میں اس طرح دعا کرتا تھا جس کا ابھی اوپر ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ تم سے عذاب کی برداشت نہ دنیا میں ہو سکتی ہے نہ آخرت میں، جب اللہ سے مانگنا ہی تھا تو دونوں جہان کی خوبی اور بہتری کی دعا کیوں نہ مانگی، خدائے پاک کو سب کچھ قدرت ہے وہ دنیا وآخرت دونوں میں امن وعافیت سے رکھ سکتا ہے گناہوں کو معاف فرما سکتا ہے، حلیم وکریم جل مجدہٗ سے یہ عرض کرنا کہ دنیا میں عذاب دے کر آخرت میں عذاب محفوظ فرما دے ٹھیک بات نہیں ہے، مذکورہ دعا کے بجائے یہ دعا کرنا چاہیئے اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے اللہ ہم کو دنیا میں بھی خوبی کے ساتھ رکھ، اور آخرت میں بھی، اور ہم کو عذاب دوزخ سے محفوظ فرما)

ایک شخص نے اللہ جل شانہٗ سے صبر کا سوال کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو نے اللہ سے مصیبت مانگی لہٰذا اب عافیت کا سوال کر۔

دیکھو صبر کتنی اچھی چیز ہے اور قرآن وحدیث میں اس کی بڑی تعریف آئی ہے لیکن صبر

کرنے کے سوال پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابیؓ کو روک دیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی دکھ تکلیف آجائے تو اس پر صبر کرے اور عافیت کا سوال بھی کرتا رہے جب تک وہ تکلیف رہے گی اور صبر کرتا رہے گا اور صبر کا ثواب ملے گا اور عافیت ہو جانے پر شکر کرے گا تو شکر کا ثواب پائے گا۔

صبر مانگنے کی چیز نہیں ہے کوئی دکھ تکلیف نہ ہو اور خواہ مخواہ صبر کا سوال کرے تو اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ مجھے تکلیف پہنچے پھر صبر کرنا نصیب ہو، حالانکہ دکھ تکلیف کا سوال کرنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ نے عافیت دی ہے اور وہ ہمیشہ سے رکھ سکتا ہے اس سے ہمیشہ عافیت اور آرام و راحت کا سوال کیا جائے۔ اللہ کا بے انتہا درود و سلام ہو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے اپنی امت کو خیر کی سب باتیں بتادیں اور برائی بھلائی اچھی طرح سمجھا دی۔ دعا کرنا بتایا۔ مانگنے کے طریقے بتائے۔ بندگی کے آداب سکھائے فصلی اللہ علیہ وصحبہ وآلہ بقدر کمالہ وجمالہ۔

عافیت کا سوال کرتے رہنا چاہیئے

حدیث نمبر ۱۷

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ مُّبْتَلِیْنَ فَقَالَ اَمَا کَانَ ھٰٓؤُلَآءِ یَسْاَلُوْنَ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ - رواہ البزار ورجالہ ثقات کذا فی مجمع الزوائد۔

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کچھ ایسے لوگوں پہ گزر ہوا جو (تکلیفوں میں) مبتلا تھے، ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کیا یہ لوگ اللہ سے عافیت کا سوال نہیں کرتے تھے؟ (یعنی عافیت کا سوال کرتے تو اس دکھ تکلیف کی حالت میں نہ ہوتے) مجمع الزوائد صفحہ ۱۳۸ ج ۱۰

تشریح

عافیت بہت جامع لفظ ہے، صحت، تندرستی، سلامتی، آرام، چین، سکون، اطمینان ان سب کو یہ لفظ شامل ہے، احادیث شریفہ میں بڑی اہمیت کے ساتھ عافیت کی دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اللہ جل شانہٗ سے دونوں جہاں میں عافیت نصیب ہونے کا سوال کرتے رہنا چاہیئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے، آپ نے فرمایا تو اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات (یعنی گناہوں سے درگزر) کا سوال کر، وہ دوسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا کہ یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے؛ آپ نے پھر وہی پہلا جواب عنایت فرمایا، وہ شخص تیسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا اور (اس نے وہی سوال کیا، آپ نے اس کو وہی پہلا جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات نصیب ہوگئی تو کامیاب ہوگیا (لہٰذا اس دعا کو معمولی نہ سمجھ، دنیا و آخرت کی حاجتوں اور ضرورتوں کے پورا ہونے کے لئے اجمالی طور پر جامع دعا کے اعتبار سے یہ دعا سب دعا سے افضل ہے۔

(رواہ الترمذی وقال حسن غریب)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے پھر (اس وقت کے بعض ظاہری و باطنی حالات و کیفیات کی وجہ سے) رونے لگے، اس کے بعد فرمایا کہ (اے لوگو!) اللہ جل شانہٗ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو کیونکہ کسی شخص کو یقین (یعنی ایمان کی دولت) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔ رواہ الترمذی وقال حسن غریب اسناداً کما فی المشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اَکْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِیَۃِ کہ عافیت کی دعا زیادہ کیا کرو (اخرجہ الحاکم صد ۵۲۹، ج ۱ وقال صحیح علی شرط البخاری واقرہ الذہبی)

جو شخص نیا مسلمان ہوتا تھا تو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے

تھے پھر حکم فرماتے تھے کہ یہ دعا کیا کرے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت پر رکھ، اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما، (مسلم)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جامع دعائیں بہت پسند تھیں، جامع اس کو کہا جاتا ہے جس کے الفاظ مختصر ہوں اور معنی اور مفہوم کے اعتبار سے خیر و برکت کی بہت سی قسموں کو شامل ہوں، چونکہ عافیت میں دنیا و آخرت کی ہر چیز آجاتی ہے اس لئے عافیت کی دعا کرنا آپ کو بہت پسند تھا جس کی تفصیل ابھی اوپر گزر چکی ہے۔

بعض جامع دعائیں ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھ دی ہیں جو اس کتاب کے آخر میں آرہی ہیں، البتہ عافیت کے بارے میں جو دعائیں منقول ہیں ان میں سے بعض حدیث کے مضمون کی مناسبت سے ذیل میں لکھی جاتی ہیں ان کو یاد کریں بچوں کو یاد کرائیں اور خود پڑھا کریں، بچوں سے ان کلمات کے ذریعہ دعا کرایا کریں۔

(۱)[1] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔	اے اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت طلب کرتا ہوں، اے اللہ میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں اور اپنے دین اور دنیا اور اہل اور مال کے بارے میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔
(۲)[2] اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔	اے اللہ میرے بدن میں عافیت دے اے اللہ میری سننے کی قوت میں عافیت دے، اے اللہ میری بینائی میں عافیت دے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ صفہ ۲۱۱ عن ابی داؤد ۱۲ [2] مشکوٰۃ صفہ ۲۱۲ عن ابی داؤد ۱۲

مذکورہ بالا دعا کو صبح شام تین تین بار پڑھیں۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ[1]

اے اللہ میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ کی نعمت چلی جائے اور اس بات سے کہ آپ کی دی ہوئی عافیت رُخ موڑ لے اور اس بات سے کہ اچانک آپ کی طرف سے پکڑ ہو جائے اور آپ کی ہر طرح کی ناراضگی سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ[2] صِحَّةً فِیْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا يَّتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ؕ

اے اللہ میں تجھ سے ایسی صحت کا سوال کرتا ہوں جو ایمان کے ساتھ ہو اور ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو خوش اخلاقی کے ساتھ ہو اور آپ سے ایسا بامراد ہونا مانگتا ہوں جس کے پیچھے کامیابی ہو اور آپ کی رحمت اور عافیت اور مغفرت اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں۔

قبولیت کا اثر معلوم ہو یا نہ ہو دعا کبھی نہ چھوڑے

حدیث ۱۸

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

---

[1] مشکوٰۃ صہ ۲۱۶ عن مسلم ۱۲

[2] مستدرک حاکم صہ ۵۲۳، ج ۱، ۱۲۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ ۔ رواہ مسلم

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب تک گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس وقت تک اس کی دعا قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ جلدی نہ مچائے، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ جلدی مچانے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا جلدی مچانے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ میں نے دعا کی اور دعا کی (لیکن) مجھے قبول ہوتی معلوم نہیں ہوتی یہ کہہ کر وہ دعا کرنے سے تھک جاتا ہے اور (ناامیدی کے اس مقام پر پہنچ کر) دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص۱۹۴ از مسلم)

تشریح

معلوم ہوا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے، دعا کرنا کبھی نہ چھوڑے، یہ نہ دیکھے کہ اتنے دن ہوگئے دعا کر رہا ہوں قبول نہیں ہوتی اور نہ یہ کہے کہ قبول ہوتی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ بندہ کا کام مانگنا اور عاجزی ظاہر کرنا ہے، اپنے اس کام کو نہ چھوڑے۔ خدائے پاک کی جب اور جیسی حکمت ہوگی اس کے مطابق دعا کا اثر دنیا یا آخرت میں ظاہر ہوگا اور بالفرض کچھ بھی فائدہ نہ ہو تو یہ کیا کم ہے کہ دعا خود عبادت ہے بلکہ عبادت کا مغز ہے، جب تک بندہ دعا میں مشغول رہے گا عبادت میں رہے گا، پس دعا سے کبھی غافل نہ ہوں، بہت سے لوگ جہالت کی وجہ سے کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں تسبیح کے دانے بھی گھس گئے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا، یہ سب باتیں غلط ہیں، اگر یہاں دعا کا نتیجہ ظاہر نہیں ہوا تو آخرت میں انشاء اللہ ضرور اس کے بدلے انعامات ملیں گے جو یہاں کی فانی چیزوں سے کہیں بڑھ کر ہوں گے۔

دُعا کی قبولیت کا یقین رکھو اور دل کو حاضر کرکے دُعا کرو

حدیث ۱۹

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقُلُوْبُ اَوْعِيَةٌ وَّ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَيُّهَا النَّاسُ فَسَلُوْهُ وَاَنْتُمْ مُّوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ لِعَبْدٍ دَعَاهُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ رواه احمد واسناده حسن كذا في مجمع الزوائد واخرجه الترمذی فی السنن والحاكم فی المستدرك عن ابی هريرةؓ وفی اخره وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ وَفِي سندهما صالح المری قال الحاكم هذا حديث مستقيم الاسناد لكن قال الذهبی صالح متروك۔

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (انسانوں کے) دل برتن ہیں (ان کو خیر یا شر سے پُر کیا جاسکتا ہے) اور ان میں بعض قلوب دوسرے قلوب سے مشابہت رکھتے ہیں۔ پس اے لوگو! جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی ایسی دعا قبول نہیں فرماتے جو اس نے غفلت والے دل کے ساتھ کی ہو۔

(مجمع الزوائد ص۱۴۸، ج۱۰)

سنن ترمذی ص۱۸۵ ج ۲ اور مستدرک حاکم ص۴۹۳، ج ۱ میں یہ حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ (یہ بات جان لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کی دعا قبول نہیں فرماتے جو غافل ہو (اور) اِدھر اُدھر کے خیالات میں لگا ہوا ہو۔

تشریح:۔ اس حدیث میں دعا کا ایک بہت ضروری ادب بتایا ہے اور وہ یہ کہ دعا کرتے ہوئے اس امر کا پختہ یقین رکھنا چاہیئے کہ میری دعا قبول ہوگی، اس یقین میں ذرا سا بھی ڈھیلا پن نہ ہو، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ غفلت کے ساتھ جو دعا کی جائے وہ قبول نہیں ہوتی، اگر زبان سے دعا نکل رہی ہو اور دل اِدھر اُدھر کے خیالات میں لگا ہوا ہو تو ایسی دعا لائقِ قبول نہیں ہے۔

غفلت کے ساتھ دعا کرنا بے ادبی ہے

آج کل ہم لوگ جو دعائیں کرتے ہیں ان میں طرح طرح کی کوتاہیاں ہوتی ہیں اور سب سے بڑی کوتاہی یہی ہے کہ دعا کرتے وقت دل حاضر نہیں ہوتا، دل کہاں سے کہاں پہنچا ہوا ہوتا ہے اور کیسے کیسے خیالات میں گم ہوتا ہے اور زبان سے دعا کے الفاظ نکلتے رہتے ہیں۔ ہماری یہ عجیب حالت ہے اگر کوئی شخص کسی معمولی افسر کو کوئی درخواست پیش کرتا ہے تو بہت باادب کھڑا ہوتا ہے اور خوب سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے اور پوری طرح اپنے ظاہر اور باطن سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اگر زبان سے درخواست کرے یا لکھی ہوئی درخواست ہاتھ میں تھما دے اور حاکم کی طرف پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو جائے یا اس موقع پر کمرہ کی چیزوں کو شمار کرنے لگے یا اور کوئی ایسا کام کرنے لگے جس سے یہ واضح ہو جائے کہ یہ شخص اپنے دل سے درخواست پیش نہیں کر رہا ہے تو اس کو بڑا بے ادب سمجھا جائے گا۔ اس کو وہاں سے ذلت کے ساتھ دھکے دے کر نکال دیا جائے گا۔ اور اس کی درخواست پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جائے گی اور اوپر سے سزا بھی ملے گی۔

اللہ جل شانہٗ احکم الحاکمین ہیں۔ بارگاہِ خداوندی میں درخواست پیش کرتے ہوئے دل کا

غافل رہنا اور دنیا دی دھندوں کے خیالات دل میں بساتے ہوئے زبان سے دعا کے الفاظ نکالنا بہت بڑی بے ادبی ہے۔ بندوں کی یہ حرکت ہے تو قابلِ سزا لیکن اللہ جل شانہٗ رحیم وکریم ہیں اس پر سزا نہیں دیتے البتہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی یہ اعلان فرما دیا ہے کہ ایسی غفلت والی دعا قبول نہ ہوگی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ اتنے برس دعا کرتے ہوگئے۔ ان کو چاہیے کہ اپنی حالت پر غور کریں اور دیکھیں کہ دعا کے وقت دل کہاں ہوتا ہے۔ ذرا دعا کی طرح دعا کرو پھر اُس کے ثمرات دیکھو۔ دعا مانگی اور پتہ نہیں کیا مانگا۔ ایسی دعا کیوں کر قبول ہو؟ خوب سوچو اور سمجھو!

سختی کے زمانہ میں دعا کیسے قبول ہو؟

حدیث ۲۰

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ۔

رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فخرِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ خوشی ہو کہ سختیوں کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول فرمائے اس کو چاہیے کہ خوش حالی کے زمانہ میں کثرت سے دعا کیا کرے (مشکوٰۃ المصابیح صہ ۱۹۵ از ترمذی)

تشریح:- اس حدیث پاک میں دعا قبول ہونے کا ایک بہت بڑا گُر بتایا ہے اور وہ یہ کہ آرام وراحت اور مال و دولت اور صحت و تندرستی کے زمانہ میں برابر دعا کرتے رہنا چاہیئے، جو شخص اس پر عمل پیرا ہوگا اس کے لیئے اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ انعام ہوگا کہ جب کبھی کسی پریشانی میں مبتلا یا کسی مصیبت سے دوچار ہوگا یا کسی مرض میں گرفتار ہوگا اور

اس وقت دعا کرے گا تو اللہ جلّ شانہٗ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے اس میں ان لوگوں کو تنبیہ ہے جو آرام وراحت اور مال و دولت یا عہدہ کی برتری کی وجہ سے خدائے پاک کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں اور دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور جب مصیبت آگھیرتی ہے تو دعا کرنی شروع کر دیتے ہیں پھر جب دعا قبول ہونے میں دیر لگتی ہے تو نا امید ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی، حالانکہ اگر اس وقت دعا کرتے جبکہ خوشی میں مست تھے اور دولت کا گھمنڈ تھا تو ان کا اس زمانہ کا دعا کرنا آج کی دعا مقبول ہونے کا ذریعہ بن جاتا، غفلت اور دنیاوی مستی کے سبب اللہ کو بھول جانے کی وجہ سے بہت سخت حاجت مندی کے وقت دعا کی قبولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

حضرت سلمانؓ کا ارشاد

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بندہ چین اور خوشی کے زمانہ میں دعا کرتا ہے اور کوئی مشکل درپیش ہو تو اس وقت بھی دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کی سفارش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جانی پہچانی آواز ہے ہمیشہ یہاں پہنچتی رہتی ہے اور جب بندہ چین اور خوشی کے زمانہ میں دعا نہیں کرتا اور مصیبت آنے پر دستِ دعا پھیلاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس آواز کو ہم تو نہیں پہچانتے پہلے تو سنی نہیں یہ بات کہہ کر اس کی طرف سے بے توجہی برتتے ہیں اور دعا قبول ہونے کی سفارش نہیں کرتے۔ (صفۃ الصفوۃ)

انسان کی بے رخی اور بے غیرتی

انسان کا جو یہ طرزِ عمل ہے کہ مصیبت میں اللہ پاک کو بہت یاد کرتا ہے لمبی چوڑی دعائیں کرتے ہوئے اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہے اور چین و آرام کے زمانے میں خدائے پاک کو بھول جاتا ہے بلکہ ذکر و دعا کے بجائے بغاوت اور سرکشی پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ یہ طرزِ عمل نہایت بے غیرتی کا ہے۔ بندہ جس طرح دکھ تکلیف کے زمانہ میں اللہ کا محتاج ہے اسی طرح آرام و راحت کے زمانہ میں بھی اسی کا محتاج ہے دکھ تکلیف چلے جانے پر جو خدائے پاک کو بھول جاتے ہیں اس خصلتِ بد کا قرآن مجید میں جگہ جگہ تذکرہ فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ

(سورۂ یونس ع ۲)

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارنے لگتا ہے لیٹے بھی اور بیٹھے بھی کھڑے بھی پھر جب اس کی وہ تکلیف ہم ہٹا دیتے ہیں تو پھر (اپنی حالت پر آجاتا ہے اور (اس طرح) گزر جاتا ہے گویا اس نے ہم کو (اس سے پہلے) اس تکلیف کے ہٹانے کے لئے پکارا ہی نہ تھا جو اسے پہنچی۔

اور فرمایا۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

(زمر ع ۱)

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہوئے اُسے پکارنے لگتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو جس کے لئے پہلے پکار رہا تھا اس کو بھول جاتا ہے اور خدا کے لئے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ اللہ کی راہ سے (دوسروں کو) گمراہ کرے۔

حرام خوراک و پوشاک کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی

حدیث نمبر ۲۱

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ طَیِّبٌ لَایَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَّاِنَّ اللہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یَاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ ۔ رواہ مسلم

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ پاک ہے اور وہ پاک ہی (مال اور قول وعمل) قبول فرماتا ہے (پھر فرمایا کہ) بلاشبہ (حلال کھانے کے بارے میں) اللہ جلّ شانہٗ نے پیغمبروں کو جو حکم فرمایا ہے وہی مومنین کو حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ (پیغمبروں کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا کہ اے رسولو! طیّب چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو۔ اور (مومنین کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا ہے کہ اے ایمان والو! جو پاک چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں اُن میں سے کھاؤ۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر کر رہا ہو، اُس کے بال بکھرے ہوئے ہوں، جسم پر گرد وغبار اٹا ہو اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے یارب یارب کہہ کر دعا کرتا ہو (یہ شخص دعا تو کر رہا ہے) اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے اور پینا حرام ہے اور پہننا حرام ہے اور اس کو حرام سے غذا دی گئی ہے۔ پس ان حالات کی وجہ سے اُس کی دعا کیوں کر قبول ہوگی؟ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۱ از مسلم)

تشریح

اس حدیث میں اوّل تو حرام سے پرہیز کرنے اور حلال کھانے کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس کی بارگاہ میں پاک چیز ہی پسند ہو سکتی ہے، پاک اور حلال مال اور پاک قول و فعل ہی اس کے یہاں قبول ہوتا ہے حرام مال اور بُرا قول و فعل اس کے نزدیک قبول نہیں ہو سکتا، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے قرآن مجید کی دو آیتیں تلاوت فرمائیں پہلی آیت میں حضرات انبیاء علیہم السلام کو حکم ہے کہ پاک چیزیں کھائیں اور نیک عمل کریں۔ اور دوسری آیت میں ایمان والوں کو حکم ہے کہ اللہ پاک کی عطا کردہ چیزوں میں سے پاک چیزیں کھائیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے دونوں آیات کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے جو حکم اپنے پیغمبروں کو دیا ہے کہ حلال کھائیں وہی حکم اپنے مومن بندوں کو دیا ہے، حلال کی اہمیت اور ضرورت ظاہر کرنے کے بعد آپؐ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبے سفر میں ہو اور بدحالی کی وجہ سے اُس کے بال بکھرے ہوئے ہوں جسم پر غبار پڑا ہو اور وہ اپنی اس بدحالی میں آسمان کی طرف دعا کرتے ہوئے یارب یارب کہہ کر خدائے پاک کو پکار رہا ہو اور چاہتا ہو کہ میری حاجت قبول ہو جائے بھلا اُس کی دُعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟ کیونکہ اُس کا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے اور لباس حرام ہے اور اس کو حرام کی غذا دی گئی ہے۔

مسافر کا شمار اُن لوگوں میں ہے جن کی دعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے اور مضطر و پریشان حال شخص کی بھی دعا مقبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۳۱، ۳۲ کی تشریح میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ، لیکن مسافر اور پریشان حال ہونے کے باوجود ایسے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی جس کا کھانا پینا اور پہننا حرام ہو۔ آج کل بہت سی دعائیں کی جاتی ہیں لیکن دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ لوگ شکایتیں کرتے پھرتے ہیں کہ دعاؤں کا اس قدر اہتمام کیا اور اتنی بار دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ شکایت کرنے والوں کو چاہیئے کہ پہلے اپنا حال دیکھیں اور اپنی زندگی کا جائزہ لیں کہ میں حلال کتنا کھاتا ہوں اور حرام کتنا اور کپڑے جو پہنتا ہوں وہ حلال آمدنی کے ہیں یا حرام کے۔ اگر روزی حرام ہے یا لباس حرام ہے تو اس کو ترک کر دیں۔ خوراک اور پوشاک کو حدیث شریف میں بطور مثال ذکر فرمایا ہے۔ اوڑھنا بچھونا، رہائش کا مکان آسائش

کی چیزیں اگر حرام کی ہوں تو وہ بھی لباس کے حکم میں ہیں یعنی جس طرح حرام آمدنی کا لباس ہوتے ہوئے دعا قبول نہ ہوگی اسی طرح حرام کی دوسری چیزیں استعمال کرنے سے دعا کی قبولیت رُکی رہے گی۔

حرام کی ہر چیز سے بچنا لازم ہے

بہت سے لوگ حرام کھانے کی حد تک تو پرہیز کرتے ہیں لیکن حرام کی دوسری چیزیں استعمال کرنے سے پرہیز نہیں کرتے حالانکہ وہ بھی گناہ ہے۔ حرام مال کے فرنیچر کو استعمال کرنا اور حرام آمدنی سے بنائے ہوئے مکان میں رہنا بھی حرام ہے۔

اپنے حالات پر غور کریں کہ کن کن راہوں سے ہمارے گھر میں حرام مال گھس رہا ہے کہیں سودی روپیہ تو گھر میں نہیں آرہا۔ رشوت کا مال تو گھر میں بھرا ہوا نہیں۔ کسی کی حق تلفی تو نہیں کی۔ خیانت کرکے کسی کی رقم تو نہیں ماری۔ کما کر لانے والا کسی ناجائز محکمہ میں ملازم تو نہیں۔ اگر غور کریں گے تو بہت سی راہیں سمجھ میں آئیں گی جن کے ذریعہ گھر میں ناجائز روپیہ آتا ہے۔ پھر اس روپیہ سے روٹی پانی کا خرچہ بھی چلتا ہے اور کپڑے بھی بنتے ہیں۔ مکان بھی تعمیر ہوتے ہیں۔ بنگلہ میں سجاوٹ بھی ہوتی ہے۔ گاڑی بھی خریدی جاتی ہے جب حرام ہی غذا ہو اور اسی کی خوراک اور پوشاک ہو اور گھر کا سازو سامان اسی کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہو تو دعا کی قبولیت کی امید رکھنا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حرام سے پرہیز کرے حلال کی فکر کرے۔ اگرچہ تھوڑا ملے اور روکھی سوکھی کھانی پڑے اور چھپر میں گزارا کرنا پڑے۔ آج کل بنک کی نوکری کی طرف لوگ بہت لپکتے ہیں کیونکہ اس میں تنخواہ بہت ملتی ہے اور رعایتیں زیادہ ہیں حالانکہ نیچے سے اوپر تک بنک کی ہر قسم کی ملازمت حرام ہے اور اس کی تنخواہ بھی حرام ہے۔ اگر کوئی شخص مسئلہ بتائے اور حرام نوکری چھوڑنے کو کہے تو کہتے ہیں میاں پاگل ہوگئے ہو۔ کہیں چار ہزار کی نوکری چھوڑی جاسکتی ہے؟ حالانکہ پاگل خود ہیں جو دوزخ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

حرام خوراک دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہے

حرام مال کھانے اور استعمال کرنے کی وجہ سے دُعا قبول نہیں ہوتی اور جنت سے

بھی محرومی ہوتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ

(رواہ احمد وغیرہ)

یعنی جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جو حرام سے پلا بڑھا ہو اور جو گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو۔ دوزخ ہی اس کا زیادہ مستحق ہے۔

حرام سے صدقہ کیا جائے تو قبول نہیں ہوتا

بہت سے لوگ حرام کماتے ہیں اور اس میں سے کچھ صدقہ کر کے حرام کو حلال سمجھ لیتے ہیں یہ بالکل جہالت کی بات ہے۔ حرام سے صدقہ کرنا تو اور گناہ ہے۔ حرام پر ثواب نہیں ملتا جیسا کہ حدیث شریف کے شروع میں گزرا کہ ان اللہ طیب لا یقبل الاطیبا۔ پس جب حرام کا صدقہ قبول ہی نہیں تو اُس کے ذریعہ باقی مال کیسے حلال ہو جائے گا۔ جو صدقہ دیا وہ بھی وبال ہوگا اور جو مال بچ گیا وہ بھی وبال ہوگا اور عذاب کا باعث ہوگا۔ حرام مال سے صدقہ کر کے ثواب کی اُمید رکھنے کو بعض علماء نے کفر بتایا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حرام کمانے سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ نہ حرام کمانے کا گناہ ہوگا نہ ملک میں حرام آئے گا، نہ اپنی جان پر خرچ ہوگا نہ بیوی بچوں کی اس سے پرورش ہوگی،

عورتوں کو خاص ہدایت

عورتیں اپنے شوہروں سے کہہ دیں کہ ہم حلال کھائیں گے حلال پہنیں گے۔ تمہارے ذمہ ہمارے جن اخراجات کا پورا کرنا لازم ہے حلال سے پورا کرو حرام ہم قبول کرنے کو تیار نہیں، پہلے زمانے کی عورتیں ایسی ہی نیک تھیں۔ خود بھی حرام سے بچتی تھیں اور شوہروں کو بھی بچاتی تھیں آج کل عورتیں شوہروں اور بیٹوں کو حرام کمانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ اگر شوہر رشوت سے بچے تو اُسے کہہ سُن کر حرام پر آمادہ کرتی ہیں۔ گھر میں حرام آتا ہے تو گود بھر کر بیٹھ جاتی ہیں۔ اور نمازوں کے بعد شوہر اور اولاد کی حرام ملازمت اور حرام آمدنی کے اضافہ کے لئے دعائیں بھی کرتی ہیں

اور قبولیتِ دعا کی اُمید بھی رکھتی ہیں۔

شوہر یا بیٹا بنک میں یا شراب کے محکمہ میں ملازم ہو یا رشوت لیتا ہو یا کسی بھی طرح حرام کماتا ہو تو اس کو روک دو اور حرام چھڑا کر حلال کمانے کی ترغیب دو۔ نہ یہ کہ حرام کے اضافہ کی دعا کرو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے سے دعا قبول نہیں ہوتی

حدیث نمبر ۲۲

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ (رواه الترمذی)

ترجمہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور ضرور نیکیوں کا حکم کرتے رہو اور بُرائیوں سے روکتے رہو۔ ورنہ جلد ہی اللہ جل شانہٗ اپنے پاس سے تم پر عذاب بھیج دے گا پھر تم ضرور ضرور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔
(مشکوٰۃ المصابیح صہ ۴۳۶ از ترمذی)

تشریح

اس مبارک حدیث میں بھی دعا قبول نہ ہونے کا ایک سبب بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ امر بالمعروف ترک کرنے اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دینے سے اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا اور عذاب آنے پر دعا کی طرف متوجہ ہوگے تو دعا قبول نہ ہوگی۔

مسلمانوں کی ذمّہ داری

بات یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے احکام بھیجے ہیں جو قرآن مجید اور حدیثِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلّم) کے ذریعہ بندوں تک پہنچے ہیں۔ ان احکام میں بہت سے کام کرنے کے ہیں ان کو "معروف" یعنی نیکی کہتے ہیں جو خدائے پاک کی پسندیدہ چیزیں ہیں اور بہت سے کام ایسے ہیں جن کا کرنا منع ہے ان کو "منکر" کہتے ہیں۔ بُرے کام جو خدائے پاک کی شریعت میں نہیں ہیں اسلام سے ان کا جوڑ نہیں کھاتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو نامحبوب اور ناپسند ہے۔ معروف میں فرائض، واجبات، سنن، مستحبات سب داخل ہیں اور مُنکر میں حرام میں اور مکروہ تحریمی و تنزیہی سب داخل ہیں۔ سب سے بڑی نیکی فرض و واجب کو انجام دینا ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ حرام کا ارتکاب کرنا ہے جو بندہ اسلام قبول کر لیتا ہے، اُس کے ذمّہ صرف یہی نہیں ہے کہ خود نیک بن جائے بلکہ نیک بننے کے ساتھ دوسروں کو (خصوصاً اپنے ماتحتوں کو) نیک بنانا بھی مسلمان کی بہت بڑی ذمّہ داری ہے۔ نیکیوں کا حکم کرنے کو امر بالمعروف کہتے ہیں اور بُرائیوں سے روکنے کو نہی عن المنکر کہتے ہیں۔

بہت سے لوگ خود تو دیندار ہوتے ہیں مگر اُن کو دوسروں کی دینداری کی بالکل فکر نہیں ہوتی حالانکہ مومن کی خاص صفات جو قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں اُن میں نیکیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا بڑی اہمیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

مومن کی خاص صفات

سورہ توبہ میں ارشاد ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دینی رفیق ہیں۔ یہ لوگ نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط

ہیں اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے گا۔

درحقیقت امر بالمعروف (نیکیوں کا حکم کرنا) اور نہی عن المنکر (برائیوں سے روکنا) بہت بڑا فریضہ ہے جسے مسلمانوں نے چھوڑ رکھا ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

مَنْ رَّاٰی مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (رواہ مسلم)

یعنی تم میں جو شخص کوئی بُرائی دیکھے تو اُس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے (یعنی بُرائی کرنے والے کو اپنے زور کی طاقت سے روک دے) اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدل دے یعنی بُرائی کرنے والے کو زبان سے روک دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور یہ (صرف دل سے بُرا جان کر خاموش رہ جانا اور ہاتھ یا زبان سے منع نہ کرنا) ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے۔

دعوتِ فکر

اب ہم سب مل کر اپنے حال پر غور کریں کہ اپنی نظروں کے سامنے گناہ ہوتے دیکھتے ہیں نمازیں قضا کی جا رہی ہیں روزے کھائے جا رہے ہیں، شرابیں پی جا رہی ہیں۔ رشوت کے مالوں سے گھر بھرے جا رہے ہیں طرح طرح کی بے حیائی گھروں میں جگہ پکڑ رہی ہے۔ یہ سب کچھ نظروں کے سامنے ہے پھر کتنے مرد و عورت ہیں جو اسلام کے دعویدار ہیں اور ان چیزوں پر روک ٹوک کرتے ہیں، کھلم کھلا خدائے پاک کی نافرمانیاں ہو رہی ہیں لیکن نہ دل میں ٹیس ہے نہ زبان سے کوئی کلمہ کہنے کے روادار ہیں اور ہاتھ سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

دوسروں کو نیکیوں پر ڈالنا اور برائیوں سے روکنا تو درکنار خود اپنی زندگی گناہوں

سے لت پت کر رکھی ہے اور گویا یوں سمجھ رکھا ہے کہ ہم گناہوں ہی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ خود بھی گناہ کر رہے ہیں اور اولاد کو اور دوسرے ماتحتوں کو نہ صرف گناہوں میں ملوث دیکھتے ہیں بلکہ اُن کو خود گناہوں پر ڈالتے ہیں۔ اپنے قول و فعل سے اُن کو گناہوں کے کام سکھاتے ہیں۔ اور اُن کو گناہوں میں مُبتلا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ طور طریق اللہ تعالیٰ کی رحمت کو لانے والے نہیں ہیں بلکہ اللہ کے عذاب کو بلانے والے ہیں جب عذاب آتا ہے تو بلبلاتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، تسبیحیں گھوٹتے ہیں اور ساتھ ہی شکایتیں کرتے پھرتے ہیں کہ دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں مُصیبت دور نہیں ہوتی۔ دعا کیسے قبول ہو اور مصیبت کیسے رفع ہو جبکہ نہ خود گناہ چھوڑتے ہیں۔ نہ دوسروں کو گناہوں سے بچاتے ہیں۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جب مصیبتیں آتی ہیں تو نیک بندوں کی بھی دعائیں قبول نہیں ہوتیں بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہیں اور دوسرے بھی اُن کو نیک جانتے ہیں انہیں اپنی عبادت اور ذکر و ورد کا تو خیال ہوتا ہے لیکن دوسروں کو حتیٰ کہ اپنے بیوی بچوں اور ماتحتوں کو بھی گناہوں سے نہیں روکتے اور اُمید رکھتے ہیں کہ مصیبت رفع ہو جائے۔ بڑے تہجّد گزار ہیں لمبے لمبے نوافل پڑھتے ہیں خانقاہ والے مرشد ہیں لیکن لڑکے خانقاہ ہی میں ڈاڑھی مونڈ رہے ہیں لڑکیاں بے پردہ ہو کر کالج جا رہی ہیں لیکن آبا جان ہیں کہ اپنی نیکی کے گھمنڈ میں مبتلا ہیں کبھی حرفِ غلط کی طرح بھی برائیوں پر روک ٹوک نہیں کرتے، بلکہ یہ جانتے ہوئے کہ اسکول کالج میں اولاد بے حیا ہو جائے گی گناہ کے کام سیکھے گی اولاد کو ان جگہوں میں خود ہی داخل کرتے ہیں اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون۔

ایک بستی کو اُلٹنے کا حکم

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے حضرت جبریلؑ کو حکم فرمایا کہ فلاں فلاں بستی کا اُس کے رہنے والوں کے ساتھ تختہ اُلٹ دو۔ حضرت جبریلؑ نے عرض کیا اے پروردگار اُن میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کے بقدر بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی (کیا اُس کو بھی اس عذاب میں شریک کر لیا جائے) اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہوا کہ اس بستی کو اس شخص پر اور باقی تمام رہنے والوں پر اُلٹ دو کیونکہ (یہ شخص خود تو نیکیاں کرتا رہا اور نافرمانی

سے بچتا رہا لیکن) اُس کے چہرے پر میرے (احکام کے) بارے میں کبھی کسی وقت شکن (بھی) نہیں پڑی (مشکوٰۃ شریف)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی میں کوتاہی کرنے کا وبال کس قدر ہے اس حدیث سے ظاہر ہے۔

خوب پختگی اور مضبوطی کے ساتھ دعا کرنا چاہیئے

حدیث نمبر ۲۳

وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِّیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَتَعَاظَمُهٗ شَیْئٌ اَعْطَاهُ (رواہ مسلم)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ تو چاہے تو بخش دے بلکہ مضبوطی اور پختگی کے ساتھ سوال کرے اور (جو کچھ مانگ رہا ہو) پوری رغبت سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی بھی چیز کا عطا فرما دینا مشکل نہیں ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح صد ۱۹۴ از مسلم)

تشریح

یہ بات کہنا کہ اے اللہ تو چاہے تو مغفرت فرما دے اور تو چاہے تو دے دے بالکل بے جا بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ دے گا اپنی مشیّت اور ارادہ ہی سے دے گا اس کے ارادہ کے بغیر کچھ ہو ہی نہیں سکتا ہر چیز کا وجود محض اس کے ارادہ سے ہے وہ جو چاہے کرے اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے، دعا کرنے والے کو تو اپنی رغبت پوری طرح ظاہر کرنا چاہیئے اور مضبوطی سے سوال کرنا چاہیئے کہ اے اللہ مجھے ضرور دے میرا مقصد

پورا فرما دے خوب الحاح وزاری کے ساتھ بلک بلک کر دعا کرے، یہ کہنا کہ تو چاہے تو دے دے اس بات کو واضح کرتا ہے کہ مانگنے والا اپنے کو واقعی محتاج نہیں سمجھتا اللہ سے مانگنے میں بھی بے نیازی برت رہا ہے جو تکبر کی شان ہے حالانکہ دعا میں ظاہر و باطن سے عاجزی اور حاجتمندی اور اپنی ذلت ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں۔ آسمان و زمین اور ان کے اندر کے سب خزانے اور اُن کے باہر کے سب خزانے اسی کے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے پل بھر میں سب کچھ ہو سکتا ہے صرف کُن (ہو جا) فرما دینے سے سب کچھ ہو جاتا ہے اس کے لئے کسی چیز کا دینا اور کسی بھی چیز کا پیدا کر دینا ذرا بھی بھاری نہیں ہے، لہٰذا پوری رغبت اور اس یقین کے ساتھ دعا کرو کہ میرا مقصد ضرور پورا ہو گا اور وہ جب دے گا اپنی مشیّت اور ارادہ ہی سے دے گا اس سے زبردستی کوئی کچھ نہیں لے سکتا۔

کما ورد فی روایۃ اُخریٰ انہ یفعل ما یشاء ولا مکرہ لہ

(رواہ البخاری)

دعا میں ہاتھ اُٹھانا اور آخر میں منہ پر پھیرنا

حدیث ۲۴

وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ اَنْ یَّرُدَّهُمَا صِفْرًا

(رواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ تمہارا رب شرم کرنے والا ہے کریم ہے جب اس کا بندہ دعا کرنے کے لئے ہاتھ اُٹھاتا ہے تو ان کو خالی واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے (مشکوٰۃ المصابیح صہ ۱۹۵ از ترمذی)

حدیث ۲۵

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَحُطَّهُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔
(رواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اُٹھاتے تھے تو جب تک (ختم دعا کے بعد) چہرہ پر نہ پھیر لیتے تھے (نیچے) نہیں گراتے تھے۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ از ترمذی)

تشریح

ان دونوں حدیثوں میں دعا کا ایک اہم ادب بتایا ہے وہ یہ کہ دعا کے لئے دونوں ہاتھ اُٹھائے جائیں اور ختم دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیے جائیں دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا سوال کرنے والے کی صورت بنانے کے لئے ہے تاکہ باطنی طور پر دل سے جو دعا ہو رہی ہے اس کے ساتھ ظاہری اعضا بھی سوال میں شریک ہو جائیں، دونوں ہاتھ پھیلانا فقیر کی جھولی کی طرح ہے جس میں حاجت مندی کا پورا اظہار ہے، نماز کا قبلہ کعبہ مکرمہ ہے اور دعا کا قبلہ آسمان ہے دعا کرتے وقت ہاتھ اُٹھانے کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ ان کا رخ آسمان کی طرف ہو جائے، دعا میں آسمان کی طرف نظر اُٹھانا ممنوع ہے کما ورد فی الحدیث[1] دعا سے فارغ ہو کر منہ پر

---

[1] قال الهیثمی فی مجمع الزوائد (باب النهی عن رفع البصر عند الدعاء) ثم ذکر عن ابی هریرةؓ مرفوعا لینتهین ناس عن رفع ابصارهم الی السماء عند الدعاء حتی تنخطف ابصارهم ثم قال رواه البزار و

ہاتھ پھیر لینا بھی مسنون ہے جس میں دُعا کی قبولیت اور رحمتِ خداوندی نازل ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ رحمتِ حق سبحانہ وتعالیٰ میرے چہرہ سے شروع مکمل طریقہ پر مجھے گھیر رہی ہے۔

دعا کے اوّل و آخر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

حدیث ۲۶

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ۔

رواه الترمذی وقال حدیث حسن واخرج نحوه عنه الحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه واقره الذهبی۔

ترجمہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک روز) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی، نماز پڑھ کر دعا کرنے لگا کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

رجاله رجال الصحیح غیر احمد بن منصور وهو ثقة ۱۲

وَارْحَمْنِیْ (اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما) اس کی دُعاء سُن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نمازی تونے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (اوّل) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر جس کے وہ لائق ہے، اور مجھ پر درود بھیج، پھر اللہ سے دعا مانگ، اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے نمازی دعا مانگ تیری دعا قبول ہوگی۔

(سنن ترمذی ابواب الدعوات ص ۱۰۵، ج ۲)

تشریح

اس حدیث پاک میں دعا کرنے کا طریقہ بتایا ہے اور بہت ضروری بات پر تنبیہ فرمائی ہے، اور وہ یہ کہ جب دعا کرنے لگو تو اوّل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو پھر اس کے رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجو، اس کے بعد دعا کرو، مطلب یہ ہے کہ اللہ کے دربارِ عالی میں درخواست پیش کرنے سے پہلے اس کی حمد بیان کرو، اس کے اسماءِ حسنیٰ کا ذکر کرو، ہر عیب اور نقصان سے اس کی پاکی بیان کرو، اس کے خالق و مالک اور رازق و قادر ہونے کا اقرار کرو، پھر اس کی مخلوق میں جو اس کے سب سے زیادہ محبوب بندے ہیں یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ سے دعا مانگو یعنی درود پڑھو، درود کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے اس بات کی درخواست ہے کہ اے اللہ اپنے پیارے بندے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت بھیج ان کو اور زیادہ سے زیادہ عزّت و عظمت عطا فرما، جیسے جیسے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی حمد و ثنا بیان کروگے بارگاہ خداوندی میں قرب بڑھے گا اور درخواست پیش کر سکنے کے اہل ہوگے اگر سارا وقت اللہ کی حمد و ثناء ہی میں گزر جائے تو خود یہ بہت بڑی دعا ہے کیونکہ کریم سے یہ کہنا کہ آپ کریم ہیں سخی ہیں داتا ہیں قادر ہیں یہ مانگنا ہی ہے اسی لئے حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (سب ذکروں سے افضل لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب دعاؤں سے افضل الحمد للہ ہے[1]) پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء

---

[1] اخرجہ الترمذی وغیرہ ۱۲

کے بعد جب اس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنی حاجت کے سوال کو پیچھے ڈال کر اللہ کے رسول کے لئے اللہ سے سوال کیا جس کا خود اللہ جل شانہٗ نے حکم دیا ہے تو مزید قرب حاصل ہوگیا اب اپنی حاجتوں کے لئے دعا کرو گے تو ضرور قابل قبول ہوگی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی رہتی ہے اس میں سے ذرا سی بھی (اوپر کو) نہیں چڑھتی جب تک کہ تو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے (کذا فی المشکوٰۃ عن الترمذی) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر دعا رکی ہوئی ہے جب تک تو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود نہ بھیجے کذا فی مجمع الزوائد ص۱۶۰، ج۱۰، قال الهيثمي رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات اھ قال الشوكاني في تحفة الذاكرين وللوقف في مثل هذا حكم الرفع لان ذلك مما لا مجال للاجتهاد فيه اھ حضرات اکابر علماء نے فرمایا ہے کہ دعا کے درمیان بھی درود پڑھے۔ مجمع الزوائد میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دعا کے اول میں اور درمیان میں اور آخر میں یاد کرو[1] یعنی تینوں جگہ مجھ پر درود بھیجو۔

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرنا ہو تو شروع میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج، پھر ختم پر بھی درود پڑھ، اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے جب اول و آخر دونوں درودوں کو قبول فرمائیں گے جو ان کے حکم سے اُن کے پیارے نبی ﷺ کے لئے دعا ہے تو ان دونوں کے درمیان جو دعا ہے اس کو بھی قبول فرمائیں گے کیونکہ یہ ان کی شانِ کریمی سے بعید ہے کہ اول و آخر کی دعا (یعنی درود کو) قبول فرمائیں اور درمیان کی دعا کو قبول نہ فرمائیں[2]

---

[1] اجمع العلماء على استحباب ابتداء الدعاء بالحمد لله والثناء عليه ثم الصلوٰة على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وكذالك يختم الدعاء بهما والآثار في هذا الباب كثيرة معروفة ۱۲ كتاب الاذكار للنووي۔

[2] قال الهيثمي رواه البزار وفيه موسى بن عبيدة وهو ضعيف ۱۲ حصن حصين

دعا کو آمین پر ختم کرنے کی اہمیت

حدیث نمبر ۲۷

وَعَنْ اَبِیْ زُهَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَاَتَیْنَا عَلٰی
رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِی الْمَسْئَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ
بِاَیِّ شَیْئٍ یَّخْتِمُ فَقَالَ بِاٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ اِنْ خَتَمَ بِاٰمِیْنَ
فَقَدْ اَوْجَبَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِیْ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَی الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ یَا فُلَانُ
بِاٰمِیْنَ وَاَبْشِرْ (رواہ ابوداوٗد)

ترجمہ

حضرت ابوزہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک رات کو ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (چلتے چلتے) ایک شخص کے قریب پہنچ گئے جو خوب بلک بلک کر اچھی طرح دعا کر رہا تھا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اس کو دیکھ کر) کھڑے ہو گئے اور اس کی دعا سنتے رہے، فرمایا کہ اس نے قبولیت کو واجب کر دیا اگر ختم کیا! حاضرین میں سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کس چیز کے ساتھ ختم کرے؟ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آمین کے ساتھ (دعا) ختم کرے کیونکہ اس نے اگر آمین کے ساتھ (دعا) ختم کی تو اس نے (قبولیت) واجب کر دی، جن صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا وہ اس دعا کرنے والے شخص کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ

اس نے ان کی خیانت کی جیسا کہ حدیث شریف میں وارد[1] ہے ، دعا میں جمع متکلم کی ضمیر میں لائے مثلاً رَبَّنَا اٰتِنَا اور رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا واحد متکلم کی ضمیر نہ لائے جیسے رَبِّ اجْعَلْنِیْ کذا اس کو کسی عالم سے اچھی طرح سمجھ لو۔

اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

قرآن مجید میں ارشاد ہے

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورۃ الاعراف)	اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سو ان ناموں سے اللہ کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔

اور سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	آپ فرما دیجئے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو۔ جس نام سے بھی پکارو تو اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

سورت حشر کے آخر میں اللہ جل شانہٗ نے اپنے چند اسماء ذکر فرما کر ارشاد فرمایا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ	وہ معبود ہے پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے

---

[1] فی المشکوٰۃ ص۹۶ لا یؤمّ رجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونہم فان فعل فقد خانہم الحدیث عزاہ الی ابی داؤد والترمذی ۱۲

الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ہ

صورت بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں وہ سب چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

اور احادیث شریفہ میں اللہ تعالیٰ کے اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یاد کرنے کی اور ان کے واسطے سے دعا مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

حدیث ۲۸

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رِوَایَۃً یعنی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلّٰہِ تِسْعَۃٌ وَّ تِسْعُوْنَ اسْمًا مِاءَۃٌ اِلَّا وَاحِدَۃً لَا یَحْفَظُھَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَھُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں۔ جو بھی کوئی شخص ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے (صحیح بخاری ص ۹۴۹، ج ۲)

تشریح

یہ حدیث صحیح بخاری میں کتاب الدعوات کے ختم پر ہے اس میں اللہ جل شانہٗ کے ننانوے نام ہونا بیان فرمایا ہے صحیح مسلم میں بھی یہ روایت ہے اُس میں مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ فرمایا ہے، حضرت امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اَحْصَاھَا اور حَفِظَھَا کا ایک ہی معنیٰ ہے مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے ننانوے ناموں کو ایک ایک کرکے خوب اچھی طرح یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا، حدیث کی شرح لکھنے والوں نے اس کے علاوہ بھی مطلب بتایا ہے سنن ترمذی میں بھی ابواب الدعوات میں یہ حدیث مروی ہے اُس میں مذکورہ بالا مضمون

ختم کرنے کے بعد ننانویں ناموں کا بھی ذکر ہے۔ اور وہ نام یہ ہیں:-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلرَّحْمٰنُ نہایت مہربان	اَلرَّحِيْمُ بہت رحم والا	اَلْمَلِكُ بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب سے پاک	اَلسَّلٰمُ ہر آفت سے سلامت رہنے والا	اَلْمُؤْمِنُ امان دینے والا
اَلْمُهَيْمِنُ نگہبانی کرنے والا	اَلْعَزِيْزُ زبردست	اَلْجَبَّارُ خرابی کا درست کرنے والا	اَلْمُتَكَبِّرُ بہت بڑائی والا	اَلْخَالِقُ پیدا کرنے والا	اَلْبَارِئُ ٹھیک ٹھیک بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ بہت بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ بہت غلبہ والا	اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا	اَلرَّزَّاقُ بہت روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ بڑا فیصلہ کرنے والا
اَلْعَلِيْمُ بہت جاننے والا	اَلْقَابِضُ روزی وغیرہ تنگ کرنے والا	اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا	اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	اَلسَّمِيْعُ سننے والا	اَلْبَصِيْرُ دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ اٹل فیصلہ والا	اَلْعَدْلُ بالکل صحیح انصاف کرنے والا	اَللَّطِيْفُ بھیدوں کا جاننے والا
اَلْخَبِيْرُ پوری طرح خبر رکھنے والا	اَلْحَلِيْمُ بردبار	اَلْعَظِيْمُ عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ خوب گناہ بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ قدردان (تھوڑے پر بہت دینے والا)	اَلْعَلِىُّ بلند مرتبہ والا
اَلْكَبِيْرُ بہت بڑا	اَلْحَفِيْظُ حفاظت کرنیوالا	اَلْمُقِيْتُ خوراک بھی پیدا کرنیوالا اور سب کو پہنچانے والا	اَلْحَسِيْبُ حساب کرنیوالا	اَلْجَلِيْلُ بڑی بزرگی والا	اَلْكَرِيْمُ بے مانگے عطا کرنیوالا

اَلرَّقِيْبُ نگراں	اَلْمُجِيْبُ دعاؤں کا قبول فرمانے والا	اَلْوَاسِعُ وسعت دینے والا	اَلْحَكِيْمُ بڑا حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ بڑی محبت والا	اَلْمَجِيْدُ بڑی بزرگی والا
اَلْبَاعِثُ زندہ کرکے قبروں سے اٹھانے والا	اَلشَّهِيْدُ حاضر و موجود	اَلْحَقُّ اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت	اَلْوَكِيْلُ کام بنانے والا	اَلْقَوِيُّ قوت والا	اَلْمَتِيْنُ نہایت قوت والا
اَلْوَلِيُّ کارساز	اَلْحَمِيْدُ تعریف کا مستحق	اَلْمُحْصِي ہر چیز کا صحیح شمار رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا فرمانے والا	اَلْمُعِيْدُ دوسری بار پیدا فرمانے والا	اَلْمُحْيِي زندہ کرنے والا
اَلْمُمِيْتُ موت دینے والا	اَلْحَيُّ ہمیشہ زندہ	اَلْقَيُّوْمُ سب کی ہستی قائم رکھنے والا	اَلْوَاجِدُ بالفعل ہر کمال سے متصف	اَلْمَاجِدُ بزرگی والا	اَلْوَاحِدُ ایک
اَلصَّمَدُ بے نیاز	اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ بہت زیادہ قدرت والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ہٹانے والا	اَلْاَوَّلُ سب سے اول
اَلْاٰخِرُ سب سے آخر	اَلظَّاهِرُ آشکارا	اَلْبَاطِنُ پنہاں یعنی پوشیدہ	اَلْوَالِي پوری کائنات کا متولی	اَلْمُتَعَالِي مخلوق کی صفات سے برتر	اَلْبَرُّ بہت بڑا محسن
اَلتَّوَّابُ بہت توبہ قبول کرنے والا	اَلْمُنْتَقِمُ انتقام لینے والا	اَلْعَفُوُّ معاف فرمانے والا	اَلرَّؤُفُ بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ ہر جہاں کا مالک	
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بزرگی اور بخشش والا		اَلْمُقْسِطُ بڑا انصاف والا	اَلْجَامِعُ سب کو جمع کرنے والا	اَلْغَنِيُّ سب سے بے نیاز	اَلْمُغْنِي دوسروں کو غنی بنانیوالا

اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیْ	اَلْبَدِیْعُ
روکنے والا	نقصان پہنچانے والا	نفع پہنچانے والا	سب کو روشن کرنے والا	ہدایت دینے والا	بلا مثال پیدا فرمانے والا
اَلْبَاقِیْ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ		
ہمیشہ رہنے والا	سب کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا	نیک راہ بتانے والا	تحمل اور ضبط کرنے والا		

حضرات محدثین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ ننانوے اسمائے حسنیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ارشاد فرمائے یا بعض رواۃ حدیث نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریف کا تتبع کرکے ایک جگہ جمع کر دیا ہے اور پھر حدیث کے ساتھ ملاکر روایت کر دی اور اس طرح سے حدیث میں ان اسماء کا ذکر مدرج ہو گیا لیکن چونکہ ان اسماء میں سے اکثر تو ایسے ہیں جو قرآن مجید و حدیث میں بالتصریح مذکور ہیں اور بعض ایسے ہیں جو آیات و احادیث کے مضامین سے مستفاد ہوتے ہیں اس لئے ان کو یاد کر لینا اور دعا سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کے طور پر پڑھ لینا انشاء اللہ قبولیت دعا کا ایک سبب اور وسیلہ ضرور ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے جامع صغیر میں بحوالہ حلیۃ الاولیاء حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نقل کی ہے۔

اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِأَۃٌ غَیْرَ وَاحِدَۃٍ اِنَّہٗ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ وَمَا مِنْ عَبْدٍ یَّدْعُوْ بِھَا اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔

اس حدیث کا مضمون وہی ہے جو صحیح بخاری کی روایت میں گزر چکا ہے البتہ اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ جو شخص ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اس کے لئے جنت واجب ہو گی۔ علامہ حفنی کا حاشیہ جو جامع صغیر پر ہے اس میں یدعو بھا پر لکھا ہے ای بعد تلاوتھا او قبل ذلک بان یقول اللّٰھم انی اسئلک او اتوسل الیک باسمائک الحسنیٰ کذا و کذا یعنی ان اسماء کو پڑھنے کے بعد دعا کرے یا پہلے یوں عرض کرے کہ اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے اسماء حسنیٰ کے ذریعے آپ کی جناب میں وسیلہ پکڑتا ہوں —— اس کے بعد ھو اللہ الذی سے

آخر تک ننانوے اسماء حسنیٰ پڑھ دے جو مع ترجمہ اوپر ہم نے لکھ دیئے ہیں۔

فائدہ

جو اسماء حسنیٰ یکجا ترمذی کی روایت میں ہیں دوسری روایت میں کچھ اسماء ان کے علاوہ بھی مروی ہیں۔ اس لئے محدثین کرام نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا مقصود یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ صرف ننانوے میں منحصر ہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ اسماء، وہ ہیں جن کا یاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری فالمراد الاخبار ان دخول الجنۃ باحصائھا لا الاخبار بحصر الاسماء لہٰذا مذکورہ اسماء حسنیٰ کے علاوہ اور بھی اسماء حسنیٰ کسی حدیث کی کتاب سے منقول شدہ کسی جگہ ملیں تو اس کو حدیث بالا کی مخالفت نہ سمجھا جائے۔

حدیث ۲۸ کے آخر میں یہ جو فرمایا کہ اللہ وتر ہے، وتر کو پسند فرماتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تنہا ہے اس کا کوئی جوڑا نہیں ہے وہ اپنی ذات اور صفات میں اور افعال و کمالات میں بالکل یگانہ اور یکتا ہے اس جیسا کوئی نہیں ہے، اس کے یکتا اور یگانہ ہونے کا اعتقاد رکھنا لازم ہے۔ بعض حضرات نے یحب الوتر کا یہ معنی بتایا ہے کہ اسے (بہت سے اعمال میں) طاق عدد پسند ہے، چنانچہ طواف میں سات چکر اور وضو، غسل میں تین تین بار دھونا اور میت کو تین یا پانچ کپڑوں کا کفن دینا مشروع فرمایا ہے۔ نمازیں پانچ فرض فرمائی ہیں، بعض نمازوں کی تین رکعات ہیں، آسمان وزمین سات سات پیدا فرمائے ہیں (از فتح الباری)

الاسم الاعظم

حدیث ۲۹

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ سَاَلَ اللهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ

الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی۔

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب

ترجمہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا میں یہ کہتے ہوئے سُنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ	اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ	اس کا واسطہ دے کر کہ میں یہ گواہی
اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ	دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی
الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ	معبود نہیں ہے تو یکتا ہے بے نیاز
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ط	ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور جو کسی
	سے نہیں جنا گیا اور جس کا ہمسر (برابر)
	کوئی بھی نہیں ہے۔

اس شخص کے یہ کلمات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اُس نے اللہ کے اسم اعظم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے اور اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عنایت فرما دیتا ہے

(سنن ترمذی صہ ۵۰۱ ابواب الدعوات)

تشریح

متعدد روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے "اسم" نام اور "اعظم" سب سے بڑا یہ لفظی ترجمہ ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں اسم اعظم کے متعلق لمبی بحث کی ہے اور اس کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال نقل کئے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ جن روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے اس میں سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ راجح وہ روایت ہے جو حضرت بریدہؓ سے مروی ہے اور ابوداؤد ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اس کی تخریج کی ہے (یہ روایت وہی ہے جو اوپر ہم نے لکھی ہے) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابوجعفر طبری اور ابوالحسن اشعری اور ابوحاتم ابن حبان اور قاضی ابوبکر باقلانی وغیرہم نے فرمایا ہے کہ

جن روایات میں لفظ اسم اعظم وارد ہوا ہے۔ ان میں "اعظم" اپنے اسم تفصیل کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اعظم بمعنی عظیم ہے کیونکہ کسی نام کو اسم اعظم کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی دوسرا نام اس سے اعظم نہیں ہیں بلکہ اللہ کے سب نام اعظم ہیں اور یہ معنی لینے سے اعظم بمعنی عظیم ہو جاتا ہے ان حضرات کا یہ بھی فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء کی تفصیل بعض اسماء پر درست نہیں ہے اور جن روایات میں لفظ "اعظم" وارد ہوا ہے وہ اس اعتبار سے ہے کہ اس اسم کے ذریعہ دعا کرنے والے کو ثواب بہت زیادہ ملے گا۔ اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسم اعظم کے بارے میں چودہ اقوال نقل کئے ہیں ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اُن کو اسم اعظم کہنے کے بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔ کشف یا خواب یا ذاتی رائے سے ان کو اسم اعظم کہہ دیا گیا ہے اور بعض کے بارے میں روایات موجود ہیں جن میں سے بعض سند کے اعتبار سے صحیح اور بعض ضعیف ہیں اور بعض حسن ہیں اور بعض کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان سے اسم اعظم کی تعیین پر استدلال کرنے میں نظر ہے۔

اسم اعظم کے سلسلے میں علامہ سیوطیؒ کا مستقل رسالہ ہے جس میں انہوں نے "اسم اعظم" کے بارے میں چالیس اقوال جمع کئے ہیں۔ حضرت بریدہؓ کی مذکورہ روایت کے علاوہ دیگر روایات میں جن اسماء کو اسم اعظم فرمایا گیا ہے ہم ان کو بھی لکھ دیتے ہیں ان کے ذریعہ دعا کرنے کو بھی قبولیت کا ذریعہ بتایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس شخص نے بعد نماز یہ الفاظ ادا کئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔

اے اللہ بے شک میں آپ سے اس بات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ بلاشبہ آپ کے لئے سب تعریف ہے کوئی معبود آپ کے سوا نہیں ہے۔ آپ بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کو بلامثال پیدا فرمانے والے ہیں اے بزرگی اور بخشش والے۔ اے زندہ

اور اے قائم رکھنے والے۔

یہ سن کر آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے اللہ سے اُس کے اس بڑے نام[1] کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اُس کے ذریعہ اس سے دعا کی جاتی ہے تو دعا قبول فرماتا ہے اور جب اُس کے ذریعہ اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا فرما دیتا ہے[2]۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے۔

اوّل وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط

دوسری آل عمران کے بالکل شروع کی آیت یعنی الٓمّٓ ج اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ[3]

---

[1] لفظ ابی داود باسمہ العظیم ولفظ الترمذی وابن ماجہ باسمہ الاعظم ۱۲

[2] اخرجہ ابوداود واللفظ لہ (کتاب الصلوٰۃ صنا۲) والترمذی فی الدعوات والنسائی باب الدعاء بعد الذکر وابن ماجہ فی ابواب الدعاء و لیس عندھم لفظۃ الحنان وزادہ فی الحصن وعزاہ الی اصحاب السنن الاربع وابن حبان ومستدرک الحاکم وغیرھما وکذا زادہ صاحب المشکوٰۃ وعزاہ الی اصحاب السنن الاربع و راجعت المستدرک فاذا ھو اخرجہ اولا عن حفص بن اخی انس عن انس بن مالکؓ و قال صحیح علی شرط مسلم واقرہ الذہبی ولیس فیہ کلمۃ الحنان ولا لفظۃ المنان ثم اخرجہ عن ابراھیم بن عبید عن انسؓ ولم یحکم علیہ بشیء وزاد کلمۃ المنان دون لفظۃ الحنان فاحفظ ۱۲

[3] رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح قال الحافظ فی الفتح اخرجہ اصحاب السنن الا النسائی وحسنہ الترمذی وفی نسختہ صحیح وفیہ نظر لانہ من روایۃ شہر بن حوشب اھ والراوی عن شہر ایضا ضعیف وھو عبید اللہ بن ابی زیاد القداح ضعفہ ابن معین وغیرہ ۱۲

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ کا اسم اعظم ضرور تین سورتوں میں ہے اول سورۃ بقرہ دوم سورہ آل عمران سوم سورہ طٰہٰ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ (تینوں سورتوں میں جو مشترک چیز ہے) وہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اس سے میں سمجھ گیا کہ اسی کو اسم اعظم بتایا ہے) سورۂ بقرہ کے اندر آیۃ الکرسی میں اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اور سورۂ آل عمران کے شروع میں الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اور سورۃ طٰہٰ میں وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ہے (ان میں اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ مشترک ہے، لیکن دعا کرنے والے کو پورے جملے پڑھنے چاہئیں)[1]

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو اللہ کا وہ اسم اعظم نہ بتا دوں کہ جس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا فرما دیتا ہے (پھر خود ہی فرمایا کہ وہ) یونس (علیہ السلام) کی دعا ہے جبکہ انہوں نے تین اندھیریوں میں اللہ کو پکارا (اور یہ پڑھا) لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ[2]

دیگر اذکار

جن کلمات کے بارے میں اسم اعظم فرمایا ہے ان کے علاوہ بھی بعض کلمات ایسے وارد ہوئے ہیں جن کو پڑھ کر دعا کرنا باعث قبولیت ہے۔

(۱) حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے جب کبھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے سنا آپ نے دعا کو ان کلمات سے ضرور شروع

---

[1] اخرجہ الحاکم فی المستدرک ولم یحکم ھو علیہ بالصحۃ وطواہ الذھبی علی غرہٖ ۱۲

[2] اخرجہ الحاکم فی المستدرک عن احمد بن عمرو بن بکر السکسکی عن ابیہ عن محمد بن زید عن سعید بن المسیب عن سعد رضی ۱۲

فرمایا۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْوَهَّابُ [۱] (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بلند ہے (اور) بلند تر ہے (اور) خوب زیادہ دینے والا ہے)

(۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ فرماتے ہوئے سُنا یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (اے بزرگی والے اور بخشش کرنے والے، آپ نے یہ سُن کر فرمایا کہ تیری دعا قبول کرلی گئی لہٰذا سوال کرلے [۲]

(۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۰ کہتا ہے اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے جب کوئی شخص تین بار یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے) کہتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ بلاشبہ ارحم الرحمین نے تیری طرف توجہ فرمائی لہٰذا تو سوال کرلے [۳]

(۴) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان پانچ کلمات کے ذریعہ دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [۴]

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام چند دعائیں لے کر آئے اور کہا کہ جب دنیاوی امور میں کوئی مشکل پڑ جائے تو ان کلمات کو پہلے اپنی زبان مبارک سے ادا کیجئے پھر اپنی

---

[۱] اخرجہ الحاکم فی المستدرک ص۴۹۸، ج۱ وقال صحیح الاسناد واقرہ الذہبی ۱۲

[۲] اخرجہ الترمذی (فی الدعوات) وقال حدیث حسن ۱۲

[۳] رواہ الحاکم کما فی الترغیب ۱۲

[۴] رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط باسناد حسن کما فی الترغیب ۱۲

حاجت کا سوال کیجئے (وہ کلمات یہ ہیں) یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا کَاشِفَ السُّوْٓءِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ بِكَ اُنْزِلُ حَاجَتِیْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا[1]

آدابِ دُعا ایک نظر میں

مذکورہ احادیث شریفہ سے دعا کے بعض آداب معلوم ہوئے، علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الحصن الحصین میں تفصیل کے ساتھ دعا کے آداب جمع کئے ہیں، جو مختلف احادیث میں وارد ہوتے ہیں، ہم ایک نظر میں آدابِ دعا نیچے لکھ رہے ہیں تاکہ بالاجمال ایک جگہ جمع شدہ ناظرین کے سامنے آجائیں۔

(۱) پاک وصاف ہونا (۲) باوضو ہونا (۳) پہلے اللہ کی حمد وثنار بیان کرنا اور اللہ کے اسمارِ حسنیٰ اور صفات عالیہ کا واسطہ دینا (۴) پھر درود شریف پڑھنا (۵) قبلہ رُخ ہونا (۶) خلوصِ دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور یہ یقین رکھنا کہ صرف اللہ جل شانہٗ ہی دعا قبول کرسکتا ہے (۷) کوئی نیک عمل دعا سے پہلے کرنا یا دو چار رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا (۸) دعا کے لئے دو زانو ہوکر بیٹھنا (۹) دونوں ہاتھ اٹھاکر دعا کرنا (دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہوں (۱۰) خشوع وخضوع کے ساتھ باادب ہوکر دعا کرنا (پورے جسم سے ادب ظاہر ہو اور سارا جسم سراپا دعا اور طلب بن جائے (۱۱) دعا کرتے وقت عاجزی اور تذلل ظاہر کرنا (۱۲) دعا کرتے وقت حال اور قال سے (یعنی جسم اور جان سے اور زبان سے) مسکینی ظاہر کرنا اور آواز میں پستی ہونا (۱۳) آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا (۱۴) شاعرانہ تک بندی سے اور گانے کے طرز سے بچنا (۱۵) حضرات انبیار کرام علیہم السلام اور اولیار عظام وصالحین کرام اور اپنے نیک عمل کے وسیلہ سے دعا کرنا (۱۶) گناہوں کا اقرار کرنا۔

---

[1] رواہ الاصبہانی وفی اسنادہ اسمٰعیل بن عیاش ولہ شواھد کثیرة کذا فی الترغیب

(۱۷) خوب رغبت اور امید اور مضبوطی کے ساتھ جم کر اس یقین کے ساتھ دعا کرنا کہ ضرور قبول ہوگی (۱۸) دل حاضر کر کے دل کی گہرائی سے دعا کرنا (۱۹) بار بار سوال کرنا جو کم از کم تین بار ہو (۲۰) الحاح کے ساتھ یعنی خوب گڑگڑا کر للچا کر اصرار کے ساتھ اللہ سے مانگنا (۲۱) کسی امر محال کی دعا نہ کرنا (۲۲) جب کسی کے لئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر دوسرے کے لئے (۲۳) جامع دعا ہونا یعنی ایسی دعا کو اختیار کرے جس کے الفاظ کم ہوں لیکن الفاظ کا معنوی عموم زیادہ ہو یعنی ایک دو لفظ میں چند الفاظ میں دنیا و آخرت کی بہت سی حاجتوں کا سوال ہو جائے (۲۴) قرآن و حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے ذریعہ دعائیں کرے ان کے الفاظ جامع بھی ہیں اور مبارک بھی (۲۵) اپنی ہر حاجت کا اللہ سے سوال کرے اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ سے مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا بھی اللہ سے سوال کرے (۲۶) امام ہو تو صرف اپنے ہی لئے دعا نہ کرے بلکہ مقتدیوں کو بھی دعا میں شریک کرے (واحد کے لفظ کے بجائے جمع کے الفاظ سے دعا کرے) (۲۷) دعا کے ختم سے پہلے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے (۲۸) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے (۲۹) اور ختم پر آمین کہے (۳۰) اور بالکل آخر میں منہ پر ہاتھ پھیرے[1]۔

یہ وہ آداب ہیں جن کا عین دعا کرتے وقت لحاظ رکھنا چاہیئے یوں اللہ کی بڑی شان ہے وہ بغیر رعایت آداب کے بھی دعا قبول فرما سکتا ہے اور ایک بہت بڑا ادب بلکہ قبولیت کی شرط یہ ہے کہ خوراک اور پوشاک میں حلال مال استعمال کرتا ہو، جو حرام مال استعمال کرتا ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی، اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تارک کی دعا قبول نہیں ہوتی، نیز قبولیت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ نا امید ہو کر دعا کو چھوڑ نہ بیٹھے بہر حال دعا کرتا رہے اور تنگی ترشی اور سختی میں دعا قبول کرانا ہو تو آرام و راحت اور خوشی کے زمانہ میں کثرت سے دعا کیا کرے۔

---

[1] علامہ جزریؒ نے الحصن الحصین اور عدۃ الحصن الحصین میں دعا کے آداب جمع کر دیئے ہیں اور اجمالی طور پر کتب حدیث کے حوالے بھی دیئے ہیں پھر علامہ شوکانیؒ نے تحفۃ الذاکرین میں ان حوالوں کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور وہ احادیث ذکر کی ہیں جن سے یہ آداب ثابت ہوتے ہیں

فائدہ

جب دعا کی قبولیت ظاہر ہوجائے تو ان الفاظ میں اللہ جلّ شانہٗ کا شکر ادا کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ؕ

(ترجمہ) سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کے عزت وجلال کے سبب اچھے کام پورے ہوتے ہیں۔

(حصن حصین عن المستدرک وابن السنی)

جو شخص ہر وقت تلاوت کلام اللہ میں لگا رہے اس کے لئے عنایاتِ رحمانی

حدیث ۳۰

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ ۔

رواہ الترمذی وقال حسن غریب

ترجمہ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو قرآن میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال کرنے میں مشغول کر دے (یعنی قرآن مجید میں لگے رہنے کی وجہ سے اسے دوسرے اذکار کی اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہ ہو) میں اس کو سوال کرنے والوں سے بڑھ کر دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے کاموں پر ایسی ہی ہے جیسی اللہ جل شانہٗ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔

(سنن ترمذی صـ۲۱۵، ج ۲ قبیل ابواب القراءات)

تشریح

اس حدیث پاک میں تلاوت کلام اللہ کی عظمت اہمیت اور فضیلت بتائی گئی ہے، اللہ جلّ شانہٗ سے سوال کرنا اور مانگنا اور ضرورت کی چیزیں طلب کرنا بہت بڑی سعادت ہے اور دعا نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وعید بھی وارد ہوئی ہے لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کی مشغولیت دعا کی مشغولیت سے افضل اور اعلیٰ ہے اور وہ ہے تلاوت کلام اللہ میں لگنا، ایسے لوگ تو خال خال ہی ہیں جو اس قدر تلاوت کرتے ہوں کہ دعا مانگنے کی فرصت ہی نہ ملتی ہو، آج کل تلاوت کا ذوق ہی کہاں ہے جو کوئی اس قدر قرآن مجید پڑھے کہ رات دن میں کسی وقت بھی دعا کی فرصت نہ ملے، لیکن اگر کوئی سعادت مند بندہ ایسا ہو کہ نمازوں کو اہتمام کے ساتھ ادا کرتے ہوئے باقی وقت کو تلاوت ہی میں لگاتے رکھے اور اسی کو زندگی کا مشغلہ بنائے رہے تو اس کے لئے یہ عظیم خوشخبری ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ اس کو مانگنے والوں سے بڑھ کر عطا فرمائیں گے اور اس کو ایسے انعام واکرام سے نوازیں گے جو مانگنے والوں کو بھی میسّر نہ ہوگا۔ تلاوت کلام اللہ کیا چیز ہے؟ درحقیقت یہ شہنشاہ حقیقی کی ہمکلامی ہے، جو شخص ہر وقت شاہی دربار میں حاضر رہے اور بادشاہ سے گفتگو کرنے میں ایسا انہماک ہو کہ اس کو اپنی ضرورت پیش کرنے کی فرصت ہی نہ ملے تو اس کو سوال کرنے کی اور بادشاہ سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اس کی حاجتوں کا بادشاہ کا خود خیال رہتا ہے، جب انعامات تقسیم ہوتے ہیں تو اپنے خصوصی درباریوں کا حصہ پہلے ہی محفوظ رکھ لیا جاتا ہے مانگنے والوں کو بہت کم اور درباریوں کو بہت زیادہ ملتا ہے، ہر وقت تلاوت کرنے والا چونکہ ہمہ وقت شہنشاہ حقیقی کی ہمکلامی میں لگا ہوا ہے اس لئے اس پر انعامات کی بے انتہا بارش ہوتی ہے، جو کچھ مانگنے والوں کو ملے گا اس سے کہیں زیادہ اس خصوصی تعلق والے کو ملے گا جو تلاوتِ کلام پاک میں ایسا منہمک ہے کہ اپنی حاجت پیش کرنے کی فرصت بھی نہیں پاتا، یہ حدیث ہم نے یہاں یہ بتانے کے لئے نقل کی ہے کہ تلاوت کی وجہ سے دعا مانگنے کی فرصت نہ ہونا بھی ایک قسم کی دعا ہی ہے اور سب سے بڑی دعا ہے مگر کوئی ایسا کرنے والا تو ہو، کوئی نا سمجھ اس کا یہ مطلب نہ لے لے کہ دعا بھی نہ کرے اور تلاوت بھی نہ کرے یا معمولی سی تلاوت کر کے ترک دعا کا طریقہ اختیار کرے۔

درود شریف کی برکات

حدیث نمبر ۳۱

وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا یُکْفٰی ھَمُّکَ وَ یُکَفَّرُ ذُنْبُکَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ پر درود بھیجنے کی کثرت کرتا ہوں، آپ یہ ارشاد فرمائیے کہ (دوسرے اذکار کے مقابلہ میں) درود کی کتنی مقدار مقرر کروں، آپ نے فرمایا جتنی بھی چاہو مقرر کرلو میں نے عرض کیا اچھا تو چوتھائی (اوقات، درود کے لیے (اور باقی دوسرے اذکار کے لئے مقرر کرلیتا ہوں) آپ نے فرمایا جس قدر چاہو مقرر کرلو، پس اگر (چوتھائی سے زیادہ) کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا آدھا وقت درود کے لیے اور باقی دوسرے اذکار کے لئے) مقرر کرلیتا ہوں، فرمایا جس قدر چاہو مقرر کرلو، پس اگر (آدھے سے زیادہ) کرلو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا دو تہائی (وقت درود کے لئے اور باقی دوسرے اذکار کے لئے) مقرر کرلیتا ہوں، آپ نے فرمایا جس قدر چاہو مقرر کرلو پس اگر دو تہائی سے زیادہ کرلو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا

(بس تو) سارے اوقات درود ہی کے لئے مقرر کر لیتا ہوں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسا کرو گے تو تمہارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صد ۸۶ از ترمذی)

تشریح

اس حدیث مبارک میں درود شریف کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ تفکرات کے دور کرنے اور گناہوں کے معاف کرانے میں درود شریف کو خاص دخل ہے جب حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کثرت سے درود شریف پڑھنے کا تذکرہ کر کے سوال کیا کہ دیگر اذکار اور درود شریف میں کس نسبت سے کمی بیشی رہے اور اس بارے میں اول انہوں نے چوتھائی پھر تہائی پھر نصف پھر دو تہائی تجویز کرنے کے لئے عرض کیا تو ہر بار آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ تمہاری خوشی ہے جس قدر چاہو مقرر کر لو لیکن درود کی مقدار جس قدر زیادہ کر لو گے تمہارے لئے بہتر ہوگا، جب آخر میں انہوں نے کہا کہ میں بس دیگر اذکار کے لئے جو وقت دے رہا تھا وہ بھی سب درود شریف میں لگاؤں گا، تو آپ نے فرمایا، ایسا کرو گے تو تمہارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ حضور اقدس نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا وہ عمل ہے جس کے بارے میں اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اس عمل کو کرتا ہوں تم بھی کرو۔ سورۂ احزاب میں ارشاد ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (بیشک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی (علیہ السلام) پر پھر ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (اے ایمان والو تم بھی اُن پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو)

یہ اعزاز صرف سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اور ثانیاً اپنی فرشتوں کی طرف کی، پھر مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم بھی درود بھیجو، یہ کتنی بڑی فضیلت ہے کہ اس عمل میں اللہ جل شانہٗ اور اس کے فرشتے مومنین کے ساتھ شریک ہیں، علماء نے لکھا ہے کہ "صلوٰۃ" ایک مشترک لفظ ہے، اس کے جو معنی جس کے لائق ہوں گے وہی مراد ہوں گے۔ اللہ جل شانہٗ کے صلوٰۃ بھیجنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی فرشتوں کے سامنے تعریف وتوصیف فرماتے ہیں اور فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنا اس کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے آپ کے لئے مزید اعزاز واکرام کی اللہ جل شانہٗ سے دعا کرتے ہیں اور مومنین کا صلوٰۃ بھیجنا بھی آپ کے لئے دعا کرنا ہے کہ اے اللہ آپ کو اور زیادہ مراتب عالی عطا فرما۔ بیان القرآن میں لکھا ہے کہ آیت کریمہ میں صلوٰۃ سے رحمت خاصہ مراد ہے جو آپ کے شان عالی کے مناسب ہو اور فرشتوں کا رحمت بھیجنا اور اسی طرح جس رحمت کے بھیجنے کا ہم کو حکم ہے اس سے مراد اُس رحمت خاصہ کی دعا کرنا ہے اور اسی کو ہمارے محاورہ میں درود کہتے ہیں چونکہ صَلوٰۃ عَلَی النَّبِیِّ ایک بہت مبارک عمل ہے اس لئے اس میں مشغول ہونے والے کے لئے بہت بڑی بشارتیں ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے اور اس کے دس درجات بلند ہوں گے (حصن)

جب کوئی بندہ بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کرتا ہے کہ " اے اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج " تو اس میں اوّل تو اس بات کا اقرار ہے کہ مجھ پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بڑے بڑے احسانات ہیں، اور میں آپ کے لئے کوئی تحفہ نہیں بھیج سکتا جو لائق کمال تشکر ہو پھر اللہ جل شانہٗ کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ اے اللہ تو ہی اُن پر اپنی رحمت کی بارشیں برسا اور ان کو مزید اکرام واعزاز اور توصیف وثنار سے نواز دے اللہ جل شانہٗ تو خود ہی اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں پھر بندوں میں سے جو شخص اللہ پاک سے آپ کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کسی صاحب اولاد سے کہے کہ آپ اپنے بچوں کے لئے عید پر عمدہ کپڑے بنائیے، بچوں والا تو خود ہی اپنے بچوں کے لئے لباس وپوشاک کا انتظام کرتا ہے اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے لیکن اس شخص کے کہنے سے اُس کے دل میں قدر ہوگی کہ دیکھو ہماری اولاد کے لئے فکرمند ہے، اسی طرح سمجھ لو کہ جب کوئی شخص محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے خدائے پاک کی جناب عالی میں رحمت کی دعا پیش کرے گا تو اللہ کا مقبول اور محبوب بندہ بنے گا، اللہ جل شانہٗ خود اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر رحمت بھیجتے ہیں اس کے باوجود بندہ کا یہ سوال کرنا کہ اے اللہ پاک آپ اپنے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہی رہیں، بارگاہِ خداوندی

میں اس کی حیثیت بڑھنے کا سبب ہوگا اور مقبولین بارگاہ میں شمار ہوگا، پھر یہ دعائے غائب للغائب میں بھی آتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ تجھے بھی ایسا انعام ملے جیسا تونے اپنے بھائی کے لیے طلب کیا ہے[1] پس درود شریف کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنے میں دعا مانگنے والے کے لئے بارگاہِ خداوندی کی مقبولیت اور محبوبیت بھی ہے اور فرشتہ کی دعا کا استحقاق بھی ہے جو باعثِ رحمت ہے، پس جو بندہ جس قدر درود شریف پڑھے گا محبوب بارگاہ خداوندی ہوگا اور مستحق رحمت ہو گا، ساتھ ہی اس کے درجات بلند ہوں گے اور گناہ معاف ہوں گے، ایسی صورت میں یہ ارشاد بالکل سمجھ میں آجاتا ہے کہ تمام اوقات درود ہی میں خرچ کروگے تو تمہارے فکروں کی کفایت کی جائے اور گناہوں کی بخشش ہوجائے گی، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہت زیادہ درود پڑھے اور اس قدر پڑھے کہ دوسرے کسی وظیفہ کی فرصت ہی نہ ملے۔

یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید کی تلاوت میں تمام اوقات خرچ کرنے پر اللہ جل شانہٗ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو وہ کچھ دوں گا جو سوال کرنے والوں کی عطایا سے بڑھ کر ہو گا اور درود شریف کے بارے میں یہ فرمایا کہ جو شخص تمام اوقات کا وظیفہ درود ہی کو بنالے اس کے افکار دور ہوں گے اور گناہ معاف ہوں گے اور استغفار کے بارے میں بھی فرمایا کہ جو شخص اس کو لازم پکڑے یعنی اسی میں لگا رہے اللہ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور ہر فکر سے چھٹکارہ نصیب فرمائیں گے اور اس کو وہاں سے رزق دیں گے جہاں سے ملنے کا اس کو خیال بھی نہ ہوگا اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ ننانویں مرضوں کی دوا ہے جن میں سب سے سہل (یعنی کمتر) تفکرات ہیں کوئی ناسمجھ آدمی شاید ان باتوں میں تعارض (یعنی ایک دوسرے کی مخالفت) سمجھ لے لیکن درحقیقت یہ کوئی تعارض نہیں کیونکہ ان چیزوں کے بلاشبہ وہ اثرات اور نتائج اور فوائد ضرور ہیں جن کا وعدہ فرمایا گیا ہے،

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح صہ ۱۹۴ ج۱

عمل کرنے والا جس کو بھی اختیار کرے گا مالا مال ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے فوائد بتا دیئے جو بالکل حق ہیں اور عمل آپ کا یہ تھا کہ آپ تلاوت بھی فرماتے تھے، استغفار بھی کرتے تھے دعا بھی کرتے تھے دیگر اذکار بھی پڑھتے تھے، اگر کوئی شخص اس پر عمل کرے کہ ان سب چیزوں میں لگے تو یہ بہت ہی مبارک ہے اور بندوں کے مختلف احوال کے اعتبار سے بھی اعمال کی کثرت وقلت میں فرق ہو سکتا ہے، مثلاً حافظ قرآن کو کثرت تلاوت کی توفیق زیادہ ہے چلتے پھرتے، آتے جاتے، سفر وحضر میں اس کے لئے تلاوت کا موقعہ بہت ہے اور جس نے زندگی میں گناہ بہت کیئے ہوں اس کو استغفار کی کثرت کی ضرورت ہے اور جمعہ کے دن کثرت درود کی فضیلت اور ترغیب آئی ہے اس دن اس پر عمل کیا جائے، مشائخ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ مدینہ منورہ کے سفر اور قیام مدینہ منورہ میں درود شریف کی کثرت کے لئے تاکید فرماتے تھے، بات اصل یہ ہے کہ لگا رہے جو کچھ ملے گا کرنے سے ملے گا غفلت سے کچھ نہیں ملتا، خوب سمجھ لو تلاوت میں لگا رہے یا درود میں مشغول رہے یہ سب دعا ہی ہے۔

باب چہارم

کن لوگوں کی دُعا زیادہ قابلِ قبول ہوتی ہے

چوتھا باب

اس باب میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کی دعاء قبول ہونے کا خصوصی وعدہ فرمایا ہے

حدیث ۲۲

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کی دعاء رد نہیں کی جاتی (یعنی ضرور قبول ہوتی ہے) (۱) روزہ دار کی دعا جس وقت وہ افطار کرتا ہے (۲) امام عادل یعنی وہ مسلمان جس کو اقتدار اعلیٰ نصیب ہو اور شریعت کے مطابق چلتا ہو اور سب کے ساتھ انصاف کرتا ہو (۳) اور مظلوم کی دعا کو اللہ جل شانہٗ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار عالم جل مجدہٗ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میں ضرور ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ وقت (گزرنے) کے بعد ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح صہ۱۹۵ از ترمذی)

حدیث نمبر ۳۱

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعْوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٌ لَّا شَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ

(رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین دعائیں مقبول ہیں۔ ان (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں ہے (۱) والد کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) مظلوم کی دعا۔
(مشکوٰۃ المصابیح صہ۱۹۵ از ترمذی وابوداؤد)

حدیث نمبر ۳۲

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعْوَاتٍ یُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰی یَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰی یَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰی یَقْفُلَ وَدَعْوَةُ الْمَرِیْضِ حَتّٰی یَبْرَءَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ۔

(رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ دعائیں (ضرور) قبول کی جاتی ہیں (۱) مظلوم کی دعا جب تک بدلہ نہ لے (۲) حج کے سفر پر جانے والے کی دعا جب تک گھر واپس نہ آجائے (۳) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی دعا جب تک لوٹ کر گھر نہ پہنچے (۴) مریض کی دعا جب تک اچھا نہ ہو جائے (۵) ایک مسلمان بھائی کی دعا دوسرے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے، پھر فرمایا کہ ان دعاؤں میں سب سے زیادہ جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کے پیٹھ پیچھے کرے۔

مشکوٰۃ المصابیح صہ۱۹۶ از بیہقی فی الدعوات الکبیر)

مذکورہ بالا تینوں حدیثوں سے ایسے لوگوں کی فہرست معلوم ہوئی جن کی دعا قبول ہونے کا خاص وعدہ ہے، ہم ہر ایک کے متعلق علیحدہ علیحدہ تشریح کرتے ہیں۔

روزہ دار کی دُعا

افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے یہ وقت اگرچہ بھی بھوک و پیاس کے بعد کھانے پینے کے لئے نفس کے شدید تقاضے کا ہوتا ہے لیکن چونکہ مومن بندہ نے خداوند قدوس کے ایک فریضہ کو انجام دیا ہے اور اس کی خوشنودی کے لئے بھوک پیاس برداشت کی ہے اس لئے اس عظیم الشان عبادت کے خاتمہ پر بندہ کو یہ مقام دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس وقت دعا کرے تو ضرور قبول کی جائے طبیعت کی بے چینی اور کھانے پینے کے لئے نفس کی شدید رغبت کی وجہ سے اکثر لوگ اس وقت دعا کرنا بھول جاتے ہیں، اگر افطار سے ایک دو منٹ پہلے خلوص دل کے ساتھ دعا کی جائے تو انشاء اللہ ضرور ہی قبول ہو گی۔ اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دنیا و آخرت کی جو حاجت چاہے اللہ پاک سے مانگے۔ کتب حدیث میں اس موقع کے لئے جو دعائیں آئی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد)

اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے دیئے ہوئے رزق پر افطار کیا۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْئٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ (حصن حصین)	اے اللہ آپ کی اُس رحمت کے وسیلہ سے جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے سوال کرتا ہوں کہ آپ میرے گناہ معاف فرمائیں۔

امام عادل

حدیث شریف میں یہ بھی فرمایا کہ امام عادل کی دعا قبول ہوتی ہے امام پیشوا کو کہتے ہیں اور عادل انصاف کرنے والے کو، جس مسلمان کو اقتدارِ اعلیٰ مل جائے اور وہ انصاف کے ساتھ شریعت کے مطابق عوام کو اپنے ساتھ لے کر چلے اُسے امام عادل کہا جاتا ہے ، امام عادل کی بڑی فضیلت ہے اور فضیلت کی وجہ یہی ہے کہ وہ صاحب اقتدار ہوتے ہوئے ظلم نہیں کرتا اور گناہوں سے بچتا ہے اور اللہ پاک سے ڈرتا ہے ، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ کے (عرش کے) سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا (اور لوگ دھوپ اور گرمی کی وجہ سے سخت پریشانی میں ہوں گے) اس وقت حق تعالیٰ شانہٗ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں جگہ دیں گے، ان آدمیوں میں ایک امام عادل بھی ہے[۱] امام عادل کی یہ بھی فضیلت ہے کہ وہ جو دعا کرے گا بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوگی۔

معلوم ہوا کہ صاحب اقتدار ہونا کوئی بُری بات نہیں ہے۔ صاحب اقتدار ہوتے ہوئے اپنے حُسنِ اخلاق اور نیک اعمال کی وجہ سے اللہ کا محبوب اور مقبول بندہ بن سکتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی خرابی بُرے اعمال سے اور مخلوق پر ظلم وستم کرنے سے سامنے آتی ہے آج کل اقتدار حاصل ہوجائے تو اچھے خاصے نیک آدمی بدترین آدمی بن جاتے ہیں جب اقتدار ہی مقصود رہ جاتا ہے تو حلال حرام کی تمیز نہیں رہتی، مخلوق پر طرح طرح کے ظلم کئے جاتے ہیں تاکہ اقتدار کو ٹھیس نہ لگے بلکہ جن سے اقتدار کو خطرہ ہو ان کو قتل کرانے تک دریغ نہیں کیا جاتا اور اس طرح سے صاحب اقتدار اللہ کے نزدیک اور بندوں کے نزدیک سب سے زیادہ بُرا اور مبغوض انسان بن جاتا ہے۔

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح ۱۲

مظلوم

جس شخص پر کسی طرح کا کوئی ظلم کیا جائے اُسے مظلوم کہتے ہیں، مظلوم کی بد دعا ظالم کے بارے میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی بد دعا سے بچو (اس لئے کہ وہ ضرور قبول ہوگی) کیونکہ مظلوم حق تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ شانہٗ کسی حق والے کے حق نہیں روکتے (بیہقی فی شعب الایمان)

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا عامل (یعنی گورنر) بنا کر بھیجا تو چند نصیحتیں فرمائیں ان میں سے ایک یہ نصیحت تھی۔

وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ — یعنی مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ
فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ — اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی
اللّٰهِ حِجَابٌ — پردہ نہیں۔

(بخاری ومسلم)

پردہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ضرور قبول ہوگی۔ اس کی قبولیت کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں اسی مضمون کو حدیث نمبر ۳۲ میں اس طرح بیان فرمایا کہ مظلوم کی بد دعا کو اللہ جل شانہٗ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگامہ دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

البتہ یہ ضروری نہیں کہ مظلوم کی بد دعا ہمیشہ ہی جلد سے جلد قبول ہو جائے بعض مرتبہ حکمتِ الٰہیہ کا تقاضا ہوتا ہے کہ دیر سے قبول ہو اسی لئے حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد ہو۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جس مظلوم کی بد دعا لگے وہ نیک آدمی یا مسلمان ہی ہو چونکہ اس کی دعا کی مقبولیت کی وجہ اس کی مظلومیت ہے اس لئے مظلوم اگر فاجر، فاسق اور بڑا گنہ گار ہو بلکہ اگر کافر ہی ہو تب بھی اس کی بد دعا ظالم کے حق میں قبول ہو جاتی ہے اسی لئے روایات حدیث "وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا اور وَلَوْ كَانَ كَافِرًا" کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں (حصن حصین)

بہت لوگ جن کو مال و دولت یا عہدہ کی وجہ سے کوئی بڑائی حاصل ہو جاتی ہے بات بات میں لوگوں کو مارتے پیٹتے ہیں، طرح طرح سے ستاتے ہیں۔ مال چھین لیتے ہیں، غنڈوں سے پٹوا دیتے ہیں بلکہ قتل تک کروا دیتے ہیں۔ کچھ دن تو ان کی زندگی مال اور عہدہ کے ساتھ گزر جاتی ہے لیکن جب کسی مظلوم کی بد دعا اثر کر جاتی ہے تو مصیبتوں میں پھنس جاتے ہیں اور طرح طرح کی تدبیریں سوچتے ہیں لیکن کوئی کارگر نہیں ہوتی، کیونکہ کسی مظلوم کی بد دعا جو ان کے حق میں قبول ہو جاتی ہے وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ ظالم ظلم کر کے بھول جاتا ہے اور اسے پتہ بھی نہیں ہوتا کہ میں نے کس کس کو ستایا اور دکھ پہنچایا ہے اور اگر مظلوم یاد آجائے اور اس سے معافی مانگنے کا ارادہ کرے تو اب مظلوم کا پتہ نہیں چلتا، ہوشیار بندے وہی ہیں جو کسی پر کسی طرح کا جانی اور مالی کوئی ظلم نہیں کرتے، اللہ پاک اپنے حقوق کو معاف فرما دیتا ہے لیکن اس کے کسی بندہ پر کسی طرح کا کوئی ظلم کر دے تو اس کی معافی اسی وقت ہوگی جبکہ وہ مظلوم معاف کرے۔

بعض کتابوں میں یہ قصہ لکھا ہے کہ ایک غریب آدمی مچھلی لئے جا رہا تھا ایک سپاہی نے اس کی مچھلی چھین لی اور گھر لے جا کر جب مچھلی بنانے لگا تو اس کا ایک کانٹا انگوٹھے میں لگ گیا۔ انگوٹھے میں ہلکا سا زخم ہوا، پھر زخم بڑھا حتیٰ کہ انگوٹھا سڑنے لگا بہت علاج کیا کوئی فائدہ نہ ہوا، بالآخر انگوٹھا کٹوا دیا اس کے بعد ہتھیلی اور انگلیوں میں زخم پیدا ہو گیا جب کسی طرح کے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا تو پہنچے سے ہاتھ کٹوا دیا تاکہ آگے سے ہاتھ محفوظ رہ جائے۔ لیکن پھر پہنچے کے اوپر زخم ہو گیا اور اتنا بڑھا کہ آگے بھی کٹوانے کی ضرورت ہو گئی۔ اللہ جل شانہ' کے ایک بندے کو یہ حال معلوم ہوا تو اس نے کہا کب تک تھوڑا تھوڑا کر کے اپنا ہاتھ کٹواتا رہے گا مظلوم سے معافی مانگ تاکہ اس مصیبت سے نجات ہو بالآخر مچھلی والے کو تلاش کیا اور اس سے معافی مانگی، اس نے معاف کیا تو مصیبت دور ہوئی ظلم بہت بدترین چیز ہے دنیا میں بھی وبال ہے اور آخرت میں بھی، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری) — یعنی ظلم قیامت کے دن اندھیریاں بن کر سامنے آئے گا۔

ظلم کا وبال انسانوں ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ جانور تک اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ظالم کے ظلم کی وجہ سے حُبَاری

پرندہ تک اپنے گھونسلہ میں دُبلا ہو کر مر جاتا ہے (مشکوٰۃ) کیونکہ ظلم کی وجہ سے اللہ کی جانب سے بارش روک لی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے زمین کی سرسبزی ختم ہو جاتی ہے اور چرند پرند بے آب و گیاہ بھوکے پیاسے مر جاتے ہیں۔

والد

والد کی دعا بھی اولاد کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے اور اسی طرح والدہ کی دعا بھی اولاد کے حق میں تیزی کے ساتھ اثر کرتی ہے والدین کی دعا ہمیشہ لیتے رہنا چاہیئے ان کی بددعا سے ہمیشہ پرہیز کرے محبت اور مامتا کی وجہ سے اکثر ماں باپ بددعا نہیں کرتے اگرچہ انہیں اولاد کی جانب سے تکلیف پہنچے، لیکن بعض مرتبہ اولاد کی جانب سے ماں یا باپ کا دل زیادہ دکھ جاتا ہے تو بلا اختیار منہ سے بددعا نکل جاتی ہے پھر یہ بددعا اپنا اثر کرکے چھوڑتی ہے جہاں تک ممکن ہو ماں باپ کو کبھی ناراض نہ کریں اور تکلیف نہ دیں جان سے اور مال سے ان کی خدمت کرتے رہیں، اگر کسی وجہ سے ان سے علیحدہ بھی رہنے لگو تب بھی ان کے پاس آتے جاتے رہو اور خیر خبر رکھو۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ پروردگار کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے[۱] (ترمذی)

نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا بُرا ہو اس کا بُرا ہو اس کا بُرا ہو عرض کیا گیا کس کا بُرا ہو یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنّت میں داخل نہ کرایا (مسلم) یعنی ان کی خدمت کرکے اور انہیں خوش رکھ کر جنّت کا مستحق نہ بنا۔

ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھیں ان کی نافرمانی نہ کریں کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ ماں باپ کو ستانے کا وبال دنیا میں ضرور سامنے آتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمام گناہ ایسے ہیں کہ ان میں سے اللہ تعالیٰ جن کو چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے سوائے ماں باپ کے ستانے کے کہ اس کی سزا موت سے پہلے دنیا میں دے دی جاتی ہے۔

---

[۱] ماں باپ کے حقوق جاننے کے لئے مؤلف کی کتاب "حقوق الوالدین" کا مطالعہ فرمائیں ۱۲

(بیہقی فی شعب الایمان)

اگر ماں باپ کی جانب سے کسی اولاد پر کبھی کوئی زیادتی ہو جائے تو اس کو برداشت کرے اور ان کی بے ادبی نہ کرے۔ آگے پیچھے کوئی خراب کلمہ ان کی شان میں نہ بولے اگر ماں باپ کی وفات ہو گئی اور زندگی میں انہیں تکلیف دی تھی تو ان کے لئے برابر دعا اور استغفار کرتے رہے۔ ایسا کرنے سے اللہ جل شانہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں میں شمار فرمالیں گے (بیہقی فی شعب الایمان)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آنے والا شخص اپنے والدین کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیتے ہیں صحابہ نے عرض کیا اگرچہ روزانہ سو مرتبہ نظر کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ سب سے بڑا ہے اور (ہر طرح کی کمی اور کوتاہی سے) پاک ہے (بیہقی فی شعب الایمان)

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حصن حصین میں ان لوگوں کی فہرست لکھی ہے جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے ان میں انہوں نے ایسے شخص کو بھی شامل کیا ہے جو والدین کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آتا ہو، جب بندہ ماں باپ کی خدمت میں جان و مال لگا دیتا ہے اور خود دکھ تکلیف برداشت کر کے ان کو آرام پہنچاتا ہے تو اس کی دعا میں مقبولیت کی شان پیدا ہو جاتی ہے، جن لوگوں کو اللہ جل شانہٗ نے یہ توفیق دی ہو اپنے لئے اور والدین کے لئے اور دیگر مسلمانوں کے لئے دعا سے دریغ نہ کریں۔

مسافر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو بھی ان لوگوں میں شمار فرمایا ہے جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مسافر گھر بار سے دور ہوتا ہے آرام نہ ملنے کی وجہ سے مجبور اور پریشان ہوتا ہے جب اپنی بے بسی اور بے کسی اور حاجتمندی کی وجہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی اخلاص بھری دعا رد نہیں ہوتی اس کی دعا چونکہ صدق دل سے ہوتی ہے اس لئے ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

جو شخص حج وعمرہ کے سفر میں ہو

جو حج کے لئے روانہ ہوا ہو یا عمرہ کے سفر میں نکلا ہو اس کی دعا مقبول ہونے کا وعدہ بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ (رواه النسائی وابن ماجه)

یعنی حج وغیرہ کے مسافر بارگاہِ خداوندی کے خصوصی مہمان ہیں اگر اللہ سے دعا کریں تو قبول فرمائے اور اگر اس سے مغفرت طلب کریں تو ان کی بخشش فرما دے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ۔ (رواه احمد)

یعنی جب تو ایسے شخص سے ملاقات کرے جو حج کے لئے روانہ ہو تو اسے سلام کر اور اس سے مصافحہ کر، اور اس سے درخواست کر کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے پہلے تیرے لئے استغفار کرے (یعنی اللہ تعالیٰ سے تیری مغفرت کا سوال کرے) کیونکہ وہ بخشا بخشایا ہے یہ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ۔ (مستدرک حاکم)

یعنی اے اللہ تو حج کرنے والے کی مغفرت فرما اور حج کرنے والا جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرنے والے کی سفارش ۴۰۰ گھرانوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا کہ اس کے گھرانے کے ۴۰۰ آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوتی ہے۔
راوی کو شک ہے (الترغیب)

حج اور عمرہ کے لئے جو شخص گھر سے نکلا ہوا ہو اللہ پاک کے نزدیک اس کی بڑی فضیلت ہے لیکن افسوس ہے کہ آج کل حج وعمرہ کے مسافر اپنی قدر خود ہی نہیں پہچانتے۔ ایک حج ادا کرتے ہیں اور سفر میں بہت سی فرض نمازیں چھوڑ دیتے ہیں۔ نیز ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ گانے سنتے ہیں حرم شریف کی حاضری کم سے کم دیتے ہیں، بازاروں میں سامان خریدتے پھرتے ہیں اور لڑتے جھگڑتے بھی خوب ہیں جس کی قرآن شریف میں خصوصی ممانعت وارد ہوئی ہے اور عورتیں تو بہت ہی غضب کرتی ہیں، بالکل بے پردہ ہو کر نامحرم مردوں کے سامنے گھومتی پھرتی رہتی ہیں۔ جہاز میں داخل ہوتے ہی بڑی بڑی پردہ والی عورتیں برقعہ اتار کر رکھ دیتی ہیں اور واپس ہونے تک برقعہ نہیں اوڑھتی ہیں سر اور چہرہ اور سینہ خوب آزادی کے ساتھ مردوں کو دکھاتی رہتی ہیں بلکہ اپنی جہالت سے سفر حج میں پردہ کرنے کو گویا گناہ سمجھتی ہیں جہالت سے خدا بچائے۔ ایک نیک کام کے لئے نکلیں اور راستہ بھر گناہ کرتی رہیں یہ بڑی حماقت کی بات ہے۔

حدیث شریف میں ارشاد ہے لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ (بیہقی فی شعب الایمان) یعنی اللہ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور اس کی طرف جس کو (اس کے اختیار سے) دیکھا جائے مطلب یہ ہے کہ مرد ہو یا عورت اُسے جو ستر چُھپانے اور پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کی خلاف ورزی دیکھنے والا کرے گا تو لعنت کا کام کرے گا جو اپنے اختیار سے دکھائے وہ بھی لعنت کا کام کرے گا جو عورتیں نامحرموں کے سامنے بے پردہ ہوتی ہیں اور اس کا موقع دیتی ہیں کہ کوئی انہیں دیکھے وہ اپنے آپ کو لعنت کے لئے پیش کرتی ہیں۔ بے پردگی کے علاوہ ریاکاری کا جذبہ حج اور عمرہ کو کھا جاتا ہے ثواب تو کیا ملتا حج اور عمرہ کرنے والے الٹے ریاکاری کے گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں حج کو جاتے وقت ریاکاری، واپس ہو کر دکھاوا، جو استقبال نہ کرے اس سے ناراضگی نام کے ساتھ حاجی لکھنے اور بولنے کا اہتمام

حج سے آتے ہی فرم کا پرانا نام بدل کر حاجی کے لفظ کا اضافہ کرنا جو حاجی نہ کہے اس سے جھگڑنا یہ سب ریاکاری اور خود پسندی کے دھندے ہیں ان سے اللہ بچائے۔

مجاہد

جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلا اس کی جہاں اور بہت سی فضیلتیں ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعا بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوتی ہے، چونکہ یہ شخص اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی دینے کے لئے نکل کھڑا ہوا اس لئے اپنے اخلاص اور صدق نیت کی وجہ سے اس قابل ہو گیا کہ اس کی درخواست رد نہ کی جائے جب مجاہد دعا کرتا ہے تو اللہ جل شانہٗ اس کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔

مریض

مریض بھی اُن لوگوں میں سے ہے جن کی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ سے سوال تو ہمیشہ عافیت ہی کا کرنا چاہیئے، لیکن اگر بیماری آجائے تو اس کو بھی صبر و شکر کے ساتھ برداشت کرے، جب مومن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اوّل تو بیماری کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ دوسرے تندرستی میں جو عبادت کرتا تھا اس سب کا ثواب اس کے لئے لکھا جاتا ہے۔ تیسرے اس کی دعا کی حیثیت بہت بڑھ جاتی ہے اور ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کے لئے کہو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح سے ہے۔

(ابن ماجہ عن عمرؓ)

مریض اپنی تکلیف میں اور کچھ نہیں کر سکتا تو اللہ کے ذکر میں تو مشغول رہ ہی سکتا ہے اور اپنے لئے اور اپنے اعزہ و اقارب اور احباب و اصحاب کے لئے خوب دعائیں کر سکتا ہے مومن کی بیماری بھی نعمت ہے مگر کوئی اپنی حیثیت تو پہچانتے اور نعمت کو نعمت تو جانے قرآن و حدیث کا علم نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو نہ ایمان کی قیمت معلوم ہے نہ مومن کی حیثیت کا پتہ ہے، اللہ تعالیٰ شانہٗ علم دے اور سمجھ دے۔

مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دُعا کرنا

اپنے لئے تو دعا کرتے ہی ہیں اس کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی خصوصی اور عمومی دعا کرنا چاہیئے۔ مسلمانوں کے لئے عام طریقہ پر بھی دعا کریں اور اپنے والدین اور دور و قریب کے رشتہ دار، بہن بھائی۔ چچا، ماموں، خالہ وغیرہ اور ملنے جلنے والوں، پاس کے اُٹھنے والوں، اپنے محسنوں، اور استاذوں کو خاص طور پر دعا میں یاد رکھنا چاہیئے، دعا کے لئے کوئی کہے یا نہ کہے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دعا کرتے رہیں اس میں اپنا بھی فائدہ ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ پیٹھ پیچھے مسلمان بھائی کی دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ بھائی کے حق میں جو تو نے دعا کی ہے) تیرے لئے بھی اس جیسی (نعمت اور دولت کی) خوشخبری ہے (رواہ مسلم)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سب دعاؤں سے بڑھ کر جلد سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو غائب کی دعا غائب کے لئے ہو (ترمذی) اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ دعا ریاکاری سے بعید ہوتی ہے اور محض خلوصِ محبّت کی بنیاد پر کسی کے لئے پیٹھ پیچھے جو دعا کی جاتی ہے اس میں اخلاص بھی بہت ہوتا ہے چونکہ غائب کے لئے غائب کی دعا بڑی تیزی کے ساتھ قبول ہوتی ہے اس لئے دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے (ابوداؤد) سلف کا یہ معمول رہا ہے ایک دوسرے سے دعا کی درخواست کرتے تھے اور اہل اللہ اب بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ جس سے درخواست کی جائے اس کو چاہیئے کہ درخواست رد نہ کرے خاص اس وقت بھی دعا کر دے جس وقت دعا کے لئے کہا جائے اور بعد میں بھی دعا کر دیا کرے۔ حدیث نمبر ۱۲ میں گزر چکا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمرہ کے سفر پر جانے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا کہ بھیّا ہم کو (بھی) دعا میں شریک کر لینا اور ہم کو مت بھولنا۔

فائدہ

جب کسی کے لئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر اس کے لئے دعا کرے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا (ترمذی) غالباً اس تعلیم میں یہ حکمت ہے کہ انسان کو اپنی حاجت مندی کا زیادہ احساس ہوتا ہے لہٰذا اپنے لئے زیادہ اخلاص اور توجہ سے دعا کرتا ہے پس جب اپنے لئے دعا کرے گا اور اس کے بعد ہی دوسرے کے لئے دعا کرے گا تو وہ دعا بھی اخلاص اور پوری توجہ کے ساتھ ہوگی۔

مضطر

علامہ جزری رحؒ نے حصن حصین میں مضطر کو بھی ان لوگوں میں شمار کیا ہے جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، مضطر اس کو کہا جاتا ہے جو کسی وجہ سے مجبور اور پریشان حال ہو، قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؀

(سورۃ النمل)

بتاؤ کیا (معبودانِ باطل بہتر ہیں یا اللہ بہتر ہے) جو بیقرار آدمی کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اس کو پکارے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم کو زمین میں صاحب تصرف بناتا ہے، کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ؟ (نہیں) تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

جب انسان مجبور اور بے کس و بے بس ہوتا ہے تو اس کی نظر سیدھی اللہ تعالیٰ پر پہنچتی ہے، ہر طرف سے امید ختم ہو جاتی ہے اور صدق دل سے اللہ جل شانہٗ کے حضور میں درخواست کرتا ہے کہ میری مصیبت دور ہو اور بے چینی و بیقراری ختم ہو چونکہ اس موقعہ پر انسان ظاہر و باطن سے اللہ پاک کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور یہ یقین کر لیتا ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے علاوہ میرا کوئی نہیں جو اس وقت کی بے چینی اور ظاہری باطنی دکھ تکلیف رفع کر سکے اس لئے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، ایسے موقعہ پر دعا سے کبھی غافل نہ ہو، خلوص دل سے اللہ پاک سے رحم کی درخواست کرے۔ تفسیر ابن کثیر میں بحوالہ حافظ ابن عساکر ایک ایسے شخص کا قصہ نقل کیا ہے

جو کرایہ پر مسافروں کو اپنی سواری پر لے جاتا تھا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص میری سواری پر سوار ہوا، میں اور وہ سفر کر رہے تھے کہ وہ جنگل میں ایک موڑ پر پہنچ کر کہنے لگا کہ ادھر کو چلو اس راستہ سے مسافروں کی آمد و رفت نہ تھی میں نے کہا مجھے اس راستے سے واقفیت نہیں ہے، کہنے لگا یہ قریب کا راستہ ہے ادھر سے چلنا چاہیے، میں اسی راستہ پر چل دیا وہ بھی میرے ساتھ تھا، چلتے چلتے ایک جنگل بیابان اور لق و دق میدان میں پہنچے جہاں ایک گہری وادی تھی اور وہاں بہت سے مقتول پڑے ہوتے تھے، وہاں پہنچ کر وہ کہنے لگا کہ خچر کو ذرا روک میں اترنا چاہتا ہوں، خچر رکتے ہی وہ شخص اتر پڑا اور اس نے چھری نکالی اور مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا، میں اس کے سامنے سے بھاگ گیا اس نے پیچھا کیا، میں نے اس کو اللہ کی قسم دلائی اور اس سے کہا کہ (میری جان چھوڑ دے اور) خچر تمام اسباب کے ساتھ تو لے لے وہ کہنے لگا کہ یہ چیزیں تو میری ہو ہی چکی ہیں، میں تو تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں، میں نے اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرایا اور قتل مسلم کی سزا یاد دلائی اس نے ایک نہ مانی اور قتل کرنے پر اصرار کرتا رہا، جب میں نے یہ ماجرا دیکھا اور اپنے کو عاجز سمجھ لیا تو میں نے کہا کہ اتنی مہلت تو دے دے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، کہنے لگا اچھا جلدی سے پڑھ لے، میں نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا، میں نماز میں قرآن پڑھنا چاہتا تھا تو ایک حرف بھی زبان پر نہ آتا تھا، میں بالکل حیران کھڑا تھا کہ کیا کروں اور اُدھر وہ تقاضا کر رہا تھا کہ جلدی فارغ ہو، میں اسی حال میں تھا کہ اللہ جل شانہٗ نے میری زبان پر یہ آیت جاری فرما دی اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ (جس کا ترجمہ ابھی گزر چکا ہے، اس کا میری زبان سے نکلنا تھا کہ ایک گھوڑے سوار وادی کی گہرائی سے ایک نیزہ لئے ہوتے آیا اور اس نے اس شخص کو نیزہ مارا جو مجھے قتل کرنا چاہتا تھا، نیزہ سیدھا اس کے دل میں لگا اور پار کرتا ہوا چلا گیا اور وہ شخص وہیں ڈھیر ہو گیا میں نے گھوڑے سوار کو اللہ کی قسم دی اور کہا کہ سچ بتا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں اس ذات پاک کا بھیجا ہوا ہوں جو بے قرار کی دعا کو قبول فرماتا ہے جب وہ اس کو پکارے، اور مصیبت کو دور فرماتا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر فی تفسیر قولہ
تعالیٰ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ)

بابِ پنجم

کن احوال اور کن اوقات اور کن مواقع اور کن مقامات میں دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے

پانچواں باب

اس باب میں دعا قبول ہونے کے خاص خاص اوقات اور خصوصی احوال اور مواقع و مقامات ذکر کئے جاتے ہیں

قبولیتِ دعا کے خاص اوقات اور خاص احوال

سجدہ میں دُعاء

حدیث نمبر ۳۴

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ (رواہ مسلم)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ میں ہو، لہٰذا (سجدہ میں) دعا کی کثرت کرو (مشکوٰۃ المصابیح صہ۸۴ از مسلم)

تشریح

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سجدہ میں خوب اچھی طرح لگن کے ساتھ دعا کرو کیونکہ (احادیث

سجدہ) اس لائق ہے کہ (اس میں) تمہاری دعا قبول ہو (مسلم) ان حدیثوں سے سجدہ میں دعا کی اہمیت معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حالتِ سجدہ میں دعا کی جائے تو قابلِ قبول ہوتی ہے کیونکہ اس حالت میں بندہ اللہ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اور ایسا قرب اور کسی وقت حاصل نہیں ہوتا، علماء نے فرمایا ہے کہ سجدہ میں انسان انتہائی عاجزی اور تذلل اختیار کر لیتا ہے کیونکہ اشرف[1] الاعضاء یعنی سر کو ارذل العناصر[2] یعنی زمین پر رکھ دیتا ہے، اپنی ذلت اور زاری وعاجزی ظاہر کرنے کے لئے اس کے پاس اس سے بڑھ کر اور کوئی صورت نہیں ہے، جب سجدہ میں جاتا ہے تو اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرتے ہوئے خداوند قدوس وحدہٗ لاشریک کی بڑی اور برتری اور ربوبیت کا اقرار کرتا ہے اور اس کی دعا کو قبولیت کا مقام حاصل ہو جاتا ہے اس موقع پر جو دعا کرے گا ان شاء اللہ ضرور قبول ہو گی۔

واضح رہے کہ یہ دعا نفل نماز میں ہو فرضوں میں نہ ہو[3] اور عربی زبان میں ہو اُردو وغیرہ میں نہ ہو، جب دعا مانگنا ہو نفلوں کی نیت کر کے سجدہ میں دعا مانگ لے، امداد الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ سجدۂ دعا جو صرف سجدہ ہی ہو، منقول نہیں ہے جو سجدہ نماز کا جزو ہو اسی میں دعا کریں۔

اخیر رات میں اور فرض نمازوں کے بعد والی دُعاء

حدیث ۲۵

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلٰوتِ الْمَکْتُوْبَاتِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

---

[1] اعضاء میں سب سے بڑھ کر اعلیٰ و اشرف ۱۲

[2] چاروں عناصر یعنی آگ ہوا پانی مٹی میں سب سے زیادہ رذیل ۱۲

[3] والاجتهاد فی الدعاء فی السجود محمول علی الندب قاله النووی واما عندنا فمحمول علی النوافل بذل المجهود ۱۲

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون (سے وقت کی) دعا ایسی ہے جو سب دعاؤں سے بڑھ کر زیادہ لائقِ قبول ہے ؟ آپ نے فرمایا پچھلی رات میں اور فرض نمازوں کے بعد (جو دعا ہو وہ سب دعاؤں سے بڑھ کر لائقِ قبول ہے)

(مشکوٰۃ المصابیح صہ ۸۹ از ترمذی)

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ فرض نمازوں کے بعد قبولیت دعا کا خاص وقت ہوتا ہے جو لوگ نماز پڑھتے ہیں ان کو رات دن میں پانچ مرتبہ یہ خصوصی وقت نصیب ہوتا ہے فرض نماز کے بعد خوب دل حاضر کر کے دعا کا اہتمام کرنا چاہیئے البتہ جن فرضوں کے بعد مؤکدہ سُنتیں ہیں ان کے بعد لمبی دعا نہ کرے مختصر سی دعا کر کے مؤکدہ سُنتیں ادا کرے مختصر اور جامع دعائیں بہت سی ہیں انہیں اختیار کرے پھر سنتوں کے بعد جس قدر چاہے لمبی دعا کریں۔ ضروری نہیں کہ عربی زبان ہی میں دعا ہو اپنی زبان میں جو چاہے مقصدِ خیر کے لئے دعا کرے، بہت سے لوگ نماز کے لئے مسجد میں آتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جیل خانہ میں ہیں سلام پھیرتے ہی ایسی تیزی سے مسجد سے نکلتے ہیں جیسے ہرن کے پیچھے شکاری لگے ہوں بائیں طرف کا آدھا سلام پھیر کر یہ جا اور وہ جا، اگر دعا کرتے ہیں تو وہ بھی اُچٹتی ہوئی عصر اور فجر کے بعد امام ذرا لمبی دعا کر دے تو اس کی جان کو آ جاتے ہیں۔ رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں جن کو دعا کا ذوق نہیں بھلا وہ کیا دعا کر سکتے ہیں ؟

مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہ بھی فرمایا کہ پچھلی رات کے درمیان میں قبولیتِ دعا کا خاص وقت ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ جلّ شانہٗ کی قریب والے آسمان پر خاص تجلّی ہوتی ہے اس وقت اللہ جلّ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے پھر میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے پھر میں اس کو دے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے پھر میں اُس کی مغفرت کر دوں (بخاری ومسلم)

جن لوگوں کو نمازِ تہجّد پڑھنے کی عادت ہے ان کو روزانہ یہ وقت نصیب ہوتا ہے

جو بہت سہانا وقت ہے، اس وقت بڑے سکون کے ساتھ نماز پڑھنے اور دعا کرنے کا موقع ملتا ہے نہ شور وشغب نہ کسی طرح کی آوازیں نہ بچوں کا لڑائی جھگڑا نہ اور کوئی قصہ قضیہ صرف اللہ سے لو لگانے کا وقت ہوتا ہے، اگر نماز تہجد کے لیے اُٹھنے کی توفیق ہو جائے تو کیا کہنے اگر اُٹھنا نہ ہو اور آنکھ کھل جائے تب بھی اس وقت میں کچھ نہ کچھ اللہ جل شانہٗ کا ذکر کر ہی لینا چاہیئے اگرچہ لیٹے لیٹے ہی ہو۔

رات میں ایک ایسی گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے

حدیث ۳۶

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ سَاعَۃً لَّا یُوَافِقُھَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰہَ فِیْھَا خَیْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَذَالِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ (رواہ مسلم)

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان شخص اس میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی کسی خیر کا سوال کرے گا اللہ جل شانہٗ اسے ضرور عنایت فرما دے گا اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح صہ۱۰۹ از مسلم)

حدیث ۳۷

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ طَاھِرًا وَّذَکَرَ اللّٰہَ حَتّٰی یُدْرِکَہُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰہَ فِیْھَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ -

(ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار بروایۃ ابن السنی)

ترجمہ

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے بستر پر پاک حالت میں (یعنی باوضو) پہنچا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ اُسے نیند نے پکڑ لیا تو رات میں کسی بھی وقت جب کروٹ بدلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی چیز کا سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ خیر ضرور عطا فرما دے گا (مشکوۃ المصابیح ص ۱۱۰ از کتاب الاذکار)

تشریح

حدیث نمبر ۳۶ سے معلوم ہوا کہ پوری رات میں ایک گھڑی ضرور ایسی ہوتی ہے جس میں دعا کر لی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں اس گھڑی کا پتہ نہیں دیا۔ اور پتہ نہ دینے میں مصلحت اور حکمت یہ ہے کہ مومن بندے رات میں وقت بے وقت جب موقع لگے اور یاد آ جائے لیٹے، بیٹھے دعا کرتے رہا کریں دعا سے ہرگز غافل نہ ہوں، جب موقع لگے کوئی نہ کوئی دعا مانگ لیں۔

اور حدیث نمبر ۳۷ میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص باوضو رات کو اپنے بستر پر لیٹے اور ذکر اللہ کرتے کرتے سو جائے تو اس باوضو سونے اور ذکر کرتے کرتے نیند آجانے کی وجہ سے اُسے یہ شرف دیا گیا ہے کہ سوتے سوتے رات بھر میں جتنی بھی کروٹیں لے گا ہر کروٹ کے وقت اس کی دعا قبول ہوگی چاہے آخرت کی بھلائی کے لئے دعا مانگے چاہے دنیا کی بھلائی کی دعا کرے۔

رات کو جب سونے لگے تو لیٹ کر سنت کے موافق دعائیں پڑھے،[1] رات کو پڑھنے کی سورتیں مثلاً سورۃ ملک اور سورۃ الٓمٓ سجدہ پہلے سے نہ پڑھی ہوں تو انہیں پڑھے، تسبیحات

---

[1] سونے کے اذکار اور ادعیہ اس کتاب میں آئندہ ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲

فاطمہ پڑھے اور ان کے علاوہ دوسرے اذکار پڑھتے ہوئے سو جائے اور با وضو سونے کی کوشش کرے پھر جب سوتے سوتے آنکھ کھلے تو بھی اللہ کا ذکر کرے اور اللہ سے دعا مانگے کیونکہ خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث بالا میں ارشاد فرمایا ہے۔ رات کو سوتے سوتے آنکھ کھلنے پر قبولیت دعا کا وعدہ بعض ایسی روایات میں بھی مذکور ہے جن میں با وضو سونے کی قید نہیں ہے، لہٰذا اگر با وضو سونا نہ ہو تب بھی جس وقت آنکھ کھلے ضرور دعا کرلے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سوتے ہوئے کچھ پڑھتا ہوا بیدار ہوا اور اس نے یہ پڑھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ پھر کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (اے پروردگار مجھے بخش دے) یا فرمایا کہ (مذکورہ کلمات پڑھنے کے بعد) دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور نماز (بھی) پڑھ لی تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔ (ص ۱۵۵ ، ج ۱)

جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی ہے جس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے

حدیث ۲۸

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ (رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو کوئی مسلمان بندہ اس میں کسی خیرہ کا سوال کرے گا اللہ جل شانہٗ اسے ضرور عطا فرما دیں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۹ از بخاری و مسلم)

تشریح

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے یہ گھڑی کس وقت ہوتی ہے اس کے بارے میں روایات مختلف ہیں ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن جس گھڑی میں قبولیتِ دعا کی اُمید کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد سے لے کر سورج چھپنے تک تلاش کرو (ترمذی) یعنی اس وقت میں دعا کرو بعض حضرات اس کا اس طرح اہتمام کرتے ہیں کہ عصر پڑھ کر مغرب تک دعا میں لگے رہتے ہیں تاکہ قبولیت کی گھڑی میں بھی دعا ہو جائے۔ بعض روایات میں یہ ہے کہ یہ گھڑی اس وقت ہوتی ہے جبکہ امام خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھتا ہے اور یہ نماز ختم ہونے تک رہتی ہے (خطبہ کے دوران زبان سے دعا کرنا ممنوع ہے دل سے دعا کرے اور نماز میں درود شریف کے بعد دعا آ ہی جاتی ہے) اور بعض روایات میں ہے کہ نماز جمعہ قائم ہونے کے وقت سے لے کر سلام پھیرنے تک مذکورہ گھڑی ہوتی ہے (اس پر بھی یوں عمل ہو جاتا ہے کہ درود شریف کے بعد نماز میں دعا کی جاتی ہے) اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن کی سب سے آخری گھڑی ہے، مرد تو جمعہ میں جاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں خطبہ اور نماز کے دوران والی دعائیں ان کو نصیب ہو سکتی ہیں، البتہ عورتیں چونکہ نماز جمعہ کے لئے نہیں جاتیں اور نہ ان پر جمعہ فرض ہے جو خطبہ اور نماز کے دوران والی روایات پر عمل کر سکیں لیکن گھر میں رہتے ہوئے عصر سے مغرب تک ضرور دعا کر ہی سکتی ہیں اور بھی کچھ نہیں تو سورج چھپنے سے پندرہ بیس منٹ پہلے دعا میں لگ جائیں یہ بہت آسان کام ہے مغرب کے لئے وضو کرنا ہی ہوگا، پندرہ بیس منٹ پہلے وضو کر کے دعا میں مشغول ہو جائیں اور اسی وضو سے مغرب کی نماز پڑھ لیں اس میں کوئی دقت کی بات نہیں۔

حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے حصن حصین میں قبولیتِ دعا کے اوقات میں جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن کو الگ الگ شمار فرمایا ہے پھر ساعۃ الجمعہ کو مستقل علیحدہ شمار کیا ہے

ایک حدیث میں ارشاد ہے لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ لَیْلَۃٌ اَغَرُّ وَیَوْمُ الْجُمُعَۃِ یَوْمٌ اَزْھَرُ[1] (یعنی جمعہ کی رات خوب روشن رات ہے اور جمعہ کا دن خوب روشن دن ہے) اور حفظ قرآن کے بارے میں جو نماز اور دعا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے (جس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ کو یہ نماز اور دعا بتائی) اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ شب جمعہ میں یہ نماز پڑھو اور فرمایا کہ میرے بھائی یعقوب (علیہ السلام) نے جو اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا کہ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ (عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی دعا مانگوں گا) اس سے مراد یہ تھی کہ شب جمعہ کا انتظار ہے وہ آجائے تو دعا کروں گا کیونکہ وہ قبولیت کی رات ہے۔ یہ روایت سنن ترمذی (ابواب الدعوات) میں موجود ہے اور ہم نے اپنی اس کتاب میں بھی پوری روایت نماز حفظ قرآن کے بیان میں لکھی ہے (جو آگے آئے گی انشاء اللہ)

مرغ کی آواز سنو تو اللہ کے فضل کا سوال کرو

حدیث ۳۹

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی

---

[1] رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر کما فی المشکوٰۃ ۱۲

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ (وہ اس لئے چیخا کہ) اس نے فرشتہ دیکھا اور جب تم گدھے کے بولنے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو) کیونکہ (وہ اس لئے بولا کہ) اس نے شیطان کو دیکھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱۳ از بخاری ومسلم)

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مرغ اذان دے تو اس وقت اللہ کے فضل کا سوال کرے۔ مثلاً یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ کیونکہ مرغا فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے فرشتوں کی تشریف آوری یوں بھی بابرکت ہے پھر جب بندے اس موقعہ پر دعا کریں گے تو اغلب و اقرب ہے کہ فرشتہ بھی آمین کہہ دے گا ان کی آمین ہماری دعا کے ساتھ لگ جائے تو قبولیت سے زیادہ قریب تر ہو جانے میں کیا شک ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ گدھا ایسے موقع پر بولتا ہے جبکہ اسے شیطان نظر آتا ہے ظاہر ہے کہ شیطان دل میں برے وسوسے ڈالنے کے لئے اور طرح طرح کی تکلیف پہنچانے کے لئے انسانوں کے پاس آتا ہے، انسانوں کو تو نظر آتا نہیں، گدھے کو نظر آجاتا ہے۔ گدھے کی آواز انسانوں کو چونکا دیتی ہے کہ تمہارے آس پاس تمہارا دشمن آپہنچا ہے لہٰذا اس مردود سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے کہ جب رات کو کتے کی آواز سنو تب بھی شیطان مردود سے پناہ مانگو اس کی وجہ بھی وہی ہے کہ رات کو شیاطین پھیل پڑتے ہیں اور کتے ان کو دیکھ دیکھ کر بھونکتے ہیں ہم کو حکم ہوا کہ ایسے موقعہ پر "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھیں۔

رمضان المبارک میں دعا کی مقبولیت

حدیث نمبر ۲

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانُ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْهِ فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ وَيَحُطُّ الْخَطَايَا وَيَسْتَجِيْبُ فِيْهِ الدُّعَاءَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى تَنَافُسِكُمْ وَيُبَاهِيْ بِكُمْ مَلَائِكَتَهٗ فَاَرُوا اللّٰهَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيْهِ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبکہ ماہ رمضان آچکا تھا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آگیا ہے یہ برکت کا مہینہ ہے اس میں اللہ تم کو غنی فرمادے گا۔ پس رحمت نازل فرمائے گا اور گناہوں کو معاف فرمائے گا اور اس ماہ میں دعا قبول فرمائے گا (اور فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ شانہٗ تمہارے عمدہ اعمال کو دیکھتا ہے اور تم کو فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر فخر فرماتا ہے لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی جانب سے اچھے اعمال پیش کرو، کیونکہ بدنصیب وہ ہے جو اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا (مجمع الزوائد ۱۴۲ ج ۲ از معجم کبیر للطبرانی[1])

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان المبارک دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے اس ماہ میں جس طرح دیگر عبادات میں خوب بڑھ چڑھ کر وقت لگایا جائے گا دعائیں بھی

---

[1] وفیہ محمد ابی قیس قال الہیثمی ولم اجد من ترجمہ ۱۲

خوب کی جائیں، فضائل رمضان کے سلسلہ میں جو ایک طویل حدیث حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ رمضان میں چار کاموں کی کثرت کرو ان چار کاموں میں دو چیزیں تو ایسی ہیں جن کے ذریعہ تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تم کو بے نیازی نہیں ہو سکتی جن دو چیزوں کے ذریعہ تم اپنے رب کو راضی کرو گے ان میں سے ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا ہے (یعنی اس کی کثرت کرنا ہے) اور دوسری چیز استغفار ہے (رمضان میں اس کی بھی کثرت کرو) اور وہ دو چیزیں جن سے تم کو بے نیازی نہیں ہو سکتی ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ سے جنت کا سوال کرو اور دوسری یہ ہے کہ دوزخ سے (محفوظ رہنے کے لئے) اللہ کی پناہ طلب کرو (یعنی رمضان المبارک میں جنت کا سوال اور دوزخ سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کثرت سے کرو (الترغیب للمنذری)

شب قدر کی دعا

حدیث ۱۴۱

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَىَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِى اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ۔

(رواه احمد و ابن ماجه و الترمذی وصححه)

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ارشاد فرمائیے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات شب قدر ہے تو اس میں (بطور دعا) کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا (یہ) کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ (اے اللہ آپ معاف فرمانے والے ہیں معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں

لہٰذا مجھے معاف فرما دیجئے)

(مشکوٰۃ المصابیح صد۱۸۲ از احمد ، ابن ماجہ ، ترمذی)

تشریح

رمضان المبارک کا پورا مہینہ خیر و برکت کا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ شب قدر تو بہت اہم اور فضیلت والی رات ہے اس میں ذکر و تلاوت اور نماز اور دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا کروں ؟ اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرنے کی دعا ارشاد فرمائی جس کے الفاظ ابھی ابھی حدیث بالا کے ترجمہ میں گزر چکے ہیں ، اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ شب قدر مقبولیتِ دعا کی شب ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ جلّ شانہٗ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی بہت اہمیت ہے اور گناہوں کا معاف ہو جانا بہت بڑی سعادت ہے ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر دنیا کی کوئی چیز طلب کرنے کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ گناہوں کی معافی کا سوال کرنے کی دعا ارشاد فرمائی شب قدر میں بہت اہتمام سے نفلیں پڑھیں اور تلاوت کریں اور دعائیں مانگیں ، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت میں شامل ہو کر اُترتے ہیں اور ہر اس بندہ کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں جو کھڑا ہوا یا بیٹھا ہوا اللہ جلّ شانہٗ کا ذکر کر رہا ہو[۱] آج کل لوگ شب قدر میں مسجدوں کو سجاتے اور بجلیوں سے جگمگاتے ہیں اور اسراف کرتے ہیں جو مساجد کے منتظمین ہوتے ہیں ان کو ذکر دعا اور تلاوت کی فرصت ہی نہیں ادھر اُدھر کے مشاغل میں رات ختم کر دیتے ہیں اور بتیوں کی سجاوٹ کی وجہ سے دیگر حاضرین کو بھی یکسوئی سے دعا اور ذکر و تلاوت میں لگنے نہیں دیتے ۔

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح باب لیلۃ القدر عن انس رض ۱۲

ختمِ قرآن کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے

حدیث نمبر ۴۲

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً فَرِيْضَةً فَلَهٗ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ وَّمَنْ خَتَمَ الْقُرْاٰنَ فَلَهٗ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ۔

(رواه الطبرانى وفيه عبد الحميد بن سليمان وهو ضعيف)

ترجمہ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے فرض نماز پڑھی اس کے لئے مقبول دعا ہے اور جس نے قرآن ختم کیا اس کے لئے مقبول دعا ہے۔

تشریح

جو لوگ قرآن مجید کی تلاوت کا معمول رکھتے ہیں بار بار ان کو پورا قرآن مجید ختم کرنے اور اس کے بعد پھر ابتدا سے شروع کرنے کے مواقع ملتے ہیں، جس طرح فرض نماز ختم کر کے دعا کرنے پر مقبولیتِ دعا کا وعدہ ہے کیونکہ یہ قبولیتِ دعا کی گھڑی ہے اور روزہ کے آخر میں یعنی افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اسی طرح ختمِ قرآن مجید کے بعد دعا قبول ہوتی ہے جس کا حدیثِ بالا میں ذکر ہے، حضرات صحابہ رض اور تابعین رح سے ختم قرآن مجید کے وقت دعا کا اہتمام کرنا منقول ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے سب گھر والوں کو اور بچوں کو جمع فرما لیتے اور ان سب کے لئے دعا کرتے تھے (مجمع الزوائد ص ۱۷۲، ج ۷، ورجالہ ثقات)

حضرت حکم بن عتیبہؒ نے بیان فرمایا کہ حضرت مجاہدؒ اور عبدہ ابن ابی لبابہؒ نے مجھے بلانے کے لئے خبر بھیجی اور فرمایا کہ ہم نے قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کیا ہے (اس لئے تم کو بلایا ہے) ختم قرآن مجید کے وقت دعا قبول ہوتی ہے حضرت مجاہدؒ (تابعی) نے فرمایا کہ (حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ) ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے (کتاب الاذکار للنوویؒ)

اذان کے وقت اور جہاد کے وقت اور بارش کے وقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے

حدیث ۴۲

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَوَقْتَ الْمَطَرِ۔ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دعائیں ایسی ہیں جو رد نہیں کی جاتیں (یعنی ضرور قبول ہوتی ہیں) یا فرمایا کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ ان کو رد کر دیا جائے (راوی کو شک ہے) (۱) اذان کے وقت کی دعا (۲) اور (جہاد کے موقع پر) جنگ کرتے وقت جب (مسلمان اور کافر) آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ بارش کے وقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۶۶، از ابوداؤد)

تشریح

اس حدیث میں قبولیتِ دعا کے تین خاص مواقع ذکر فرمائے ہیں، اول اذان کے وقت۔ اس میں اذان کے شروع ہوتے وقت دعا کرنا، اذان کے درمیان دعا کرنا دونوں صورتیں آجاتی ہیں، نیز اذان کے ختم پر دعا کی مقبولیت کا وعدہ بھی ایک روایت میں آیا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اذان دینے والے ہم سے فضیلت میں بڑھے جا رہے ہیں (ہم کو یہ فضیلت کیسے حاصل ہو) اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسی طرح کہتے جاؤ جیسے اذان دینے والے حضرات کہتے جائیں۔ پھر جب اذان کا جواب ختم ہو جائے تو اللہ سے سوال کرو، جو مانگو گے دے دیا جائے گا۔ (رواہ ابوداؤد)

دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ جب مؤذن کی آواز سنے تو جس طرح وہ کہے اسی طرح کہتا جائے البتہ حیّ علی الصّلٰوۃ اور حیّ علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الّا باللہ کہے، جب اذان کا جواب دے چکے تو درود شریف پڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ سے وسیلہ کا سوال کرے۔ وسیلہ جنت میں ایک بلند درجہ ہے یہ اللہ کے ایک ہی بندے کو ملے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی (یعنی اس نے ایسا کام کیا جو سفارش کروانے کا ذریعہ بن گیا (مشکوٰۃ)

اذان کے بعد کی جو دعا مشہور ہے یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ (آخر تک) اس میں وسیلہ کا سوال موجود ہے اس دعا کو یاد کر لینا چاہیئے۔ جو اسی کتاب میں مختلف اوقات کی دعاؤں کے بیان میں آگے آرہی ہے انشا اللہ تعالیٰ۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَتِ یعنی اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے۔

علمائے حدیث نے اس کے دو مطلب لکھے ہیں ایک یہ کہ جس وقت اذان ہو رہی ہو اور جس وقت اقامت ہو رہی ہو اس وقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور دوسرا مطلب یہ

بتایا ہے کہ اذان ختم ہونے کے بعد سے اقامت کے ختم ہونے تک جو وقفہ ہے اس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے (بذل المجہود) بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس[1] وقت نماز کے لئے اقامت کہی جائے اس وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے اس لئے علامہ جزریؒ نے حصن حصین میں اوقات اجابت میں عند اقامت الصلوٰۃ کا بھی ذکر کیا ہے۔

قبولیتِ دعا کا دوسرا خاص موقع یہ بتایا ہے کہ جب مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہو رہی ہو اور ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں وہ وقت بھی دعا کی قبولیت کا ہے اور بعض روایات میں ہے کہ (جہاد) فی سبیل اللہ کے لئے جس وقت صف کھڑی ہو اور اس صف میں جو شخص موجود ہو وہ جو دعا کرے گا ضرور قبول ہو گی اس سے معلوم ہوا کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے صف بنا کر کھڑے ہوئے دعا کرنا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے اور یہ بھی دعا کی قبولیت کا خاص موقع ہے۔ جنگ ہو رہی ہو یا جنگ سے پہلے صف بنائے کھڑے ہوں اس وقت اللہ کو یاد کرنا اور اللہ سے مانگنا واقعی اللہ سے خاص تعلق کی دلیل ہے ایسے مواقع میں اللہ کی طرف وہی شخص متوجہ ہو گا جس کے دل میں دعا کی عظمت اور اہمیت ہو گی اور دعا بھی خاص کر خلوصِ دل سے نکلے گی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی جہاد چھوڑ دیا ہے اس لئے غیروں کی نظر میں حقیر ہیں اور جہاد کی خاص برکتوں سے محروم ہیں اگر کہیں جنگ ہے تو مسلمانوں میں ہے یا کافروں سے ہے تو اسلام کے مطابق نہیں اور اللہ کے لئے نہیں بلکہ وطن اور ملک کے لئے ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حدیثِ بالا میں قبولیتِ دعا کا تیسرا خاص موقع بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بارش کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ بارش خود اللہ کی رحمت ہے جس وقت یہ رحمت متوجہ ہو اس وقت دعا کر لی جائے تو دوسری رحمت بھی متوجہ ہو جاتی ہے۔ یعنی بارگاہِ الٰہی میں دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس موقع پر اللہ جَلّ شانہٗ سے دنیا و آخرت کی خیر طلب کریں۔

---

[1] قال فی تحفۃ الذاکرین یدل علی خصوصیۃ الاقامۃ ما اخرجہ احمد من حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا ثوب بالصلوٰۃ فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء ۱۲

حج کے دن عرفات میں دعا کی اہمیت

حدیث ۴۴

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(رواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے واسطے سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر اللہ کا ذکر جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے (عرفات میں) کیا ہے وہ یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۹ از ترمذی)

تشریح

اس حدیث سے عرفات میں عرفہ کے دن دعا کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی حج کا سب سے بڑا رکن میدان عرفات میں قیام کرنا ہے یہ میدان بہت بڑا ہے جو مکہ شریف سے نو میل ہے حج کے احرام کے ساتھ جو شخص مرد ہو یا عورت ذی الحجہ کی نو تاریخ کو زوال سے لے کر آنے والی رات کے ختم ہونے تک یعنی صبح صادق تک ذرا دیر کو بھی عرفات میں گزر جائے یا ٹھہر جائے

(اگرچہ سو رہا ہو یا بے ہوش ہو) اس کا حج ہو جاتا ہے چونکہ یہ ٹھہرنا ذی الحج کی نو تاریخ کو ہوتا ہے اس لئے اس تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں جو حضرات احرام کے ساتھ عرفات میں تاریخ مذکور پر قیام کرتے ہیں اُن کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے یوم عرفہ کی دعا سے حج کے موقعہ پر عرفات ہی میں دعا کرنا مراد ہے حج تو صبح صادق ہونے تک پہنچ جانے سے ہو جاتا ہے (اور یہ آسانی اللہ پاک کی طرف سے دے دی گئی ہے کہ اگلی رات کو پچھلے دن کے ساتھ شمار کیا تاکہ دور دراز سے آنے والوں اور بھولے بھٹکے لوگوں کا بھی حج ہو جائے کہ اگر نویں تاریخ کو زوال کے وقت نہ پہنچ سکیں تو اس کے بعد بھی صبح صادق ہونے تک جب بھی پہنچ جائیں حج فوت نہ ہو) البتہ حج کا شرعًا نظام اس طرح سے رکھا گیا ہے کہ زوال کے بعد سے لے کر سورج چھپنے تک حاجی حضرات عرفات میں رہتے ہیں اس چھ سات گھنٹہ کے اندر دعائیں مانگی جاتی ہیں اور گو بیٹھ کر دعا کرنا بھی درست ہے لیکن سنّت یہ ہے کہ اس موقعہ پر کھڑے ہو کر دعا کی جائے، پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر ممکن ہو کھڑے ہو کر دعا کرے ہمت ہار جائے تو بیٹھ جائے اس موقع پر دعا کرنا بہت اکسیر ہے۔ اپنے لئے دعا کریں اور آل اولاد کے لئے دعا کریں، اپنے لئے اور سارے عالم کے مسلمانوں کے لئے، نیز زندوں کے لئے اور مُردوں کے لئے اللہ پاک سے مغفرت طلب کریں، اٹکی ہوئی حاجتوں کا سوال کریں مشکلیں حل ہونے کے لئے دعا مانگیں۔

جو حضرات اس وقت کی قیمت سمجھتے ہیں اور دعا کا ذوق رکھتے ہیں چھ سات گھنٹہ کا وقت دعا ہی میں خرچ کر دیتے ہیں لیکن بہت سے مرد اور عورت اس مبارک موقع پر بھی دعا سے غفلت برتتے ہیں، کھانے پینے میں زیادہ وقت لگا دیتے ہیں، بلکہ بعض لوگ تو اس موقعہ پر ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ گانا وغیرہ بھی سنتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ جو شخص وہاں سے بھی محروم آگیا وہ اور کہاں پائے گا، اور بعض طالب دنیا اس مبارک موقعہ پر بندوں سے سوال کرتے رہتے ہیں جو بہت بڑی محرومی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ عرفات میں لوگوں سے سوال کر رہا ہے آپ نے اس سے فرمایا تو آج کے دن اور اس جگہ میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگ رہا ہے یہ فرما کر اس کو ایک درّہ رسید فرمایا (مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی سماءِ دنیا (یعنی قرب والے

آسمان پر) خاص تجلی ہوتی ہے اور اللہ جل شانہٗ عرفات میں حاضر ہونے والے بندوں کو فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے بندوں کی طرف میرے پاس بال بکھرے ہوئے، غبار میں بھرے (تلبیہ) پکارتے ہوئے دور والے ہر کشادہ راستہ سے آئے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا، اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ ان میں آپ کا فلاں فلاں بندہ اور فلاں بندی ایسے ہیں کہ ان کو بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب سمجھا جاتا ہے ان کے جواب میں اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے (سب کو) بخش دیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں ہے جس میں دوزخ سے آزاد ہونے والوں کی تعداد ان لوگوں کی تعداد سے زیادہ ہو جو عرفہ کے دن دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں (مشکوٰۃ) ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی دن بھی شیطان اس قدر ذلیل وخوار اور حقیر اور جلن کے مارے غصہ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا جتنا عرفہ کے دن اس حال میں دیکھا گیا اور یہ اس وجہ سے کہ اس نے اس روز اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہوئی دیکھی اور بڑے بڑے گناہ جو اللہ پاک نے معاف فرما دیئے اُسے اس کا پتہ چلا۔ البتہ صرف ایک دن ایسا گزرا ہے کہ اس میں عرفہ کے دن سے بھی بڑھ کر ذلیل وحقیر اور جلن سے غصہ میں بھرا ہوا دیکھا گیا۔ یہ جنگ بدر کا دن تھا عرض کیا گیا کہ بدر کے دن اس کو کیا بات نظر آئی؟ فرمایا اس نے دیکھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو (مشرکین مکہ سے جنگ کرنے کے لئے) ترتیب دے رہے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن مالک مرسلاً)

مزدلفہ

مزدلفہ بھی دعا قبول ہونے کی جگہ ہے حجاج کرام عرفات سے واپس آکر جب مزدلفہ میں قیام کریں تو خصوصیت کے ساتھ نمازِ فجر پڑھ کر (جو صبح صادق ہوتے ہی خوب اندھیرے میں پڑھنی چاہیئے) دعا میں مشغول ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر پڑھ کر مشعر الحرام میں تشریف لائے اور قبلہ رو ہو کر دیر تک دعا مانگی اور تکبیر، تہلیل میں مشغول رہے اور اللہ کی توحید کا اقرار فرماتے رہے جیسا کہ صحیح مسلم میں مذکور ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ایک خاص مضمون کی دعا کی جو وہاں مقبول ہوئی پھر صبح کو مزدلفہ میں وہ دعا کی تو قبول ہوگئی۔

(کما فی سنن ابن ماجہ)

فائدہ

زم زم کا پانی پی کر دعا کی جائے تو وہ بھی قبول ہوتی ہے اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث منقول ہے کہ جس مقصد کے لئے زمزم پیو وہ پورا ہو گا۔ اگر طلبِ شفا کے لئے پیوگے تو اللہ تعالیٰ تم کو شفا دے گا اور اگر کسی چیز کے شر سے پناہ لینا چاہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اس سے پناہ دے گا اور اگر اس لئے پیوگے کہ تمہاری پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس ختم کر دے گا (اخرجه الحاكم في المستدرك ص ۱۷۳ ج ۱ وقال صحيح ان سلم من الجارودي، وقال المنذري سلم منه فانه صدوق قال الخطيب البغدادي لكن الراوي عنه محمد بن هشام المروزي لا اعرفه) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ زم زم پی کر جو دعا پڑھتے تھے وہ اس کتاب میں آگے آرہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن مبارک مکہ معظمہ آئے اور زمزم پینے لگے تو کہا کہ میں قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہنے کے لئے پیتا ہوں اس کے بعد نوش فرمالیا (کذا فی الترغیب)

مکہ مکرمہ میں اجابتِ دُعا کے مقامات

حضرت حسن بصریؒ نے مکہ والوں کو ایک خط میں لکھا تھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع میں (خصوصیت کے ساتھ) دعا قبول ہوتی ہے (۱) طواف کرتے ہوئے (۲) ملتزم پر چمٹ کر (۳) میزاب (یعنی کعبہ شریف کے پرنالہ) کے نیچے جو حطیم میں گرتا ہے اور اس کو میزاب رحمت کہتے ہیں (۴) کعبہ شریف کے اندر (۵) زمزم کے کنوئیں کے پاس (۶) صفا پر (۷) مروہ پر (۸) صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے (۹) مقام ابراہیمؑ کے پیچھے (۱۰) عرفات میں (۱۱) مزدلفہ میں (۱۲) منیٰ میں (۱۳) و (۱۴) و (۱۵) تینوں جمرات کے قریب (جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں (الحصن الحصين) ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں قبولیتِ دعا کے مواقع کی تعداد پندرہ میں منحصر نہیں ہے، رکنِ[۱۶] یمانی پر رکنِ[۱۷] یمانی اور حجر اسود کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے، نیز غار ثور[۱۸]، دار ارقم[۱۹] اور غار حرا[۲۰] کو بھی ملا علی قاریؒ نے اجابتِ دُعا کے

مقامات میں شمار کرایا ہے (حاشیہ الحصن) حضرت حسن بصری رضؓ کے ذکر فرمودہ ۱۵ مقامات اجابت لکھنے کے بعد مؤلف الحصن الحصین علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "وان لم یجب الدعاء عند قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ففی ای موضع یستجاب" یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی (مطلب یہ ہے کہ روضۂ اقدس علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پاس صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہو تو اللہ جل شانہٗ سے دعا بھی کرے، لیکن قبلہ رُخ ہو کر دعا کرے تاکہ کوئی جاہل یہ نہ سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگ رہے ہیں۔

کعبہ شریف پر نظر پڑے تو اس وقت بھی دعا کرے اس موقعہ پر دعا قبول ہونے کے سلسلہ میں بعض روایات مروی ہیں (کما فی عدۃ الحصن الحصین وشرحہ تحفۃ الذاکرین)

باب ششم

توبہ و استغفار کی ضرورت اور اہمیت
ان کے فضائل اور فوائد
نیز
توبہ کا طریقہ اور اس کے لوازم کا تفصیلی بیان

چھٹا باب

اس باب میں توبہ و استغفار کے فضائل و فوائد اور توبہ کا طریقہ اور اس کے لوازم بیان کئے جاتے ہیں۔

اوّلاً آیاتِ شریفہ کا ترجمہ لکھا جاتا ہے اس کے بعد حدیثوں کا مضمون شروع ہوگا انشا اللہ تعالیٰ

توبہ قبول فرمانے کا وعدہ

(۱) وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَ یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۝ وَالْکٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝ (شوریٰ ع ۳)

اور وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو جانتا ہے اور اُن لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لاتے اور نیک عمل کئے۔ اور اُن کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۲) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ (زمر ع ۶)

آپ فرما دیجئے کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف فرما دے گا بے شک وہ غفور رحیم ہے۔ اور رجوع ہو جاؤ اپنے رب کی طرف اور جھک جاؤ اس کی بارگاہ میں اس سے پہلے کہ تمہارے پاس عذاب آجائے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔

(۳) اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (توبہ ع ۱۳)

کیا اُن لوگوں نے نہیں جانا کہ اللہ پاک توبہ قبول فرماتا ہے اپنے بندوں سے اور صدقات قبول فرماتا ہے اور بے شک اللہ خوب زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے اور مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشتا ہے اور توبہ قبول فرماتا ہے

(۴) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (نساء ع ۱۶)

اور جو شخص کوئی گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ پاک سے مغفرت چاہے تو وہ اللہ پاک کو غفور رحیم پائے گا۔

(۵) فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ

پس جو شخص توبہ کرے ظلم کرنے کے بعد، اور حال درست کرلے تو

عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(مائدہ ع ٦)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا، بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

استغفار اور توبہ کا حکم

(٦) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورہ مزمل ع ٢)

اور جو بھی کچھ تم آگے بھیج دو گے اپنی جانوں کے لئے تو اس کو پالو گے اللہ کے پاس وہ بہتر ہو گا اور ثواب کے اعتبار سے بہت بڑی چیز ہو گی۔ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

(٧) وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝

(سورہ هود ع ٨)

اور مغفرت طلب کرو اپنے رب سے پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، بے شک میرا رب رحم کرنے والا ہے بہت محبت والا ہے۔

(٨) اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(مائدہ ع ١٠)

کیا توبہ نہیں کرتے اللہ کے حضور میں اور اس سے مغفرت طلب نہیں کرتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(٩) اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(انعام ع ٦)

اور بے شک بات یہ ہے کہ تم میں سے جس شخص نے نادانی سے کوئی بُرا کام کر لیا پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور حال درست کرلیا تو

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

توبہ اور عمل صالح والے کامیاب ہوں گے

(۱۰) فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ه
(قصص ع ۷)

البتہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کیا کرے تو ایسے لوگ امید ہے کہ فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے۔

(۱۱) وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ه
(سورہ النور ع ۴)

اور توبہ کرو اللہ کے حضور میں تم سب اے مومنو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

استغفار اور توبہ کے دنیاوی فوائد

(۱۲) وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ـ
(ھود ع ۵)

اے میری قوم مغفرت طلب کرو اپنے رب سے پھر توبہ کرو اُس کے حضور میں وہ بھیج دے گا تمہارے اوپر خوب بارشیں، اور بڑھا دے گا تمہاری قوت میں اور زیادہ قوت، اور منہ مت پھیرو مجرم بنتے ہوئے۔

عرفات سے واپس ہو کر استغفار کا حکم

(۱۳) ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

پھر تم سب اُسی جگہ (یعنی عرفات سے) واپس آؤ۔ جس جگہ سے اور

اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
(سورہ بقرہ ۱۹۹)

لوگ واپس ہوں اور اللہ سے استغفار کرو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۴۵

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب)

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! بے شک تو جب تک مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمید لگائے رہے گا میں تجھ کو بخشوں گا۔ تیرے گناہ جو بھی ہوں اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کو پہنچ جائیں پھر (بھی)، تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا، اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تو اتنے گناہ لے کر میرے پاس آئے جس سے ساری زمین بھر جائے پھر مجھ سے اس خیال میں ملاقات کرے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناتا ہو تو میں اتنی ہی بڑی مغفرت سے تجھ کو نوازوں گا جس سے

زمین بھر جائے (ترمذی صہ ۵۰۹ ابواب الدعوات)

تشریح

یہ حدیث مومن بندوں کے لئے اعلانِ عام ہے جو شہنشاہ حقیقی کی طرف سے نشر کیا گیا ہے۔ انسانوں سے لغزشیں اور خطائیں ہوجاتی ہیں۔ احکام کی ادائیگی میں خامی رہ جاتی ہے مواظبت اور پابندی میں فرق آجاتا ہے۔ چھوٹے بڑے گناہ اپنی نادانی سے بندہ کر بیٹھتا ہے اللہ پاک نے اپنے بندوں کی مغفرت کے لئے ایسا عمدہ اور سستا اور آسان نسخہ تجویز فرمایا ہے کہ جس میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ ہر شخص اس کو استعمال کرسکتا ہے اور وہ یہ کہ عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں مضبوط اُمید رکھتے ہوئے مغفرت کا سوال کرے۔ دل میں شرمندہ اور پشیمان ہوکر ہائے مجھ ذلیل وحقیر سے مولائے کائنات خالقِ موجودات تبارک وتعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہوگئی۔ اتنے سے عمل پر اللہ پاک سب کچھ بخش دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ لا اُبالی (یعنی بخشنے میں مجھ پر کوئی بوجھ نہیں مجھے کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے نہ بڑے گناہ بخشنے میں کوئی مشکل ہے نہ چھوٹا گناہ معاف کرنے میں کوئی مانع ہے ان الکبائر فی الغفران کاللمم گناہوں کی کثرت کی دو مثالیں ارشاد فرماتے ہوئے مومنین کو مزید تسلّی دی اور فرمایا کہ اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ اُن کو جسم بنایا جائے اور زمین سے آسمان تک پہنچ جائیں اور ساری فضا (آسمان وزمین کے درمیان) کو بھر دیں تب بھی مغفرت مانگنے پر میں مغفرت کردوں گا اور اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ ساری زمین اُن سے بھر جائے تب بھی میں بخشنے پر قادر ہوں اور سب کو بخشتا ہوں۔ تیرے گناہ زمین کو بھر سکیں گے تو میری مغفرت بھی زمین کو بھر سکتی ہے۔ بلکہ اس کی مغفرت تو بے انتہا ہے آسمان وزمین کی وسعت اور ظرفیت اس کے سامنے ہیچ در ہیچ ہے البتہ کافر و مشرک کی بخشش نہ ہوگی جیسا کہ حدیث شریف کے آخر میں بطور شرط کے فرمایا ہے لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا اور قرآن شریف میں ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ	بے شک اللہ نہیں بخشے گا اس کو
بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ	کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اور
لِمَنْ يَّشَآءُ (نساء)	بخش دے گا اس کے علاوہ کو

س کے لئے چاہیے۔

ہاں اگر کوئی کافر ومشرک مسلمان ہوجائے تو وہ بھی نجات کا مستحق ہوجائے گا بندوں سے بکثرت چھوٹے بڑے گناہ صادر ہوتے رہتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں وہ بھی صحیح طریقے پر ادا نہیں ہوتی ہیں۔ شروع سے آخر تک ہر عبادت میں کوتاہیاں ہوتی ہیں۔ مکروہات کا ارتکاب ہوتا ہے اور فرائض واجبات کی ادائیگی بھی کماحقہٗ ادا نہیں ہو پاتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ توبہ واستغفار کی بہت زیادہ کثرت کی جائے ؎

بندہ ہماں بہ کہ زتقصیر خویش
عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش!
کس نتواند کہ بجا آورد[1]

(سعدیؒ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھایئے، جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وہی مشہور دعا بتائی جسے عام طور سے نماز میں درود شریف کے بعد پڑھا کرتے ہیں۔ یعنی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ہ

(بخاری ومسلم) ترجمہ یہ ہے (اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور نہیں بخش سکتا گناہوں کو مگر تو ہی، پس مجھے بخشش دے ایسی بخشش جو تیری طرف سے ہو، اور مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو بخشنے والا بہت مہربان ہے) غور کرنے کی بات ہے کہ نماز پڑھی ہے جو سراسر خیر ہے اللہ تعالیٰ کا فریضہ ادا کیا ہے جس کے نیکی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، اور فریضہ ادا بھی کس نے کیا ہے؟

---

[1] (ترجمہ) بندہ وہی بہتر ہے جو بارگاہِ خداوندی میں اپنے قصوروں کی معذرت پیش کرتا رہے، ورنہ اس کی مقدس ذات کے لائق عمل کرکے کوئی بھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔ ۱۲

صدیق اکبرؓ نے، پھر اُن کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ نماز کے ختم پر مغفرت کی دعا کرو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ کے شایانِ شان کسی سے بھی عبادت نہیں ہو سکتی۔ عبادت کئے جاؤ اور مغفرت مانگے جاؤ۔ صالحین کا یہی طرزِ عمل رہا ہے اور اسی میں خیر ہے گناہ ہو جاتے پر تو سبھی توبہ و استغفار کرتے ہیں اہلِ دل مخلصین کاملین نیکی کر کے استغفار کرتے ہیں اور یہ طرزِ زندگی ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں نصیب ہوا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ اللہ کے سب سے زیادہ مقرب بندے ہیں اللہ نے آپ کو وہ کچھ عطا فرمایا جو کسی کو نہیں دیا، آپ راتوں رات نمازوں میں کھڑے رہتے تھے اور اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے بڑی بڑی محنتیں کرتے تھے۔ اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ؕ

پس آپ اپنے رب کی تسبیح اور تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے، بے شک وہ بڑا توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

آپ فرض نماز کا سلام پھیر کر تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ؕ پڑھتے تھے یعنی اللہ جل شانہٗ سے مغفرت کا سوال کرتے تھے (صحیح مسلم) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم یہ شمار کرتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس میں سو۱۰۰ مرتبہ یہ پڑھتے ہیں۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ؕ (اے میرے رب میری مغفرت فرما دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے اور بہت بخشش فرمانے والا ہے (ترمذی، ابو داؤد وغیرہ)

پس جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا جو اللہ کے معصوم بندے تھے اور سید المعصومین تھے تو ہم گناہ گاروں کو کس قدر استغفار کرنا چاہیئے۔ اس کو خود ہی غور کر لیں استغفار مغفرت طلب کرنے کو اور توبہ گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع ہونے کو کہتے ہیں، توبہ کی حقیقت یہی ہے کہ جو ہو چکا اُس پر سچے دل سے شرمساری اور ندامت ہو اور معافی کی خواستگاری ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد ہو اور حقوق اللہ اور حقوق العباد جو تلف کئے ہوں ان کی تلافی ہو۔ آج کل جیسے ہر عبادت میں غفلت اور بے دھیانی اور کوتاہی نے جگہ پکڑ لی ہے توبہ استغفار

بھی غفلت کے ساتھ ہوتے ہیں اور سچی توبہ جس میں دل حاضر ہو اور جس میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد ہو اور جس کے بعد حقوق کی تلافی کی جاتی ہو اُس کا خیال بھی نہیں آتا اسی غفلت والے استغفار کے بارے میں حضرت رابعہ بصریہؒ نے فرمایا اِسْتِغْفَارُنَا یَحْتَاجُ اِلیٰ اِسْتِغْفَارٍ کَثِیْرٍ یعنی ہمارا استغفار بھی ایک طرح کی معصیت ہے اس کے لئے بھی استغفار کی ضرورت ہے۔ اور حضرت ربیع بن خُثَیْم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم لوگ اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ مت کہو۔ کیونکہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔ زبان سے توبہ کہا اور دل بالکل اس طرف متوجہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس بات کا دعویٰ کرنا کہ میں استغفار و توبہ میں مشغول ہوں یہ ایک طرح کا جھوٹ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت ربیع بن خثیمؒ نے فرمایا کہ بجائے مذکورہ الفاظ کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ کہتا رہے۔ کیونکہ اس میں کوئی دعویٰ نہیں ہے سوال ہے اور گو سوال بھی غفلت کے ساتھ مناسب نہیں کیونکہ یہ بھی بے ادبی ہے لیکن اللہ جل شانہٗ کا کرم ہے کہ اس پر مواخذہ نہیں فرماتے اور جب کوئی شخص برابر رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اور تُبْ عَلَیَّ کہتا رہے گا تو کسی مقبولیت کی گھڑی میں انشاءاللہ دعا قبول ہو ہی جائے گی۔ کیونکہ جو شخص کسی دروازے کو کھٹکھٹاتا رہے گا تو کبھی نہ کبھی دروازہ کھل ہی جائے گا اور داخل ہونے کا موقعہ مل جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِفْعَلُوا الْخَیْرَ دَھْرَکُمْ وَ تَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ نَفَحَاتٍ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ یُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ سَلُوا اللّٰهَ اَنْ یَّسْتُرَ عَوْرَاتِکُمْ وَ اَنْ یُّؤْمِنَ رَوْعَاتِکُمْ (قال فی مجمع الزوائد رواہ الطبرانی واسنادہ رجالہ رجال الصحیح غیر عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن البکیر وھو ثقۃ) یعنی زندگی بھر نیک کام کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ہواؤں کے سامنے آتے رہو کیونکہ اللہ کی رحمت کی ہوائیں چلا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں پہنچا دیتے ہیں اور تم اللہ سے اس بات کا سوال کرو کہ

---

[1] قول رابعہؒ و قول الربیع و قول لقمان ذکرھا ابن الجزری فی الحصن الحصین (۲۰۱)۔

تمہارے گناہوں اور عیبوں کو چھپائے اور تمہارے خوف کو ہٹا کر امن و امان نصیب فرمائے معلوم ہوا کہ دعا اور استغفار میں لگا ہی رہنا چاہیے نہ جانے کس وقت قبولیت کی گھڑی ہو اور کام بن جائے حضرت لقمان حکیم نے فرمایا کہ تو اپنی زبان کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہتے رہنے کی عادت ڈال دے کیونکہ بعض گھڑیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اللہ پاک سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔ استغفار دل حاضر کر کے ہو تو بہت ہی عمدہ بات ہے اگر حضوری قلب نہ ہو تب بھی زبان پر تو استغفار جاری رہنا ہی چاہیے یہ بھی انشاء اللہ بہت کام دے دے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا یعنی اس کے لیے خوشخبری ہے جو (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامہ میں بہت استغفار پائے (ابن ماجہ وغیرہ) اور اعمال نامے میں اسی وقت زیادہ استغفار پائے گا جب کہ دنیا میں رہتے ہوئے اس کی کثرت کی ہو گی۔ لہٰذا استغفار میں کبھی کوتاہی نہ کی جائے اور مواقع نکال کر حضور قلب اور پوری ندامت کے ساتھ توبہ کرتے رہا کریں۔ تاکہ ہمیشہ غفلت والا ہی استغفار نہ رہے اگر ہر وقت حضور قلب نہیں ہو سکتا تو کبھی کبھی تو اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ رات کو سونے سے قبل خوب دل حاضر کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر خوب گڑگڑا کر توبہ و استغفار کر لیا کرے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ مومن بندہ اپنے گناہوں کو (خوف خدا کی وجہ سے) ایسا سمجھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے (اور) ڈر رہا ہے کہ اس پر کہیں گر نہ پڑے اور بدکار آدمی اپنے گناہوں کو ایسا سمجھتا ہے جیسے اس کی ناک پر کوئی مکھی گزرنے لگی اور اس نے ہاتھ ہلا کر ہٹا دی (مشکوٰۃ المصابیح) اوّل تو گناہوں سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے پھر اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ و استغفار کرے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا (اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما دے کہ جب وہ نیک کام کریں تو خوش ہوں اور جب گناہ کر بیٹھیں تو استغفار کریں (مشکوٰۃ) درحقیقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو تعلیم دینے کے لیے یہ دعا اختیار فرمائی کیونکہ آپ تو معصوم تھے

گناہوں سے پاک تھے، ایک صحابیؓ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری برائی تجھے بری لگے تو (سمجھ لے کہ) تو مومن ہے (مشکوٰۃ) جس طرح نیکی کرکے خوش ہونا چاہیئے کہ مجھ پر اللہ کا فضل و انعام ہے جس نے نیکی کی توفیق دی اور اس کا احسان ہے کہ اس نے اپنی مرضی کے کام میں مجھے مشغول فرما دیا اسی طرح گناہ سرزد ہو جانے پر بہت زیادہ رنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے کہ ہائے مجھ سے خالق و مالک کی نافرمانی ہوگئی اور مجھ جیسا حقیر و ذلیل مولائے کائنات جل مجدہٗ کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھا، یا اللہ مجھے معاف فرما، درگزر فرما، میری مغفرت فرما، بخش دے، رحمت کی آغوش میں چھپا لے،

گناہ تو بندوں سے ہو ہی جاتے ہیں لیکن گناہوں پر جرأت کرنا اور گناہوں میں ترقی کرتے رہنا بہت بڑی نادانی ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہے کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ ط (یعنی تمام انسان خطاکار ہیں اور بہترین خطاکار وہ ہیں جو خوب زیادہ توبہ کرنے والے ہیں (مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ شیطان نے اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے رب آپ کی عزت کی قسم میں آپ کے بندوں کو برابر صحیح راہ سے ہٹاتا رہوں گا جب تک کہ ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی، پروردگارِ عالم جل شانہٗ نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور رفعت کی قسم ہے جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو بخشتا رہوں گا (مشکوٰۃ عن احمد)

اور یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کر لینے کے گھمنڈ میں گناہ کرتے رہنا درست نہیں ہے (کیونکہ آئندہ کا حال معلوم نہیں، کیا پتہ توبہ سے پہلے موت آجائے، پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ توبہ و استغفار کی دولت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو گناہوں سے بچنے کا دھیان رکھتے ہیں اور کبھی کبھار گناہ ہو جاتا ہے تو توبہ کر لیتے ہیں اور جو لوگ مغفرت کی خوشخبریوں کو سامنے رکھ کر گناہ پر گناہ کرتے چلے جاتے ہیں ان کو توبہ و استغفار کا خیال تک نہیں آتا۔ پھر بھی جس قدر گناہ ہو جائیں دانستہ طور پر ہوں یا نادانستہ طریقہ پر، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں، اللہ کی رحمت کے سامنے لاکھوں کروڑوں گناہوں کی کوئی حیثیت نہیں، قرآن مجید میں ارشاد

ہے۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

آپ میری طرف سے فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نااُمید مت ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ کسی بھی چیز کو ذات یا صفات میں، اللہ کی برابر قرار نہیں دیتا تھا (یعنی شرک نہیں کرتا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا خواہ اس کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہوں (مشکوٰۃ) اللہ جل شانہٗ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جب بندہ نیکی کرتا ہے تو کم از کم دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے بڑھ کر سات سو بلکہ سات لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جب گناہ کرتا ہے تو ایک گناہ کا ایک ہی لکھا جاتا ہے[۱] اور وہ بھی اس وقت لکھا جاتا ہے جبکہ گناہ کر کے توبہ استغفار نہ کرلے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو کوئی مسلمان گناہ کرلیتا ہے تو فرشتہ تین گھڑی کے بقدر (یعنی تھوڑی دیر) اعمال نامہ میں لکھنے سے توقف کرتا ہے پس اگر وہ گناہ سے استغفار کرلیتا ہے تو فرشتہ اس گناہ کو نہیں لکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (اس گناہ پر) اس کو عذاب نہیں دے گا (کذا

---

[۱] عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامہ یکفر اللہ عنہ کل سیئۃ کان زلفہا وکان بعد القصاص الحسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف الی اضعاف کثیرۃ والسیئۃ بمثلہا الا ان یتجاوز اللہ عنہا (رواہ البخاری کما فی المشکوٰۃ ص۲۰)

فی الترغیب عن الحاکم وقال صحیح الاسناد) اور اگر توبہ استغفار نہ کیا تو فرشتہ اس گناہ کو لکھ دے گا مگر ایک گناہ کا ایک ہی لکھا جائے گا، پھر صغیرہ گناہوں کی معافی نیکیوں کے ذریعہ بھی ہوتی رہتی ہے (اور صغیرہ گناہ ہی زیادہ ہوتے ہیں اور ان پر مواخذہ بھی ہوسکتا ہے اور صغیرہ پر اصرار ہو تو کبیرہ بن جاتا ہے پس صغیرہ گناہوں کا نیکیوں کے ذریعہ معاف ہونا بھی اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے)، البتہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور توبہ، توبہ کی طرح ہونی چاہیئے جس کے لوازم اور شرائط انشا اللہ تعالیٰ ابھی بیان ہوں گے۔

استغفار جہاں گناہوں کی معافی اور نیکیوں کی خامی اور کوتاہی کی تلافی کا ذریعہ ہے وہاں اور دوسرے بہت سے فوائد کا بھی سبب ہے۔ بارش لانے اور اللہ کی دوسری نعمتیں حاصل کرنے کے لئے کثرت سے استغفار کرنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت کا ذکر فرمایا ہے جو انہوں نے اپنی قوم کو کی تھی۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ○

(سورۃ ھود ع ۵)

اور اے میری قوم تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر اس کے حضور میں توبہ کرو وہ تم پر خوب بارشیں برسا دے گا اور تم کو اور قوت دے کر تمہاری قوت میں ترقی دے گا اور مجرم رہ کر اعراض مت کرو۔

سورۂ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت نقل فرمائی ہے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ لا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○

اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مالوں میں اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ بنا دے گا

اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا

ان آیات سے بالکل واضح طور پر معلوم ہوا کہ توبہ و استغفار خوب بارش لانے اور طاقت اور قوت میں اضافہ ہونے اور مال اور اولاد کے بڑھنے اور باغات اور نہریں نصیب ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ لوگ بہت سی تدبیریں کرتے ہیں تاکہ طاقت میں اضافہ ہو اموال میں ترقی ہو آل اولاد میں کثرت ہو لیکن توبہ و استغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ اس کے برعکس گناہوں میں ہی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں یہ بہت بڑی نادانی ہے۔

اعمال کی اصلاح کے لئے بھی استغفار کو بڑا دخل ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں اپنے گھر والوں کے بارے میں تیز زبان واقع ہوا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھے کہیں دوزخ میں داخل نہ کرا دے، آپ نے فرمایا تم استغفار کو کیوں چھوڑے ہوئے ہو بلاشبہ میں اللہ سے روزانہ سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں (اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین واقرہ الذھبی)

زبان کی تیزی کی اصلاح کے لئے اس حدیث میں استغفار کو علاج قرار دیا ہے ہر طرح کے مصائب اور تفکرات سے نجات پانے کے لئے بھی استغفار بہت اکسیر ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (احمد۔ ابوداؤد)

جو شخص استغفار میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دشواری سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور ہر فکر کو ہٹا کر کشادگی فرما دیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو دھیان بھی نہ ہوگا۔

دل کی صفائی کے لئے بھی استغفار بہت بڑی چیز ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ میرے دل پر میل آجاتا ہے اور بلاشبہ میں ضرور اللہ تعالیٰ سے روزانہ سو

مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (رواہ مسلم) اس روایت میں روزانہ سو مرتبہ استغفار کرنے کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ہر مجلس میں سو مرتبہ توبہ استغفار کرتے تھے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں، ممکن ہے پہلے روزانہ سو مرتبہ استغفار فرماتے ہوں پھر ہر مجلس میں سو مرتبہ استغفار کا اہتمام شروع فرما دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ روزانہ سو مرتبہ جس استغفار کا ذکر ہے وہ ہر مجلس والے استغفار کے علاوہ ہو۔ یہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے دل پر میل آجاتا ہے۔ اس کے بارے میں علماء محققین اور عارفین کاملین نے کئی باتیں لکھی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جہاد وغیرہ کے انتظامی امور اور امت کے مصالح کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے جو تھوڑا سا دل بٹ جاتا تھا اور حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف کامل توجہ میں جو تھوڑا سا فرق آجاتا تھا (جو بلا شرکتِ غیرے ہونی چاہیئے) اس کو آپ نے دل کے میل سے تعبیر فرمایا ہے گو اُمت کے مصالح کی طرف متوجہ ہونا اور امورِ جہاد کو انجام دینا بھی بہت بڑی عبادت ہے لیکن ان میں لگنے کی وجہ سے بارگاہ ربوبیت کی بلا شرکتِ غیرے حاضری میں جو کمی آگئی اور اس سے جو دل متاثر ہوا، اس اثر کو میل فرمایا اور اس کو زائل کرنے کے لئے آپ کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ میرے دل پر میل آجاتا ہے اور اُس کو استغفار سے دھوتا اور صاف کرتا ہوں تو ہم لوگوں کو کس قدر استغفار کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کو خوب غور کریں اور استغفار کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ ہم تو سراپا گناہوں میں لت پت ہیں اور خطاؤں میں ملوث ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلا شبہ مومن بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ داغ لگ جاتا ہے پس اگر توبہ اور استغفار کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر توبہ واستغفار نہ کیا بلکہ گناہوں میں اور زیادہ بڑھتا چلا گیا تو یہ (سیاہ داغ بھی بڑھتا رہے گا) یہاں تک کہ اس کے دل پر غالب آجائے گا پس یہ داغ ہی وہ زنگ ان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

(احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

یہ سورۂ مطففین کی آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ہرگز ایسا نہیں بلکہ اُن کے دلوں پر اُن کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ دلوں میں زنگ لگ جاتا ہے اور ان کی صفائی استغفار ہے (کما فی الترغیب عن البیہقی) یہ زنگ گناہوں کی وجہ سے دل پر سوار ہوجاتا ہے جیساکہ حضرت ابوہریرہؓ کی مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا۔ گناہوں کی آلائش سے دل کو صاف کرنا لازم ہے لہٰذا اگر کبھی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ استغفار کریں جو لوگ توبہ و استغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اُن کے دل کا ناس ہوجاتا ہے پھر نیکی بدی کا احساس تک نہیں رہتا اور اس احساس کا ختم ہوجانا بدبختی کا باعث ہوجاتا ہے۔ اپنے لئے اور والدین کے لئے اور آل اولاد کے لئے اور اساتذہ و مشائخ کے لئے احباب و اصحاب کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے مردہ ہوں یا زندہ مرد ہوں یا عورت سب کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

اللہ جل شانہٗ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (سورۃ محمد)	سو آپ اس کا یقین رکھیئے کہ اللہ کے سوا کوئی قابلِ عبادت نہیں، اور آپ اپنی خطا[1] کی معافی مانگتے رہتے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی (استغفار کیجئے)

ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے استغفار کرے، سورۂ حشر میں ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ	اور (مالِ فئی میں ان لوگوں کا بھی حق ہے) جو لوگ ان کے بعد آئے

---

[1] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معصوم تھے آپ سے گناہ سرزد نہیں ہوسکتا تھا، لہٰذا علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں خطا اپنے اصلی معنی میں مراد نہیں ہے بلکہ کبھی کبھی اجتہادی طور پر جو کوئی عمل خلاف افضل صادر ہوگیا وہ مراد ہے۔

(راجع بیان القرآن)

لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورۂ حشر ع ۱)

جو دعا میں یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب بے شک آپ بڑے شفیق ہیں بہت رحم والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میت قبر میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کوئی ڈوبنے والا فریاد کرنے والا ہو، میت دعا کا منتظر رہتا ہے جو اُسے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچ جائے جب کسی کی دعا اس کو پہنچتی ہے تو وہ اس کو دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے زیادہ محبوب ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا کے سبب (میت پر) پہاڑوں کی برابر (رحمت اور مغفرت) داخل فرماتے ہیں، اور بلاشبہ اموات کے لئے زندوں کا ہدیہ استغفار کرنا ہے۔
(مشکوٰۃ عن البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ عزوجل جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں، وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا؟ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوتا ہے کہ تیری اولاد نے جو تیرے لئے مغفرت کی دعا کی ہے یہ اس کی وجہ سے ہے (مشکوٰۃ)

استغفار کے صیغے

جن الفاظ سے بھی اللہ پاک سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جائے وہ سب استغفار ہے لیکن جو الفاظ احادیث شریفہ میں وارد ہوتے ہیں، اُن کے ذریعہ استغفار کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ یہ الفاظ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہیں۔ ان میں سے جو حدیث کی کتابوں میں ہمیں ملے ہیں ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ؀

(اے میرے رب میری مغفرت فرما دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک آپ بہت توبہ قبول فرمانے والے ہیں اور بہت بخشش فرمانے والے ہیں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس میں سو بار یہ کلمات پڑھتے تھے (سنن ترمذی و ابوداؤد)

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تین بار یوں کہا (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ)[1] اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو (اخرجہ الحاکم ص ۵۱۱، ج ۱ وقال صحیح علی شرط الشیخین لکن قال الذھبی ابوسنان الراوی لم یخرج لہ البخاری اھ ومع ذلک ھو ثقۃ کما فی التقریب)

(۳) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے (رات کو) اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑ کر تین بار یہ پڑھا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ؀ اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کے گناہ معاف فرما دیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ اگرچہ درختوں کے پتوں کے برابر ہوں اگرچہ مقام عالج کے ریت کے برابر ہوں اگرچہ دنیا کے تمام دنوں کی تعداد کے برابر ہوں (اخرجہ الترمذی فی الدعوات وقال حسن غریب)

(۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دو یا تین مرتبہ یہ کہا وَاذُنُوْبَاہُ وَاذُنُوْبَاہُ ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو یہ کہہ

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ اے اللہ آپ کی مغفرت میرے

---

[1] میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو بڑا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اس کی جناب میں توبہ کرتا ہوں ۱۲

مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی — گناہوں سے بہت زیادہ بڑی ہے
عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ — اور آپ کی رحمت میرے نزدیک
میرے عمل سے بڑھ کر اُمید کرنے کے لائق ہے۔

اُس نے یہ الفاظ کہے آپ نے فرمایا پھر کہو انہوں نے پھر دہرائے۔ آپ نے فرمایا پھر کہو انہوں نے پھر دہرائے آپ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرما دی۔ (اخرجه الحاكم ص۵۴۴، ج۱ وقال رواته عن آخرهم مدنيون ممن لا يعرف واحد منهم بجرح وايده الذهبي)

(۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ — اے اللہ میں آپ سے اُن سب گناہوں
لِمَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ — کی مغفرت چاہتا ہوں جو میں نے پہلے
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ — کئے اور بعد میں کئے اور جو ظاہر میں
اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ — کئے اور پوشیدہ طریقے پر کئے۔ آپ
الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی — آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ پیچھے
كُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔ — ہٹانے والے ہیں اور آپ ہر چیز
پر قادر ہیں۔

(اخرجه الحاكم ص۵۴۴، ج۱ وقال صحيح على شرط الشيخين واقره الذهبي)

(۶) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار یوں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ — اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے
اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا — سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ — پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ — ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔

وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے، میں نے جو گناہ کئے اُن کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیوں کہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا ہے۔

جس نے صدقِ دل سے دن میں یہ الفاظ کہے اور پھر اسی روز شام ہونے سے پہلے مرگیا تو اہلِ جنت میں سے ہوگا اور جس نے صدقِ دل سے یہ الفاظ رات کو کہے اور پھر صبح ہونے سے پہلے مرگیا تو اہلِ جنت میں سے ہوگا (مشکوٰۃ باب الاستغفار عن البخاری)

توبہ کا طریقہ

گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ تعداد میں زیادہ ہوں یا کم، سب زہر قاتل ہیں اسی لئے ضروری ہے کہ جیسے ہی کوئی گناہ ہوجائے سچے دل سے توبہ کرلی جائے۔ صغیرہ گناہ تو نیکیوں کے ذریعہ بھی معاف ہوجاتے ہیں لیکن کبیرہ گناہ صرف توبہ ہی سے معاف ہوتے ہیں یوں اللہ تعالیٰ کو سب اختیار ہے کہ بغیر توبہ بھی سب معاف کردے لیکن یقینی طور پر معاف ہونے کے لئے توبہ ہی کرنا لازم ہے جب سچے دل سے توبہ کے طریقہ کے مطابق توبہ کرلی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے اور یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ زبان سے توبہ توبہ کرنے سے توبہ نہیں ہوتی۔ توبہ تین چیزوں کا نام ہے۔

اوّل :۔ جو کچھ ہوچکا اس پر نہایت سچے دل سے شرمندہ اور پشیمان اور نادم ہونا اپنی حقیر ذات کو دیکھنا اور اللہ جل شانہٗ جو احکم الحاکمین ہیں اور ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں ان کی ذات رفیع کی طرف نظر کرنا کہ ہائے ہائے مجھ جیسے حقیر اور ذلیل سے ایسی ذات پاک کی نافرمانی ہوگئی جو سب سے بڑا ہے اور سب کو پیدا کرنے والا ہے۔

دوم :۔ نہایت پختہ عزم کے ساتھ یہ طے کرلینا کہ اب آئندہ کبھی بھی گناہ نہیں

کروں گا۔

سوم :- جو چیزیں حقوق اللہ یا حقوق العباد میں سے قابل تلافی ہوں اُن کی تلافی کرنا اور یہ بات بہت اہم ہے بہت سے لوگ توبہ کرتے ہیں لیکن توبہ کے اس تیسرے جزو کی طرف توجہ نہیں کرتے حقوق اللہ کی تلافی کا مطلب یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد سے جن فرائض کو ترک کیا ہو اور جن واجبات کو چھوڑا ہو ان کی ادائیگی کی جائے۔

مثلاً حساب لگائے کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں میری کتنی نمازیں چھوٹی ہوں گی ان نمازوں کا اس قدر اندازہ لگائے کہ دل گواہی دے کہ اس سے زیادہ نہیں ہوں گی پھر ان نمازوں کی قضا پڑھے۔ عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ جمعۃ الوداع یا اور کسی دن یا رات میں قضاءِ عمری کے نام سے دو رکعت پڑھنے سے سب چھوٹی ہوئی نمازیں ادا ہو جاتی ہیں بالکل غلط ہے۔ قضا نماز کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ بس یہ دیکھ لے کہ سورج نکلتا چھپتا نہ ہو اور زوال کا وقت نہ ہو سورج نکل کر جب ایک نیزہ بلند ہو جائے تو قضا نمازیں اور نوافل سب پڑھنا جائز ہو جاتا ہے اور نمازِ فجر کے بعد اور نمازِ عصر کے بعد بھی قضا پڑھنا درست ہے البتہ جب سورج غروب ہونے سے پہلے آفتاب میں زردی آجائے اُس وقت قضا نہ پڑھے ہر ایک دن کی پانچ فرض نمازیں اور تین رکعت نماز وتر یعنی کل بیس رکعت بطور قضا پڑھ لے اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لمبے سفر میں (جو کم از کم اڑتالیس میل کا ہو) جو چار رکعت والی نمازیں قضا ہوئیں ہوں اُن کی قضا دو ہی رکعت ہے جیسا کہ سفر میں دو ہی رکعت واجب تھیں اگرچہ گھر میں ادا کر رہا ہو، اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ ضروری نہیں کہ جو نمازیں قضا ہوئی ہوں تعداد میں سب برابر ہوں کیونکہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے بھی رہتے ہیں چھوڑتے بھی رہتے ہیں۔ بہت سے لوگ سفر میں نماز نہیں پڑھتے عام حالات میں پڑھ لیتے ہیں اور بہت سے لوگ مرض میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کی فجر کی نماز زیادہ قضا ہو جاتی ہے کچھ لوگ عصر کی نمازیں زیادہ قضا کر دیتے ہیں پس جو نماز جس قدر قضا ہوئی ہو اسی قدر زیادہ سے زیادہ اندازہ لگا کر وہ نماز پڑھ لی جائے۔ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ ظہر کی قضا نماز ظہر ہی میں پڑھی جائے اور عصر کی نماز عصر ہی میں پڑھی جائے یہ درست نہیں ہے جس وقت کی جس وقت چاہیں ادا کر سکتے ہیں اور ایک دن میں کئی کئی دن کی نمازیں بھی ادا ہو سکتی ہیں اگر قضا نمازیں پانچ سے زیادہ ہو جائیں تو ترتیب واجب نہیں رہتی جونسی نماز پہلے پڑھ لے گا درست ہو جائے گی۔ مثلاً اگر عصر کی نماز پہلے

پڑھ لی اور ظہر کی بعد میں پڑھ لی تو اس طرح بھی ادائیگی ہو جائے گی بہت سے لوگ نفلوں کا اہتمام کرتے ہیں اور برس ہا برس کی قضا نمازیں اُن کے ذمہ ہیں اُن کو ادا نہیں کرتے یہ بہت

[illegible]

گی. کیونکہ اگر کسی کے ذمہ ایک ہزار نماز قضا تھی تو ہزارویں نماز (ابتدا کی جانب) سب سے پہلی تھی اور اُس کو پڑھنے کے بعد اس کی بعد والی سب سے پہلی ہوگی اور جب تیسری بھی پڑھ لے تو اُس کے پڑھنے کے بعد اُس کے بعد والی سب سے پہلی ہوگی اس کو خوب سمجھ لو۔

اسی طرح زکوٰۃ کے بارے میں خوب غور کریں کہ مجھ پر کبھی زکوٰۃ فرض ہوئی ہے یا نہیں اور اگر فرض ہوتی ہے تو ہر سال پوری ادا ہوئی ہے یا نہیں جتنے سال کی زکوٰۃ بالکل ہی نہ دی ہو یا کچھ دی ہو اور کچھ نہ دی ہو اُن سب کا محتاط اندازہ لگائے کہ دل گواہی دے دے کہ اس سے زیادہ مال زکوٰۃ کی ادائیگی مجھ پر واجب نہیں ہے پھر اسی قدر مال زکوٰۃ مستحقین زکوٰۃ کو دے دے خواہ ایک ہی دن میں دے دے خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے دے دے اگر مقدور ہو تو جلد سے جلد سب کی ادائیگی کر دے ورنہ جس قدر ممکن ہو ادا کرتا رہے اور پختہ نیت رکھے کہ پوری ادائیگی زندگی میں ضرور کر دوں گا اور جب بھی مال میسر آجائے ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے اور دیر نہ لگائے۔ صدقۂ فطر بھی واجب ہے اور جو کوئی نذر مان لے تو وہ بھی واجب ہو جاتی ہے ان میں سے جس کی بھی ادائیگی نہ کی ہو اُس کی بھی ادائیگی کرے واضح رہے کہ گناہ کی نذر ماننا گناہ ہے اور اس کا پورا کرنا بھی گناہ ہے اگر کوئی ایسا واقعہ ہو تو علماء سے اُس کا حکم معلوم کریں۔ اسی طرح روزوں کا حساب کرے کہ بالغ ہونے کے بعد سے کتنے فرض روزے چھوڑے اُن سب کی قضا رکھے (قضا رکھنے کے مسائل علماء سے معلوم کریں) عورتیں عموماً روزہ رکھنے کی شوقین ہوتی

پہنچ چکا ہو تو اُس سے معافی مانگے وگرنہ اُس کے لئے بہت زیادہ مغفرت کی دعا کرے جس سے یقین ہو جائے کہ جتنی غیبت کی تھی یا غیبت سُنی تھی ...... اُس کے لئے اتنی دعا ہو چکی ہے کہ اس دعا کے دیکھتے ہوئے وہ ضرور خوش ہو گا اور غیبت کو معاف کر دے گا یہ بات دل میں بٹھا لینا چاہیئے کہ حقوق العباد توبہ سے معاف نہیں ہوتے ہیں اور یہ بھی سمجھ لیں کہ نابالغی میں نماز اور روزہ تو فرض نہیں ہے لیکن حقوق العباد نابالغی میں بھی معاف نہیں، اگر کسی لڑکے یا لڑکی نے کسی کا مالی نقصان کر دیا تو وارث پر لازم ہے کہ بحیثیت ولی خود لڑکے لڑکی کے مال سے اس کی تلافی کرے اگرچہ صاحب حق کو معلوم بھی نہ ہو اگر ولی نے ادائیگی نہ کی تو بالغ ہو کر خود ادا کریں یا معافی مانگیں بہت سے لوگ ظاہری دینداری بھی اختیار کر لیتے ہیں زبانی توبہ بھی کرتے رہتے ہیں لیکن گناہ نہیں چھوڑتے حرام کمائی سے باز نہیں آتے اور لوگوں کی غیبت کو شیر مادر سمجھتے ہیں اور ذرا بھی دل میں احساس نہیں ہوتا کہ ہم غیبتیں کر رہے ہیں، بس اب دینداری کرتا ٹوپی اور داڑھی اور نماز پڑھنے کی حد تک رہ گئی ہے صرف زبانی توبہ کرنا اور گناہ نہ چھوڑنا اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی تلافی نہ کرنا یہ کوئی توبہ نہیں جو لوگ رشوت لیتے ہیں یا سود لیتے ہیں یا کاروبار میں فریب دے کر ناجائز طور پر پیسہ کھینچ لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا معاملہ بہت کٹھن ہے کس کس کے حق کی تلافی کرنا ہے اس کو یاد رکھنا اور تلافی کرنا اور حق والوں کو تلاش کر کے پہنچانا پہاڑ کھودنے سے بھی زیادہ سخت ہے لیکن جن کے دل میں آخرت کی فکر اچھی طرح جاگزیں ہو جائے وہ بہر حال حقوق والوں کے حقوق کسی نہ کسی طرح پہنچا کر ہی رہتے ہیں ہمارے ایک استاد ایک تحصیلدار کا قصہ سُناتے تھے کہ جب وہ حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ سے مرید ہوئے اور دینی حالت سدھرنے لگی اور آخرت کی فکر نے ادائیگی حقوق کی طرف متوجہ کیا تو انہوں نے اپنے زمانہ تعیناتی میں جو رشوتیں لی تھیں اُن کو یاد کیا اور حساب لگا عموماً متحدہ پنجاب کی تحصیلوں میں گئے جہاں وہ تحصیلداری پر مامور رہے تھے اور جن لوگوں سے رشوتیں لی تھیں ان میں زیادہ تر سکھ قوم کے لوگ تھے انہوں نے تحصیلوں میں جا کر مقدمات کی پرانی فائلیں نکلوائیں اور اُن کے ذریعہ مقدمات لانے والوں کے پتے لئے پھر گاؤں گاؤں اُن کے گھر پہنچے اور بہت سوں سے معافی مانگی اور بہت سوں کو نقد رقم دے کر سبکدوشی حاصل کی۔ ان تحصیلدار صاحب سے ہمارے استاد موصوف کی خود ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے اپنا یہ واقعہ خود سنایا تھا۔ بہت سے لوگ مرید

بھی ہوجاتے ہیں بزرگوں کے ہاتھ پر توبہ بھی کر لیتے ہیں لیکن توبہ صرف زبانی ہوتی ہے نہ حرام کمانا چھوڑتے ہیں نہ ڈاڑھی مونڈھنا ترک کرتے ہیں نہ بینک کی ملازمت سے باز آتے ہیں نہ رشوت لینے سے بچتے ہیں نہ لوگوں کے حقوق ادا کرتے ہیں نہ غیبت سے بچتے ہیں بلکہ مرید ہوکر غیبت کے ایک سبب میں اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ یہ کہ جو لوگ اپنے شیخ کے طریقوں پر نہ ہوں اُن کی غیبتیں شروع ہوجاتی ہیں اور اپنے شیخ کی تعریف کرنے کا جزو اعظم اس کو سمجھتے ہیں کہ دوسروں کی غیبت کیا کریں یہ سب زندگی کے خطرناک اعمال ہیں آخرت کی فکر نہیں تو کس کام کی مریدی اور کیسی توبہ؟ ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا گیا ہے ؎

سبحہ بر کف توبہ برلب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما

ممکن ہے بعض حضرات یہ سوال کریں کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے حقوق تو مار لیئے اور جو ہونا تھا ہو چکا اب اُن کے پاس پیسے نہیں کس طرح ادا کریں اور بہت سے لوگوں کے پاس پیسے تو ہیں لیکن اصحاب حقوق یاد نہیں اور تلاش کرنے سے بھی نہیں مل سکتے اُن کو پہنچانے کا کوئی راستہ نہیں، تو کیسے ادائیگی ہو؟ اس کے بارے میں عرض ہے کہ اللہ کی شریعت میں اس کا حل بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ جو اصحاب حقوق معلوم ہیں اُن سے جاکر یا بذریعہ خطوط معافی مانگیں اور اُن کو بالکل خوش کر دیں کہ جس سے اندازہ ہوجائے کہ انہوں نے حقوق معاف کر دیئے ہیں اگر وہ معاف نہ کریں تو اُن سے مہلت لے لیں اور تھوڑا تھوڑا کما کر اور آمدنی میں سے بچاکر ادا کریں اور اگر ادائیگی سے پہلے ان میں سے کوئی فوت ہوجائے تو ان کے وارثوں کو حق ادا کر دیں اہل حقوق میں جو لوگ زندہ ہوں لیکن ان کا پتہ معلوم نہ ہو ان کی طرف سے اُن کے حقوق کے بقدر مسکینوں کو صدقہ دے دیں جب تک ادائیگی نہ ہو صدقہ کرتے رہیں۔ اور تمام حقوق والوں کے لیئے خواہ مالی حقوق ہوں خواہ آبرو کے حقوق ہوں بہر حال دعائے خیر اور استغفار ہمیشہ پابندی سے کرتے رہیں اور نیکیوں کی بہت زیادہ کثرت کریں کیونکہ قیامت کے دن حقوق کا لین دین نیکیوں سے ہوگا۔ وہاں روپے پیسے کا سکہ نہیں چلے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حقوق والوں کو اُس کی نیکیاں دلا دی جائیں گی جس پر حقوق تھے اور نیکیاں پوری نہ پڑیں گی تو حقوق والوں کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے جس پر حقوق واجب تھے اور اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ لہٰذا نیکیوں کی کثرت اور

اصحابِ حقوق کے لیئے دعائے خیر تو ہر حال میں کرتا ہی رہے۔ یہ ہم نے سچی اور صحیح توبہ کا طریقہ بتایا جو حضرات اس مضمون کو پڑھیں خصوصیت سے ہم کو بھی دعاؤں سے یاد کریں۔

فائدہ

جب کسی صاحبِ حق کی طرف سے صدقہ کر دیا اور اس سے کبھی ملاقات ہوگئی اور اس نے اس کو مان لیا تو خیر ورنہ اس کا حق ادا کرنا لازم ہوگا اور جو صدقہ کیا تھا اس کا ثواب صدقہ دینے والے کو مل جائے گا۔

فائدہ

یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ ظاہری گناہ کی توبہ ظاہر اور پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر ہونی چاہیئے، اگر کسی نے کوئی کلمہ خلافِ شرع لوگوں کے سامنے کہا ہو تو توبہ بھی لوگوں کے سامنے کرے ایسا کرنے سے لوگوں کو بھی اس کی توبہ کا علم ہو جائے گا اور اس سے اچھے مسلمانوں جیسا معاملہ کریں گے اور معلوم ہوگا کہ سچے دل سے توبہ کر رہا ہے کہ لوگوں کے سامنے توبہ کرنے سے نہیں جھجکتا اور اس طرح توبہ کی ایک اہم شرط پوری ہو جائے گی۔ مثلاً کسی نے اپنی جہالت سے لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر اناج نہ ہو (تو یہ کلمہ کفر ہے کیونکہ اس میں روزہ کی تحقیر ہے اور روزہ کا مذاق ہے) اب اس کی توبہ یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اعلان کرے کہ میں نے بہت بُرا کلمہ کہا ہے آپ لوگ گواہ رہیں کہ میں بارگاہِ خداوندی میں توبہ کرتا ہوں اسی طرح اگر کسی مسلمان کی خصوصاً کسی عالم کی بے عزّتی کی ہو جو لوگوں کے سامنے ہو تو اس کی معافی بھی اُن سے لوگوں کے سامنے مانگے تاکہ نفس کی اِصلاح بھی ہو اور جن لوگوں کے سامنے بے عزّتی کی ہے ان کے سامنے ان کا اکرام اور اعزاز بھی ہو جاتے، بعض لوگ مجمع میں عزّت دار آدمی کو اُلٹے سیدھے الفاظ کہہ دیتے ہیں یا ڈانٹ دیتے ہیں پھر تنہائی میں معافی مانگتے ہیں ایسی معافی سے اس بے عزتی کی تلافی نہیں ہوتی جو لوگوں کے سامنے کی تھی خوب سمجھ لو، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے وصیت فرمایئے، آپ نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرنے کو لازم پکڑ لو (یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کا اہتمام کرو) اور ہر پتھر اور ہر

درخت کے نزدیک اللہ کو یاد کرو، اور جو کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے لئے نئی توبہ کرو پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ گناہ کی توبہ اعلانیہ طور پر ہو رواہ الطبرانی باسناد حسن الا ان عطاء لم یدرک معاذا کذا فی الترغیب للمنذری کتاب التوبۃ والزاھد ایک اہم بات اور قابلِ ذکر ہے اور وہ یہ کہ بہت سے لوگ بعض گمراہ فرقوں سے متاثر ہو کر ان کے عقائد اور افکار و نظریات کی تبلیغ کرنی شروع کر دیتے ہیں اور ان میں جو صاحبِ قلم ہوتے ہیں اِن گمراہوں کی حمایت میں مضامین بھی شائع کرتے رہتے ہیں پھر جب اللہ کی جانب سے ہدایت نصیب ہوتی ہے تو گھر میں بیٹھ کر توبہ کر لیتے ہیں، ایسی توبہ ناکمل ہے ان لوگوں پر واجب ہے کہ جس جس کو گمراہ لوگوں کی باتوں کی دعوت دے کر گمراہی پر لگایا تھا ان کو بتا دیں کہ یہ گمراہی ہے میں گمراہی میں تھا تم کو بھی اس پر لگا دیا اب میں نے توبہ کر لی ہے تم بھی توبہ کر لو، اور اخبارات یا رسائل میں یا کتابی صورت میں گمراہی کی جو چیزیں شائع کی ہوں ان سب کی ایک ایک کر کے تردید شائع کریں اور توبہ نامہ بھی ان ہی پرچوں میں شائع کریں جن میں گمراہی کے مضامین شائع کئے تھے خلاصہ یہ کہ جو بگاڑ اور فساد پھیلا ہے حتی الوسع اس کی تلافی کریں، قرآن مجید میں اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا کے ساتھ جو وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فرمایا ہے اس میں اسی کو واضح فرمایا ہے خوب سمجھ لیں۔

فائدہ

توبہ کے بعد گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کریں اور نیکیوں کی کثرت کریں خصوصاً جن نیکیوں کو تلافی مافات میں زیادہ دخل ہے ان کا خاص دخل ہے ان کا خاص اہتمام کریں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک بڑا گناہ کر لیا ہے تو کیا میری توبہ (قبول ہونے کی کوئی صورت) ہے، آپ نے فرمایا کیا تیری والدہ (زندہ) ہے عرض کیا نہیں! فرمایا کیا تیری خالہ ہے؟ عرض کیا ہاں (خالہ ہے) فرمایا بس تو اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتے رہو (رواہ الترمذی) معلوم ہوا کہ ماں اور خالہ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کو گناہوں کے معاف کرانے میں خاص دخل ہے۔

باب ہفتم

چند نمازیں جو دعاؤں کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں

ساتواں باب

اس باب میں وہ نمازیں ذکر کی جاتی ہیں جن کا حاجات پوری کرانے کے لئے پڑھنا احادیثِ شریفہ میں وارد ہوا ہے۔

ہر مشکل دور کرنے کے لئے نماز پڑھو

حدیث ۴۶

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى۔

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ جب کوئی دشواری پیش آتی تھی تو نماز پڑھنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔

(سنن ابوداؤد صہ ۱۸۷، ج ۱، باب وقت قیام النبیؐ من اللیل)

تشریح

قرآن مجید میں ارشاد ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ یعنی اے ایمان والو! مدد مانگو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ، جب کوئی مشکل پیش آئے یا کسی مصیبت کا سامنا ہو تو صبر اور صلوٰۃ یعنی نماز کے ساتھ اللہ سے مدد مانگی جائے۔

صبر بہت بڑی چیز ہے اس پر ثواب بھی ملتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ جل شانہٗ مصیبت بھی دُور فرماتے ہیں جب مومن بندہ مصیبت میں جزع وفزع اور گھبراہٹ نہیں دکھاتا اور اللہ جل شانہٗ سے ہی امید باندھ کر مصیبت کے دفع ہونے کا انتظار کرتا ہے تو اللہ پاک کی رحمت متوجہ ہوتی ہے اور مصیبت دُور کر دی جاتی ہے، جس کو صبر کی دولت مل گئی وہ بہت بڑی دولت سے نوازا گیا۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے، وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَیْرٌ وَّ اَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ یعنی کسی کو کوئی عطا ایسی نہیں دی گئی جو سب سے بہتر ہو اور سب سے بڑھ کر وسیع ہو (بخاری ومسلم)

مصیبت دُور کرنے کا دوسرا ذریعہ نماز ہے نماز بہت بڑی چیز ہے نماز کے ذریعہ اللہ جل شانہٗ سے بندہ کا خصوصی تعلق پیدا ہو جاتا ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ظاہر ہے کہ جس چیز کا یہ مرتبہ ہوگا وہ خصوصی تعلق کا ذریعہ کیوں نہ بنے گی اور جب خصوصی تعلق ہوگا تو اللہ جل شانہٗ کی مدد اور رحمت ضرور متوجہ ہوگی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے بہت ہی زیادہ محبت تھی، آپؐ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں کر دی گئی ہے[۱]۔ آپ راتوں کو اس قدر نمازیں پڑھتے تھے کہ قدم مبارک سُوج جاتے تھے، پھر اگر کوئی مشکل درپیش ہو جاتی تو خصوصیت کے ساتھ نماز کی طرف اور زیادہ متوجہ ہو جاتے تھے۔ فرض نمازوں کے بعد جو دعا کی جائے اس کا قبولیت سے قریب تر ہونا ابھی اوراق میں بیان ہو چکا ہے اگر کوئی شخص نماز ہی میں لگا رہے تو اول تو یہ نماز میں لگنا ہی رفع مصیبت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے لئے اکسیر ہے اگر دعا بھی مانگ لے تو اللہ کی رحمتیں اور نصرتیں بے حساب متوجہ ہوں گی لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ جب مصیبت آتی ہے دنیاوی تدبیریں کرتے ہیں اور سارا وقت اور جان ومال انہی تدبیروں میں لگا دیتے ہیں لیکن نماز کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور نہ سچے دل سے دعا کرتے ہیں، حالانکہ دفع مصائب کا سب سے بڑا ذریعہ اور کامیاب علاج نماز اور دعا ہی ہے۔

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح ص۴۴۹، ج۱، ۱۲

مذکورہ بالا حدیث سے ایک عمومی بات معلوم ہوئی کہ جب کوئی مشکل پیش آتی تھی آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے، اس کے ساتھ بعض خاص مواقع میں خصوصیت کے ساتھ نماز پڑھ کر دعا کرنے کی ترغیب اور تلقین فرمائی ہے، صلوٰۃ التوبہ، صلوٰۃ الحاجہ، صلوٰۃ الاستخارہ اسی سلسلہ کی نمازیں ہیں جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

نماز توبہ

حدیث ۱۷۴

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَھَّرُ ثُمَّ یُصَلِّی ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَءَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃَ۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وابوداؤد و النسائی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ و البیھقی وقالا ثم یصلی رکعتین وذکرہ ابن خزیمہ فی صحیحہ بغیر اسناد وذکر فیہ الرکعتین کذا فی الترغیب والترھیب للمنذری)

ترجمہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بھی کوئی شخص گناہ کر بیٹھے پھر اٹھ کھڑا ہو اور (وضو/غسل کی) طہارت حاصل کر کے دو رکعتیں پڑھ کر اللہ

سے مغفرت طلب کرے تو اللہ جل شانہٗ ضرور اس کی مغفرت فرما دے گا اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً	اور ایسے لوگ کہ جب کوئی کام ایسا
اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا	کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا
اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ	اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ	تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے
وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا	گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔	اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی،	بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر
ابن ماجہ، ابن حبان،	اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔
بیہقی، ابن خزیمہ)	

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ جل شانہٗ سے مغفرت کا سوال کرے اس کو نماز توبہ کہتے ہیں، اگر کوئی شخص نماز توبہ کے بغیر ہی پوری ندامت اور شرمندگی کے ساتھ گڑگڑا کر مغفرت طلب کرے اور عہد کرے کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا تب بھی توبہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے وہ لوازم اور شرائط پورے کرے جو چند صفحات پہلے چھٹے باب کے ختم پر گزرے ہیں لیکن اگر کم ازکم دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کرے اور گناہوں کی مغفرت کا سچے دل سے سوال کرے تو یہ دعا اور زیادہ لائق قبول ہو جاتی ہے یوں بھی آداب دعا میں سے ہے کہ کوئی نیک عمل دعا سے پہلے کر لیا جائے پھر نماز تو افضل الاعمال ہے اس کو قبولیت دعا کا ذریعہ بنانا چاہیے خاص کر توبہ قبول کرانے کے لئے اور گناہ معاف کرانے کے لئے تو توبہ اور دعا سے پہلے نماز کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے، جب کوئی گناہ ہو جائے تو گزشتہ پر ندامت اور پریشانی کے ساتھ آئندہ کو گناہ نہ کرنے کا عہد کر کے معافی مانگے اور اس پر ثابت قدم رہے، اگر نفس و شیطان کے ورغلانے

سے گناہ ہو جائے تو پھر توبہ کرے، اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو اگرچہ بار بار توبہ کی اور توڑی پھر توبہ کی تو انشا اللہ تعالیٰ گناہ چھوٹ ہی جائیں گے وباللہ التوفیق ۔

واضح رہے کہ حقوق العباد توبہ سے معاف نہیں ہوتے ہیں اور حقوق اللہ میں جن کی تلافی ممکن ہے ان کی تلافی بھی لازم ہے حقوق العباد کی ادائیگی اور حقوق اللہ کی تلافی توبہ کا جزوِ اعظم ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ۔

نمازِ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ سے کوئی حاجت ہو تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کی تعریف کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر یہ پڑھے ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
الْكَرِيْمُ ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ	جو حلیم و کریم ہے اللہ پاک ہے جو
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	عرشِ عظیم کا رب ہے اور سب
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے
اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ	اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کی
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ	واجب کرنے والی چیزوں کا اور
وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ	ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ	تیری مغفرت کو ضروری کر دیں
لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ	اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور
وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا	ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اے
حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا	ارحم الراحمین میرا کوئی گناہ بخشے
اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ	بغیر اور کوئی رنج دور کئے بغیر اور

الرَّاحِمِيْنَ ط ۱ کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کئے بغیر نہ چھوڑ۔

نمازِ استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درپیش آنے والے تمام امور کے سلسلہ میں ہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کام کرنے کا ارادہ کرے تو فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ	اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے
بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ	تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری
بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ	قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت
فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّكَ	طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے
تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ	فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں
وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ	کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے
الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ	اور مجھے قدرت نہیں اور تو
اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ	جانتا ہے اور میں نہیں جانتا

---

۱ رواه الترمذی و ابن ماجه كلاهما من رواية فائد بن عبد الرحمٰن و زاد ابن ماجه بعد قوله يا ارحم الراحمين ثم يسئل من امر الدنيا والآخرة فانه يقدر و رواه الحاكم باختصار وقال اخرجته شاهدا و فائد مستقيم الحديث و زاد بعد قوله وعزائم مغفرتك والعصمة من كل ذنب كذا قال المنذری فی الترغيب ثم قال فائد متروك روى عنه الثقات و قال ابن عدی مع ضعفه يكتب حديثه ۱۲ ھ

هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ۔[1]

اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما پھر میرے لئے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں شر (اور برا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما۔ جہاں کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی فرما دے۔
(مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری)

لفظ ھذا الامر جو دو جگہ ہے جب یہاں پہنچے تو اپنے اس کام کا نام لے جس کے بارے میں استخارہ کر رہا ہے۔

دعائے استخارہ برائے نکاح

اگر نکاح کے بارے میں استخارہ کرنا ہو تو جہاں پیغام دیا ہے اس کو پوشیدہ رکھے اور اچھی طرح وضو کرکے دو چار رکعت جو مقدر میں ہو نفل نماز پڑھے اس کے بعد اللہ کی تعریف اور اس کی عظمت و بزرگی بیان کرے پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں عرض کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ — اے اللہ تجھے قدرت ہے اور مجھے

---

[1] حصن عن ابن حبان و مستدرک الحاکم ۱۲

وَتَخْدَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ فَاِنْ رَئَيْتَ اَنَّ فِیْ فُلَانَةَ خَيْرًا لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدُرْهَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِّنْهَا لِیْ فِیْ دِيْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدُرْ هَا لِیْ[1]

قدرت نہیں ہے اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں اور تو غیبوں کا حال خوب جانتا ہے۔ پس اگر تیرے علم میں ہے کہ فلانی عورت (یہاں اس عورت کا نام لے) میرے لئے دین و دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسری عورت) میرے دین اور آخرت کے لئے بہتر ہو تو اسی کو میرے لئے مقدر فرما۔

دعائے حفظ قرآن مجید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے اور جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوالحسن کیا میں تجھے ایسی ترکیب بتلاؤں جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلا دے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا ارشاد فرما دیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب جمعہ میں اگر یہ ہو سکتا ہو کہ رات کے آخیر تہائی حصّہ میں اٹھو تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت خاص طور سے قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی یعقوب (علیہ السلام) نے جو سوف استغفر لکم فرمایا تھا (کہ عنقریب تمہارے لئے استغفار کروں گا) اس سے شب جمعہ مراد تھی، پس اگر اس وقت میں

---

[1] حصن عن ابن حبان ومستدرک الحاکم ۱۲

جاگنا دشوار ہو تو رات کے درمیانی حصہ میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو شروع ہی رات میں کھڑے ہو کر چار رکعت نماز (نفل) پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسٓ اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ دخان اور تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ آلٓمٓ سجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھو اور جب التحیات سے فارغ ہو جاؤ تو اوّل حق شانہٗ تعالیٰ کی خوب حمد و ثنا

لہ اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ چار رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ کی خوب حمد و ثنا بیان کرے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر درود و سلام بھیجے اور مسلمین و مسلمات و مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرے نیچے ایک دعا لکھی جاتی ہے جس میں یہ سب چیزیں جمع کر دی گئی ہیں تاکہ عوام کے لئے سہولت ہو سکے جو حضرات اس سے زیادہ مبالغہ کے ساتھ پڑھ سکیں اس پر اکتفا نہ کرکے اور اضافہ کر لیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ	سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو
عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ	تمام جہانوں کا پروردگار ہے اتنی
وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ	تعریف جتنی اس کی مخلوق ہے اور
كَلِمَاتِهٖ ط اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِیْ	جس سے وہ راضی ہوا اور جتنا اس
ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا	کے عرش کا وزن ہے اور جو اس کے
اَثْنَیْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ط اَللّٰهُمَّ	کلمات کی روشنائی کے برابر ہو، اے
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى	اللہ میں تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ	جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف فرمائی
الْهَاشِمِیِّ ط وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ	ہے اے اللہ درود و سلام اور برکت
اَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ	نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد
وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَ	مصطفیٰ پر جو نبی امی ہیں اور ہاشمی
الْمُرْسَلِیْنَ ط وَلِاِخْوَانِنَا	ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے
الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ	اصحاب پر جو نیک اور کریم ہیں اور
وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا	تمام نبیوں پر اور مرسلین پر اور

بیان کرو اور اس کے بعد مجھ پر خوب درود بھیجو اور تمام انبیاء پر درود بھیجو اس کے بعد مومنین کے لئے اور اُن مسلمان بھائیوں کے لئے جو تم سے پہلے گزر گئے ہیں استغفار کرو پھر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ تَكَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ

اے اللہ مجھ پر رحم فرما کہ جب تک زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں میں کلفت نہ اُٹھاؤں اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما۔ اے اللہ زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے اے عظمت و بزرگی والے اور اس غلبہ کے مالک جس کے حصول کا ارادہ ہی ناممکن ہے اے اللہ اے رحمٰن میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِنَّكَ سَمِیْعٌ مُّجِیْبُ الدَّعَوَاتِ

مقرب فرشتوں پر اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے بارے میں کوئی کینہ پیدا نہ فرما۔ اے ہمارے رب بلاشبہ تو رؤف و رحیم ہے۔ اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور تمام مومنین و مومنات اور تمام مسلمین و مسلمات کو بخش دے، بیشک تو سننے والا ہے دعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے۔

كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ
اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ
يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا
تُرَامُ ط اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ
يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ
اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَ
اَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ
تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَ اَنْ
تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ
تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا
يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ
وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَ
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

نور کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں
کہ جس طرح تو نے اپنا کلام پاک مجھے
سکھلایا اسی طرح اس کی یاد بھی میرے
دل سے چسپاں کر دے اور مجھے
توفیق عطا فرما کہ میں اسے اس طرح
پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے۔
اے اللہ زمین و آسمان کو بے
نمونہ پیدا کرنے والے۔ اے عظمت
اور بزرگی والے اور اس غلبہ کے
مالک جس کے حصول کا ارادہ ہی ناممکن
ہے اے اللہ میں تیری بزرگی اور
تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے
مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی
کتاب کے نور سے منور فرما دے
اور میری زبان کو اس کے پڑھنے میں
چلا دے اور اس کی برکت سے
میرے دل کی تنگی کو دُور فرما دے اور میرے سینہ کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کے میل کو دھو دے کہ حق پر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں اور میری یہ آرزو تیرے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا اور گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے جو عظیم اور برتر ہے۔

اس کو بتا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن اس عمل کو تین ہفتہ یا پانچ ہفتہ یا سات ہفتہ کرو تو انشا اللہ تعالیٰ ضرور دعا قبول کی جائے گی قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کبھی کسی مومن سے خطا نہ کرے گی (یعنی ضرور قبول ہوگی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پانچ یا سات ہی جمعے گزرے ہوں گے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ پہلے میں تقریباً چار آیات یا ان کی برابر یاد کرتا تھا اور وہ ذہن سے نکل جاتی تھیں اور اب (اس عمل کے بعد) تقریباً چالیس آیات پڑھتا ہوں جو ایسی ازبر ہوجاتی ہیں کہ گویا میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھ رہا ہوں اور پہلے میں حدیث سن کر جب دہرانا چاہتا تھا تو ذہن میں نہ رہتی تھی اور اب جو احادیث سنتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا[1]

فائدہ

اس سے معلوم ہوا کہ یہ عمل صرف حفظِ قرآن ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ دینیات کی دوسری چیزوں کو یاد رکھنے کے لئے بھی مفید ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تجربہ بتایا کہ اس کے بعد قرآن وحدیث دونوں خوب یاد رہتے ہیں[2]

---

[1] اخرجہ الترمذی فی ابواب الدعوات وحسنہ ۱۲۔

[2] نماز حفظ قرآن جو اوپر لکھی ہے اس میں تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ آلم سجدہ پڑھنے کو فرمایا ہے حالانکہ ترتیب قرآنی میں یہ سورت اُن دونوں سورتوں سے مقدم ہے جن کو پہلی اور دوسری رکعت میں پڑھنے کو بتایا اگر کسی کے ذہن میں تقدیم وتاخیر کا سوال اُٹھے تو اس کا جواب اولاً یہ ہے کہ نوافل میں اس طرح کی گنجائش ہوتی ہے۔ ثانیاً یہ کہ نوافل کی ہر دو رکعت علیحدہ نماز شمار کی جاتی ہے اور ہر دو دو رکعت کی قرأت مرتب ہے۔ ۱۲

باب ہشتم

قرآن مجید کی دعائیں

جن کو

مختلف حالات اور حاجات

کے موقع پر پڑھنا چاہیئے

آٹھواں باب

اس باب میں قرآن مجید کی وہ دعائیں درج کی جاتی ہیں جو مختلف حاجات کے لئے موقعہ بموقعہ پڑھنی چاہئیں اللہ کے نبیوں (علیہم السلام) اور نیک بندوں کی جو دعائیں قرآن مجید میں نقل کی گئی ہیں اس باب میں یکجا جمع کر دی گئی ہیں۔

قبولیتِ اعمال کی دُعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اے ہمارے رب ہم سے قبول فرمائیے بلاشبہ آپ خوب سننے والے (اور) جاننے والے ہیں اے ہمارے پروردگار اور ہم کو اپنا فرماں بردار بنائے رکھئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا فرمائیے جو آپ کی فرماں بردار ہو اور ہم کو ہمارے حج کے احکام بتا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھئے بے شک آپ ہی توجہ فرمانے والے مہربانی فرمانے والے ہیں۔

اللہ پاک کے حکم سے جس وقت حضرت ابراہیم اپنے بیٹے اسماعیل علیہم السلام کے ساتھ خانۂ کعبہ تعمیر کر رہے تھے اس وقت ان دونوں نے یہ دعائیں کی تھیں۔ معلوم ہوا کہ نیک عمل پر گھمنڈ نہیں ہونا چاہئے۔ دیکھو اللہ ہی کے حکم سے اللہ ہی کا گھر بنا رہے تھے اور بنانے والے بھی کون تھے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور اُن کے بیٹے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام اُن کے اخلاص میں کوئی شک نہیں تھا پھر بھی اللہ کی بارگاہ میں دعا کر رہے تھے

کہ اے اللہ ہمارے اس عمل کو قبول فرما۔ کوئی شخص کیسا ہی اچھے سے اچھا عمل کرے جب تک بارگاہِ خداوندی میں قبول نہ ہو اُس عمل کی کوئی حیثیت اور قیمت نہیں اس لئے صحیح طریقہ یہی ہے جو مخلصین کے طرزِ عمل سے ظاہر ہے کہ عمل کرتا رہے اور ڈرتا رہے اور قبول ہونے کی دعا سے غافل نہ ہو۔

دنیا و آخرت کی بھلائی اور عذابِ دوزخ سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (بقرہ ع ۲۵)

اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بہتری عطا فرما۔ اور آخرت میں بھی بہتری عطا فرما۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

ف : یہ دعا بہت جامع ہے جس میں دنیا اور آخرت کی ہر خیر اور خوبی کا سوال ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً (آخر تک) (بخاری ومسلم) چونکہ اس دعا میں دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کا سوال ہے۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بہت پسند فرماتے تھے۔ شروع میں رَبَّنَآ کہے یا اَللّٰھُمَّ کہے دونوں طرح درست ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی (یعنی بیماری کی وجہ سے ان کی مزاج پرسی فرمائی) جن کی آواز بہت پست ہوچکی تھی اور کمزوری کے باعث چوزے کی طرح ہو گئے تھے۔ اُن کا حال دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے رہے ہو یا کسی بات کا سوال کرتے رہے ہو انہوں نے کہا ہاں میں یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ مجھے آپ آخرت میں جو سزا دینے والے ہیں وہ سزا ابھی مجھے دنیا میں دے دیجئے آپ نے فرمایا سبحان اللہ تمہیں اس عذاب کے سہنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے یعنی دونوں جہانوں میں اچھی حالت میں رکھ اور عذابِ دوزخ سے بچا) اس حدیث کے راوی حضرت انسؓ

فرماتے ہیں کہ اُس دن کے بعد اُن صاحب نے یہی دعا کی تو اللہ جل شانہٗ نے اُن کو شفا دے دی، یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔

بھول چوک کی معافی اور مغفرت اور رحمت کی دُعا

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورہ بقرہ ع ۴۰)	اعتقاد رکھتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس چیز کا جو اُن کے پاس اُن کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اُس کے فرشتوں کے ساتھ اور اُس کی کتابوں کے ساتھ اور اُس کے رسولوں کے ساتھ کہ ہم اُس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور سب نے یوں کہا کہ ہم نے سنا اور خوشی سے مانا ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے، اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اُسی کا جو اُس کی طاقت ہو۔ اے ہمارے رب ہماری گرفت نہ فرمائیے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔ اے ہمارے رب ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجیو جیسے

ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے سخت حکم بھیجے تھے اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈالیئے جس کی ہم کو سہار نہ ہو اور ہم سے درگزر فرمایئے اور ہم کو بخش دیجئے۔ اور ہم پر رحم فرمائیے۔ آپ ہمارے کارساز ہیں پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمائیے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف رکھتے تھے اسی اثنا میں اوپر سے ایک سخت آواز سنی آپ نے اوپر کو سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ آسمان کا دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا پھر فرمایا کہ یہ فرشتہ زمین پر نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا اس فرشتے نے آپ کو سلام کیا اور کہا کہ آپ خوش ہو جائیں۔ ایسے دو نوروں کی وجہ سے جو آپ کو دیئے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (یعنی آمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورت تک جو ابھی اوپر لکھی گئیں) فرشتے نے کہا کہ ان دونوں نوروں میں سے جو بھی حصہ آپ پڑھیں گے (جو دعا پر مشتمل ہے) تو آپ کا مطلوب ضرور آپ کو دیا جائے گا (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں بھی سوال ہے اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات میں بھی سوال ہے۔ دعا میں ان کو پڑھتے جاؤ گے تو ان میں جو سوال کیا گیا ہے وہ پورا ہوتا جائے گا۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو کوئی شخص کسی رات میں سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں (یعنی آمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک) پڑھ لے تو یہ آیتیں اس کے لئے کافی ہوں گی۔ (بخاری ومسلم)

یعنی ہر قسم کی شر اور ضرر اور تکلیف دینے والی چیز سے ان کے پڑھنے کے باعث حفاظت ہو جائے گی۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورت بقرہ کا آخری حصہ اللہ کی رحمت کے خزانے میں سے ہے اور اس کے عرش کے نیچے جو خزانے ہیں ان میں سے ہے۔ یہ اس امت کو عطا فرمایا ہے جس نے کوئی خیر دنیا اور آخرت کی ایسی نہیں چھوڑی جس پر یہ مشتمل نہ ہو (اس میں ہر خیر و خوبی، بھلائی اور نصرت و رحمت اور مغفرت کا سوال کر لیا گیا

ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح از دارمی)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو مجھے اس خزانے سے دی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔ لہٰذا تم ان کو سیکھو اور عورتوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ سراپا رحمت ہیں اور اللہ کی نزدیکی کا سبب ہیں اور دعا ہیں۔

(رواہ الدارمی مرسلا مشکوٰۃ ص۱۸۹)

ہدایت پر باقی رہنے کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

(آلِ عمران ۱۴)

اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دیجئے اس کے بعد کہ آپ نے ہم کو ہدایت دے دی ہے اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔

بخشش کی اور دوزخ سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(آلِ عمران ۲۶)

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیجئے۔

اپنے گناہ کا اقرار اور مغفرت اور رحم کی درخواست

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت

تَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (اعراف ع ۲) — نہ فرمائیں گے اور ہم پر رحم نہ فرمائیں گے تو واقعی ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

یہ دعا حضرت آدم اور اُن کی بیوی حضرت حوا علیہما السلام نے کی تھی جب ان کو ایک درخت کھانے کی سزا میں جنّت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا تھا۔ ان دونوں حضرات کو اپنی خطا پر بہت زیادہ ندامت تھی۔ برابر توبہ استغفار کرتے رہے۔ اللہ جلّ شانہٗ نے اُن کو یہ کلمات بتائے جو اوپر لکھے ہیں۔ ان الفاظ کے ذریعہ اللہ جل شانہٗ نے دعا قبول فرمائی۔ ان الفاظ میں اوّل تو اپنے گناہ کا اقرار ہے اور ندامت کا اظہار ہے کہ خالق اور مالک کی نافرمانی ہو گئی جس سے اپنے نفسوں پر ظلم ہو گیا اور اس بات کا بھی اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اگر مغفرت اور رحمت نہ فرمائے تو نقصان ہی نقصان ہے اور خسارہ ہی خسارہ ہے۔ گناہ پر ندامت ہی درحقیقت توبہ ہے۔ اگر ندامت نہ ہو تو صرف زبان سے توبہ واستغفار کر لینے سے وہ توبہ نہیں ہو جاتی جو عند اللہ مطلوب ہے۔ جب کوئی بندہ اس یقین کے ساتھ مغفرت مانگتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مغفرت نہیں کر سکتا تو اللہ جل شانہٗ کی رحمت اُس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے یہ جان لیا کہ میں گناہوں کے بخشنے پر قدرت رکھنے والا ہوں تو میں اُس کو بخش دوں گا اور مجھے (کسی کی) کوئی پرواہ نہیں۔ یہ مغفرت اُس وقت تک ہے جب تک میرے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح صد ۲۰۴)

مغفرت اور رحمت طلب کرنے کی چند دعائیں

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا	(اے پروردگار) تو ہمارا کارساز ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب بخشنے والوں سے بہتر بخشنے والا ہے، اور لکھ دے دنیا میں ہمارے لئے اچھی حالت

اِلَیْكَ ط (اعراف ع ۱۹)

اور آخرت میں بھی، بے شک ہم تیری طرف رجوع ہوئے

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ (قصص ع ۲)

اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ (سورۂ مومنون ع ۶)

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما بے شک آپ رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم فرمانے والے ہیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ (مومنون ع ۶)

اے میرے رب مغفرت فرما اور رحم فرما، بے شک آپ رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم فرمانے والے ہیں۔

دوسروں کے لئے دعائے مغفرت

یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ (سورۂ یوسف ع ۱۱)

اللہ تمہاری مغفرت فرمائے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

یہ دعا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے لئے کی تھی۔

اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَ

اے میرے رب میری مغفرت فرما

اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۵ (اعراف ع ۱۸)	اور میرے بھائی کی بھی، اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔

گناہوں کی مغفرت اور کفارہ سیئات اور وفات مع الابرار کی دعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۵ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۵ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۵ (آخری رکوع آل عمران)	اے ہمارے رب تو نے یہ (کارخانۂ عالم) عبث نہیں بنایا تو سب عیبوں سے پاک ہے سو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اُس کو رسوا کیا اور (وہاں) گنہگاروں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے سُنا ایک پکارنے والے سے جو ایمان لانے کے لئے پکارتا ہے کہ (لوگو) اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیوں کا کفارہ فرما دیجئے (اور

جب دنیا سے اُٹھانا ہو) تو نیک بندوں میں شامل فرما کر اُٹھانا۔ اے ہمارے رب تو نے ہم سے اپنے رسول کی معرفت جو وعدے کئے وہ نصیب فرما اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کرنا۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

مسلمانوں کی طرف سے سینہ صاف ہونے کی اور گزرے ہوئے مسلمان بھائیوں کے لئے مغفرت کی دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۰

(حشر ع ۴)

اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق مہربان ہیں۔

والدین کے لئے رحمت کی دُعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۰

(بنی اسرائیل ع ۳)

اے میرے رب ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے۔

اہلِ باطل کے ہار جانے کے لئے دُعا

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۰

(اعراف ع ۱۱).

اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ فرما دیجئے اور آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔

علم کی زیادتی کے لیے دُعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ط (سورۂ طٰہٰ ۶۴)

اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے۔

آنے والی نسلوں میں اپنے کو اچھائی کے ساتھ یاد کئے جانے اور جنّت نصیب ہونے کی دُعا

رَبِّ ھَبْ لِیْ حُکْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ہ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ (شعراء ۵۴)

اے میرے رب مجھ کو حکمت عطا فرما اور مجھ کو نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما اور میرا ذکر آئندہ آنے والوں میں اچھائی کے ساتھ جاری رکھ اور مجھ کو جنت النعیم کے مستحقین میں سے کر دے۔

اسلام پر موت آنے اور صالحین میں شامل ہونے کی دُعا

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (یوسف ۱۱۴)

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے آپ میرے ولی ہیں دنیا میں اور آخرت میں مجھے فرماں برداری کی حالت میں دنیا سے اُٹھا لیجئے اور مجھ کو صالحین میں شامل فرمائیے۔

اللہ کی خوشنودی کے کاموں اور آل اولاد کی درستگی کے لئے دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (احقاف ع ۲)

اے میرے پروردگار مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کیا کروں۔ جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے۔ میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرماں بردار ہوں۔

دوزخ سے محفوظ رہنے کی دعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ط اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ٥ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ٥ (فرقان ع ۵)

اے ہمارے پروردگار جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھئے۔ بے شک اس کا عذاب پوری تباہی ہے بیشک جہنم برا ٹھکانہ ہے اور برا مقام ہے۔

اولاد طلب کرنے کی دعا

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ج اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (اٰل عمران ع ۴)

اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد عنایت فرمائیے۔ بلاشبہ آپ دعا سننے والے ہیں۔

یہ حضرت ذکریا علیہ السلام کی دعا ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ (انبیاء ع ۶)

اے میرے رب مجھ کو لاوارث مت رکھیو اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں۔

یہ بھی حضرت ذکریا علیہ السلام کی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور اُن کو یحییٰ علیہ السلام عطا کئے گئے۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (صافات ع ۳)

اے میرے رب مجھے نیک فرزند عطا فرما۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔ جو انہوں نے بڑھاپے میں کی تھی اللہ نے اُن کو فرزند عطا فرمایا۔

سینہ کی کشادگی اور کام کی آسانی اور بیان واضح ہونے کی دُعا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ۝ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ (طٰہٰ ع ۲)

اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دیجئے اور میرے لئے میرا کام آسان فرما دیجئے اور میری زبان کی گرہ کھول دیجئے تاکہ لوگ میری بات سمجھ لیں۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے اس وقت کی تھی جب اللہ جلّ شانہٗ نے ان کو نبوت عطا فرما کر فرعون کی تبلیغ کے لئے جانے کا حکم فرمایا تھا۔

نماز قائم رکھنے اور اپنی اور والدین اور مومنین کی مغفرت کی دُعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ

اے میرے رب مجھے نماز کا قائم رکھنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی (نماز قائم رکھنے والے) رکھنا۔ اے ہمارے رب اور میری

لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ط

(ابراهیم ع ٦)

دعا قبول فرما اے ہمارے رب میری مغفرت فرما دیجئے اور میرے والدین کی اور تمام مومنین کی جس دن حساب قائم ہوگا۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔

رحمت اور درستی کی دُعا

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ہ

(کہف ع ۱)

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے اور ہمارے لئے ہمارے کام میں درستی کا سامان مہیا فرمائیے۔

یہ اصحابِ کہف کی دعا ہے جب وہ اپنی قوم سے چھپ کر ایمان بچانے کے لئے اپنے شہر سے فرار ہوئے اور ایک غار میں پناہ لی تو اس وقت یہ دعا کی۔

کافروں کے مقابلہ میں نصرت اور ثباتِ قدمی کی دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ہ

(آل عمران ع ۱۵)

اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں حد سے آگے بڑھ جانے کو بخش دیجئے اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھئے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمائیے۔

ہر مصیبت سے نجات کی دُعا

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ

آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؕ پاک ہیں۔ بے شک میں قصور کرنے

(انبیاء ع ۶) والوں میں سے ہوں۔

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جب اُن کو مچھلی نے نگل لیا تھا تو انہوں نے اندھیریوں میں اپنے رب کو ان الفاظ سے پکارا۔ ایک اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اور دوسری سمندر کی گہرائی کی اور تیسری اندھیری رات کی تھی۔ اللہ جل شانہٗ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اُس غم یعنی گھٹن اور مصیبت سے نجات دی، ان الفاظ میں اللہ کی معبودیت کا اقرار ہے اور ہر عیب سے اُس کی پاکی بیان کی ہے اور اپنے قصور کا اقرار کیا ہے اگرچہ کوئی لفظ مانگنے کا نہیں ہے لیکن بارگاہِ خداوندی میں خطا کا اقرار کرلینا اور اللہ کی حمد اور پاکی بیان کرنا بھی دعا ہی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؕ ایسی دعا ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان اس کے ذریعہ کسی چیز کے بارے میں دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن احمد والترمذی صد ۲۰۰)

مرض سے صحت یاب ہونے کے لئے دُعا

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ مجھے تکلیف پہنچی ہوئی ہے اور آپ

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ؕ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔

(انبیاء ع ۶)

یہ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے بہت سخت بیماری کے موقعہ پر کی تھی اللہ پاک نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور صحت وعافیت دی۔

اچھی جگہ اُترنے اور رہنے کی دُعا

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا اے میرے رب مجھ کو برکت کا

مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ اُترنا اُتار دے اور سب اُتارنے

الْمُنْزِلِيْنَ ٥ (مُؤْمِنُوْنَ ع ۲)

والوں میں آپ اچھے اتارنے والے ہیں۔

شیاطین سے محفوظ رہنے کی دعا

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ٥ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ٥ (مومنون ع ۵)

اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اور اے میرے رب میں اس سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان میرے پاس حاضر ہوں۔

اللہ جلّ شانہٗ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ دعا تعلیم فرمائی۔

آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی اولاد اور متقیوں کا پیشوا ہونے کی دُعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ٥ (فرقان ع ٦)

اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔

شکر کی توفیق اور نیک عمل کی اور صالحین میں داخل ہونے کی دُعا

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ

اے میرے رب مجھے اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عنایت فرمائیں اور یہ کہ میں

عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (نمل ع ۲) — نیک کام کیا کروں جس سے آپ راضی ہوں اور مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرمائیے

یہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے

ہر خیر طلب کرنے کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝ (قصص ع ۳) — اے میرے پروردگار جو بھی کوئی خیر آپ میری طرف بھیجیں میں" اُس کا محتاج ہوں۔

اپنی کامیابی اور مفسدوں کی ناکامی کی دُعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (عنکبوت ع ۳) — اے میرے رب مفسدوں کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

یہ دعا حضرت لُوط علیہ السلام نے کی تھی۔ جس کے بعد اُن کی بدکار قوم برباد ہوئی۔

دشمنوں سے انتقام لینے کی دُعا

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ — (اے میرے رب) میں مغلوب ہوں سو آپ انتقام لے لیجئے۔

نیک بندوں کے لئے دُعا

رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا — اے ہمارے رب آپ کی رحمت اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو آپ اُن لوگوں کو بخش دیجئے

سَبِيۡلَكَ وَقِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۝

جنہوں نے توبہ کی اور آپ کے راستے کی پیروی کی اور اُن کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔

رَبَّنَا وَاَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣالَّتِىۡ وَعَدْتَّهُمۡ وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ‌ؕ وَمَنۡ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ‌ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝

اے ہمارے پروردگار اور اُن کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا آپ نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے داخل فرمائیے اور اُن کے ماں باپ اور بیویوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق ہوں اُن کو بھی داخل کر دیجئے۔ بلاشبہ آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں اور اُن کو تکلیفوں سے بچائیے اور جس کو آپ نے اُس دن تکلیفوں سے بچا لیا تو اُس پر آپ نے مہربانی فرما دی اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

ظالموں میں شامل نہ ہونے کی دُعا

رَبِّ فَلَا تَجۡعَلۡنِىۡ فِى الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۝

تو اے رب مجھ کو ظالموں میں شامل نہ فرمائیے۔

ظالموں سے نجات پانے کی دُعا

رَبِّ نَجِّنِىۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۝

اے میرے رب مجھے ظالم قوم سے نجات دیجئے۔

(قصص ع ۲)

ظالموں کا تختۂ مشق نہ بننے اور کافروں سے نجات پانے کی دُعا

عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورۂ یونس ع ۹)

ہم نے اللہ پر توکل کیا اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہم کو تو اپنی رحمت کے صدقہ کافر لوگوں سے نجات دے۔

کافروں کا تختۂ مشق نہ بننے کی دُعا

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (ممتحنہ ع ۱)

اے ہمارے رب ہم نے آپ پر توکل کیا اور ہم آپ ہی کی طرف رجوع ہوئے اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے اے اللہ ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما دے بے شک آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

نورِ کامل حاصل ہونے کی دُعا

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (تحریم ع ۲)

اے ہمارے رب کامل کر دے ہمارے لئے ہمارا نور اور ہم کو بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اپنے اور والدین اور مومنین و مومنات کے لئے
دعائے مغفرت اور ظالموں کے لئے تباہی کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ اِلَّا تَبَارًا ۝

اے میرے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی شخص میرے گھر میں با ایمان ہو کر داخل ہو اس کو اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کی بربادی اور بڑھا دیجئے۔

یہ دعا حضرت نوح علیہ السلام نے کی تھی جب ان کی قوم نے اُن کو بہت ستایا تھا اور تھوڑے سے آدمی مسلمان ہوئے تھے۔

باب نہم

احادیث شریفہ سے منتخب دعائیں

یعنی

ہر موقعہ اور مقام کی دعائیں

جن کا

ورد رکھنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا

بہترین ذریعہ ہے

نواں باب

اس باب میں وہ دعائیں درج کی جاتی ہیں جو زندگی کے عام حالات اور مختلف اوقات سے متعلق ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے تھے اس ذکر میں یہ دُعائیں بھی شامل ہیں جن کو موقعہ بموقعہ پر پڑھنا مروی ہے۔ ان دعاؤں کے معانی میں غور و خوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اسلام کی بڑی اہم تعلیمات ہیں اور ان کے پڑھنے اور سمجھنے سے اللہ جل شانہ کی ربوبیت کا بار بار اقرار ہوتا ہے اور دل و زبان پر بار بار یہ بات آتی ہے کہ اللہ ہی نے پیدا فرمایا ہے اُسی نے زندہ رکھا اُسی نے سُلایا اسی نے سوتے سے جگایا اُسی نے کھلایا اور اُسی نے پلایا اور پہنایا اُسی کے حکم سے صبح ہوتی ہے اُسی کے حکم سے شام ہوتی ہے سفر اور حضر میں وہی محافظ ہے دشمنوں کے شر سے وہی بچاتا ہے۔ شیطان سے وہی محفوظ رکھتا ہے ہر دکھ کا دور کرنے والا وہی ہے بارش اُسی کے حکم سے آتی ہے ہوائیں اُسی کے حکم سے چلتی ہیں ہر خیر کا سوال اسی سے کرنا چاہیے اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے اُسی کو پکارنا چاہیئے ہر مصیبت میں اُسی کو پکارو ہر مجلس میں اور ہر موقعہ اور ہر مقام میں اس کو یاد کرو اور نعمت کے حاصل ہونے پر اور ہر دکھ تکلیف کے چلے جانے پر اُسی کا شکر ادا کرو۔ بظاہر انسان اپنی محنت سے کماتا ہے پھر پکا کر کھاتا ہے اور یہی بات زندگی کے بعض دوسرے شعبوں سے متعلق ہے مثلاً اپنی کمائی سے کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اپنے تعمیر کردہ مکان میں ٹھکانہ پکڑتا ہے لیکن ان دعاؤں میں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود کوشش اور محنت سے بندہ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا کھلانے کی نسبت اللہ ہی کی طرف ہے اور پہنانے کی نسبت بھی اُسی کی طرف ہے۔ پیٹ بھی وہی بھرتا ہے پیاس بھی وہی بجھاتا ہے اور ہر طرح کا آرام وہی پہنچاتا ہے اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو باوجود محنت و مشقت اور کد و کاوش کے پیسہ نہیں ملتا اور تجارت میں نفع کی بجائے پورا سرمایہ ہی ڈوب جاتا ہے اگر پیسہ مل بھی جائے تو ضروری نہیں

کہ اس کے ذریعہ کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں میسّر ہوجائیں اگر یہ چیزیں میسّر بھی ہو جائیں تو ضروری نہیں کہ ان کا استعمال کرنا بھی نصیب ہوجائے اور اگر استعمال کر بھی لیں تو یہ ضروری نہیں کہ ان سے حاجت پوری ہوجائے بہت سے لوگ کھاتے ہیں مگر ہضم نہیں ہوتا اور بہت سے لوگ کھاتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا اور بہت سے لوگ پیتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیاس نہیں بجھتی۔ وہ لوگ بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہے لیکن کھانے سے عاجز ہیں کیونکہ معدہ کچھ قبول نہیں کرتا بہترین مکانات ہیں نرم نرم بستر ے ہیں ائیر کنڈیشنڈ لگے ہوئے ہیں اور راحت کا ہر سامان موجود ہے لیکن نیند نہیں آتی، نیند کا لانا اور پھر زندہ اُٹھا دینا، کھلانا اور پیٹ بھر دینا اور اُسے معدہ میں پچا دینا اور اُس سے خون بناکر جسم میں رواں دواں کردینا اور قوت دینا پیاس بجھانا یہ سب اللہ ہی کی مشیّت اور قوت سے ہوتا ہے۔ اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر موقع پر اللہ کی وحدانیت اور مالکیت کا اقرار کرتے تھے اور اپنی عاجزی اور ضعف کا اعتراف کرتے تھے اور اپنی امت کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے اور اس کی تعلیم دیتے تھے۔ کیونکہ سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اس کی مخلوق ہیں اور جن اسباب سے بندے آرام و راحت پاتے ہیں، وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں اس لئے انسان پر لازم ہے کہ ہر حرکت و سکون کو اللہ ہی کی طرف سے سمجھے اور اُن کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر موقع پر اللہ ہی کو یاد کرے اور بار بار اپنی غلامی اور عاجزی اور بے بسی کا اقرار و اعتراف کرے۔

ان دعاؤں کو بڑے اہتمام سے پڑھنا چاہیے کیونکہ ان کے پڑھنے میں اوّل تو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے جو خداوند تعالیٰ شانہٗ تک پہنچنے کا اعلیٰ ترین واحد ذریعہ ہے۔ دوسرے چونکہ ان دعاؤں کے الفاظ اللہ جل شانہٗ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام فرمائے ہیں اس لئے اپنی زبان میں شکر ادا کرنے یا عربی میں کسی دوسرے کی بنائی ہوئی دعا کے پڑھنے کی بجائے ان کا ورد رکھنا اور موقع بہ موقع پڑھنا بہت زیادہ اہم ہے بعض اہل اللہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ان دعاؤں کا ورد رکھنے ہی سے ان کا سلوک پورا ہوگیا اور وصول الی اللہ کی دولت سے مالا مال ہوگئے ریاضتوں اور مجاہدوں میں اُن کو جان نہ کھپانی پڑی

یہ دعائیں احقر نے خود کتب حدیث میں دیکھ کر لکھی ہیں اور سلیس ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے،
یہ دعائیں احقر نے تقریباً تیس سال قبل ایک کتابچہ میں جمع کی تھیں جو مسنون دعاؤں کے نام سے

معروف ومشہور ہے، بچوں کو دعائیں یاد کرانے کے لئے وہ کتابچہ بہت مناسب ہے۔ جو حضرات مستفید ہوں احقر کو اور مشائخ کو دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔ اور احقر کے والدین
وباللہ التوفیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جب صبح ہو تو یہ دُعا پڑھے

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ[1]	ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لئے
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ	جو رب العالمین ہے صبح کے
اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا	وقت میں داخل ہوئے اے
الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَ نَصْرَهٗ	اللہ میں تجھ سے اس روز کی بہتری
وَنُوْرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ	یعنی اس روز کی فتح اور نصرت
وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا	اور اس روز کے نور اور برکت
فِيْهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ	اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور

ان چیزوں کے شر سے جو اس دن میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ[2]	اے اللہ تیری قدرت سے ہم صبح
اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيٰى وَبِكَ	کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری
نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط	قدرت سے ہم شام کے وقت میں

داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم جیتے مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

---

[1] سنن ابی داؤد ۱۲ [2] سنن ترمذی ۱۲

جب سورج نکلے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا ۔[1]

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے آج کے دن ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔

جب شام ہو تو یہ پڑھے

اَمْسَیْنَا وَ اَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَ بَرَکَتَهَا وَ هُدَاهَا وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا[2]

ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لئے جو رب العالمین ہے شام کے وقت میں داخل ہوئے اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی بہتری یعنی اس رات کی فتح اور مدد اور اس رات کے نور اور برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں تجھ سے اُن چیزوں کے شر سے جو اس رات میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی ۔

یا یہ پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ ط[3]

اے اللہ ہم تیری قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرے پیچھے جی

---

[1] حصن حصین ۱۲ [2] سنن ابی داؤد ۱۲ [3] سنن ترمذی وابی داؤد ۱۲

اٹھ کر تیری ہی طرف جانا ہے۔

جب مغرب کی اذان ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَ اِدْبَارُ نَهَارِكَ وَ اَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ[1]

اے اللہ یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو تو مجھے بخش دے۔

صبح شام پڑھنے کی چند اور چیزیں

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ

اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی (ترمذی) اور ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ صبح کو اس کے پڑھ لینے سے شام تک اور شام کو پڑھ لینے سے صبح تک اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ (مشکوٰۃ)

(۲) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو (سورۂ روم کی) یہ تین آیات:

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ

سو تم اللہ کی پاکی بیان کرو شام کے

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح ۱۲

تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ
تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ
يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝

وقت اور صبح کے وقت اور تمام
آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے
حمد ہے اور بعد زوال بھی اور ظہر
کے وقت بھی ، وہ جاندار کو بے
جان سے اور بے جان کو جاندار
سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس
کے مردہ ہونے کے بعد زندہ فرماتا
ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

پڑھ لے تو اس دن جو (ورد وغیرہ) چھوٹ جائے گا اس کا ثواب پالے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھ لے تو اس رات کو جو (ورد وغیرہ) چھوٹ جائے گا اس کا ثواب پالے گا۔

(ابوداؤد شریف)

(٢) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۂ مومن کی ابتدائی آیات اور آیۃ الکرسی پڑھ لے تو ان کی وجہ سے شام تک (آفات ومکروہات) سے محفوظ رہے گا اور جو شخص ان کو شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک (آفات ومکروہات سے) محفوظ رہے گا (ترمذی)

سورۂ مومن کی ابتدائی آیات یہ ہیں :۔

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ
اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ
الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ
شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي
الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط
اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

حٰمٓ ۝ یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ
کی طرف سے جو زبردست ہے اور ہر
چیز کا جاننے والا ہے۔ گناہوں کا
بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا
ہے سخت سزا دینے والا ہے صاحب
قدرت ہے اس کے سوا کوئی معبود
نہیں اور اسی کی طرف جانا ہے۔

آیۃ الکرسی یہ ہے :۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے عالم کو قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کی جناب میں بغیر اس کی اجازت کے سفارش کر سکے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور اس کی معلومات میں سے کسی بھی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے ہیں مگر جس قدر وہ چاہے اور اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس پر گراں نہیں ہے اور وہ بلند اور عظیم ہے۔

(۴) فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو یہ پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ؕ

اے اللہ اس صبح کے وقت جو بھی کوئی نعمت مجھ پر یا کسی بھی دوسری مخلوق پر ہے وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے۔

تو اس نے اس دن (کے انعاماتِ خداوندی) کا شکریہ ادا کیا۔ اور اگر وہ شام کو کہہ لے تو اس رات (کے انعاماتِ خداوندی) کا شکریہ ادا کر دیا (ابوداؤد۔ نسائی)

فائدہ

اگر شام کو پڑھے تو مَا اَصۡبَحَ بِیۡ کی جگہ مَا اَمۡسٰی بِیۡ کہے۔

(۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات:

رَضِیۡتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا ط	میں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمدؐ کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

پڑھ لے تو اللہ کے ذمّہ ہوگا کہ اسے قیامت کے دن راضی کرے (ترمذی)

(۶) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط پڑھ کر سورۂ حشر کی یہ آخری تین آیات۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ؕ	وہ اللہ (ایسا ہے) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے وہ رحمٰن اور رحیم ہے وہ اللہ (ایسا) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے۔ پاک ہے۔ سلامتی والا ہے۔ امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے۔ عزیز ہے۔ جبار ہے۔ باعظمت ہے۔ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں۔ وہ اللہ پیدا کرنے والا ہے۔ ٹھیک

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ٹھیک بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں جو بھی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے۔ حکمت والا ہے۔

پڑھ لے تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ شانہٗ ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اسی دن مر جائے گا تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ شانہٗ ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو اس پر صبح تک رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس رات کو مر جائے گا تو شہید مرے گا (ترمذی)

(۷) حضرت عطاء بن ابی رباح تابعیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی الصبح سورہ یٰسین پڑھ لے (شام تک کی) اس کی حاجتیں پوری کر دی جائیں گی (مشکوٰۃ)

(۸) صبح شام تین تین بار سورۂ اخلاص اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی پڑھنا چاہیے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صبح شام تین تین بار ان کو پڑھ لو گے تو تمہارے لئے ہر (تکلیف دینے والی) چیز سے کافی ہوں گی (یعنی کوئی تکلیف نہ پہنچے گی) (ترمذی)

(۹) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ دعا صبح شام پڑھنے کے لئے تلقین فرمائی۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ ۝

اے وہ ذات جو زندہ ہے اور سب کو قائم کئے ہوئے ہے میں آپ کی رحمت کے واسطہ سے آپ سے فریاد کرتا ہوں، آپ میرے سب حالات سُدھار دیں اور مجھے پلک جھپکنے کی برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرمائے۔

(۱۰) دعائے سید الاستغفار حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار یوں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ	اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے
اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا	سوا کوئی معبود نہیں تونے مجھے پیدا
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ	فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ	تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا	قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو
صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ	سکے، میں نے جو گناہ کئے ان کے
عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ	شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں
فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ	تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے
اِلَّا اَنْتَ۔	گناہوں کا (بھی) اقرار کرتا ہوں لہٰذا

مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا ہے۔

جس نے صدق دل سے دن میں یہ الفاظ کہے اور پھر اسی روز شام ہونے سے پہلے مر گیا تو اہل جنت سے ہوگا اور جس نے صدق دل سے رات کو یہ الفاظ کہے اور پھر صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو اہل جنت سے ہوگا (مشکوٰۃ باب الاستغفار عن البخاری)

رات کو پڑھنے کی چیزیں

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر رات میں سورۂ[۲] واقعہ پڑھ لیا کرے اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

(بیہقی فی الایمان)

(۲) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آلِ عمران کی آخری دس آیتیں

---

[۱] واخرجه الترمذی فی الدعوات وفیه حین یمسی وحین یصبح وزاد لفظة ذنوبی بعد فاغفرلی ۱۲

[۲] یہ سورۃ ستائیسویں پارہ میں سورۂ رحمٰن کے بعد ہے ۱۲

(اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے آخر سورت تک) کسی رات کو پڑھ لے تو اسے رات بھر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا (مشکوٰۃ) وھو فی حکم المرفوع

(۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تک سورۂ الٓمّ سجدہ جو (اکیسویں پارہ میں ہے) اور سورۃ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ نہ پڑھ لیتے تھے، اُس وقت تک نہ سوتے تھے (ترمذی وغیرہ) اور اسی سورہ تبارک الذی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایک شخص کو سفارش کرکے) اُس نے بخشوا دیا (مشکوٰۃ شریف)

(۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک) جو شخص کسی رات کو پڑھ لے گا تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہوں گی (بخاری ومسلم) یعنی وہ ہر شر اور مکروہ سے محفوظ رہے گا اور بعض حضرات نے اس کا یہ مطلب بتایا ہے کہ اگر اس رات کے وظیفے اور ورد رہ جائیں گے تو ان کی جانب سے کافی ہوں گی۔

سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے اور اپنے بستر کو تین بار جھاڑے، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر یا رخسار کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ[۱]

اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس دن تو (قبروں سے) اُٹھائے گا۔

یا یہ دُعا پڑھے

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ[۲]

اے میرے پروردگار میں نے تیرا

---

[۱] سنن ترمذی ۱۲ [۲] مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری ومسلم ۱۲

جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ [1]

نام لے کر اپنا پہلو رکھا اور تیری قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا اگر تو (سوتے میں) میرے نفس کو روک لے یعنی مجھے موت دے دے تو میرے نفس پر رحم کریو اور اگر تو اس کو (زندہ) چھوڑ دے تو اپنی قدرت کے ذریعہ اس کی حفاظت کریو جس کے ذریعہ تُو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے ۔

یا یہ پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ۔

اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں ۔

یا یہ پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف اپنا رُخ کیا اور تجھی کو اپنا کام سونپا اور میں نے تیرا ہی سہارا لیا۔ تیری (نعمتوں کی) طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے رسول کو میں نے مانا جسے تو نے بھیجا ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعا بتائی اور

---

[1] مشکوۃ المصابیح عن البخاری و مسلم ۱۲

ارشاد فرمایا کہ اس کو سوتے وقت سب سے آخر میں پڑھو اور یہ بھی فرمایا کہ اس کے پڑھ لینے کے بعد اگر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو (دینِ فطرت) پر مروگے اور اگر صبح کو زندہ اٹھو گے تو تم کو خیر نصیب ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نے اپنے بستر پر پہلو رکھا اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لی تو موت کے علاوہ ہر چیز سے بے خوف ہوگیا (حصن عن البزار)

ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ مجھے کچھ بتائیے۔ جسے (سوتے وقت) پڑھ لوں۔ جبکہ اپنے بستر پر لیٹوں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سورہ) قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری (کا اعلان) ہے۔

(مشکوٰۃ عن الترمذی)

بعض روایات میں ہے کہ اس کو پڑھ کر سو جائے یعنی اس کے پڑھنے کے بعد کوئی دنیاوی بات نہ کرے (حصن حصین)

صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو جب (سونے کے لئے) بستر پر تشریف لاتے تو سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں پر اس طرح دم کرتے کہ کچھ تھوک کے ذرّات بھی نکل جاتے۔ اس کے بعد جہاں تک ممکن ہوتا پورے بدن پر دونوں ہاتھوں کو پھیرتے تھے۔ تین مرتبہ ایسا ہی کرتے تھے اور ہاتھ پھیرتے وقت سر اور چہرہ اور سامنے کے حصہ سے شروع فرماتے تھے نیز اس کے علاوہ سوتے وقت ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۴ بار، اَللّٰهُ اَكْبَرُ بھی پڑھتےؒ اور سوتے وقت آیۃ الکرسی بھی پڑھے۔ اس کے پڑھنے والے کے لئے اللہ کی جانب سے رات بھر ایک محافظ فرشتہ مقرر رہے گا۔ اور کوئی شیطان اس کے پاس نہ آئے گا (بخاری)

ؒ مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری ومسلم ۱۲

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (رات کو) اپنے بستر پر ٹھکانہ لیتے وقت تین بار

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔

میں اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور جو زندہ ہے اور سب کو قائم رکھنے والا ہے اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

کہہ لے تو اس کے (صغیرہ) گناہ معاف ہوجائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کی برابر ہوں یا عالج[1] کی ریت کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کی برابر ہوں یا دنیا کے (تمام) دنوں کی برابر ہوں (مشکوٰۃ المصابیح)

فائدہ

رات کو بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کردو اور بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھک دو اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزوں کے منہ بند کردو اور سوتے وقت چراغ بجھا دو۔ یعنی جلتا چھوڑ کر مت سو جاؤ (مشکوٰۃ شریف)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان اپنے بستر پر (سونے کے لئے) پہنچتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف لپکتا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ (اپنی بیداری کو) برائی پر ختم کر لو اور فرشتہ کہتا ہے کہ خیر پر ختم کر۔ سو اگر اللہ کے ذکر میں مشغول ہونے کے بعد سوتا ہے تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے (حصن)

جب سونے لگے اور نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے[2]

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَ

اے اللہ ستارے دور چلے گئے

---

[1] عالج ایک جگہ کا نام ہے جہاں ریت بہت زیادہ تھی ۱۲

[2] حصن حصین ۱۲

هَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَ اَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَهْدِأْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ۔	اور آنکھوں نے آرام لیا اور تو زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے اے زندہ اور قائم رکھنے والے اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔

جب سوتے سوتے ڈر جائے یا گھبراہٹ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ[1]	اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ

جب خواب میں اچھی بات دیکھے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اور اسے بیان کر دے مگر اسی سے کہے جس سے اچھے تعلقات ہوں اور آدمی سمجھدار ہو (تاکہ بُری تعبیر نہ دیوے) اور اگر بُرا خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور کروٹ بدل دیوے یا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے اور تین مرتبہ یوں بھی کہے۔

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا۔	میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، شیطان مردود سے اور اس خواب کی بُرائی سے۔

---

[1] ابوداؤد، ترمذی، وغیرہ ۱۲

بُرے خواب کو کسی سے ذکر نہ کرے۔ یہ سب عمل کرنے سے وہ خواب انشاء اللہ تعالیٰ
کچھ ضرر نہ پہنچائے گا (مشکوٰۃ وحصن حصین)

فائدہ

اپنی طرف سے بنا کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے (بخاری)

فائدہ

جب سونے کو لیٹے تو باوضو لیٹے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے یا قرآن کی کوئی سورت
پڑھتے ہوئے سو جائے پھر جب رات کو کسی وقت بھی کروٹ لے تو اللہ سے دنیا و آخرت کی خیر طلب
کرے اللہ جل شانہٗ اس کو مطلوبہ خیر ضرور عطا فرمائیں گے (مشکوٰۃ وحصن حصین)

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کو (سونے کے بعد) جب اس حال میں کسی کی آنکھ کھلی کہ وہ [1] ذکر و تسبیح
کے ساتھ کچھ آواز نکال رہا ہو پھر اس نے یہ پڑھا۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا	کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ تنہا
شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ	ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ	کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ	سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے

---

[1] حدیث شریف میں لفظ تَعَارَّ وارد ہوا ہے، علماء نے بتایا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ سوتے
سوتے آنکھ کھل جائے تو زبان پر کچھ کلمات ہوں اور مقصود اس سے یہ ہے کہ آنکھ کھلتے ہی زبان
پر، تسبیح، استغفار یا کوئی بھی اللہ کا ذکر جاری ہو جائے اور یہ حالت اسی شخص کی ہوگی جسے ذکر اللہ سے
خصوصی لگاؤ ہو اور ذکر اس کی طبیعتِ ثانیہ بن چکا ہو، جب آنکھ کھلے گی اپنی عادت کی وجہ سے
فوراً زبان پر ذکر جاری ہو جائے گا۔ من المؤلف عفا اللہ عنہ ۱۲

اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ	اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور

گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے ۔
اور اس کے بعد کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (اے اللہ مجھے بخش دے) یا (اور کوئی) دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی ، پس اگر وضو کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز مقبول ہوگی (بخاری)

جب سو کر اُٹھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ؕ [1]	سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے ۔

یا یہ پڑھے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ [2]	سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو مردوں کو زندہ فرماتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

جب تہجّد کے لئے اُٹھے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ [3]	اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے ہی حمد ہے

---

[1] صحیح بخاری ۱۲ [2] حصن عن المستدرک ۱۲ [3] صحیح البخاری و مسلم ۱۲

وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ	تو آسمانوں کا اور زمین کا اور
اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ	جو کچھ ان میں ہے اُن سب کا روشن
وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ	رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے
وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ	حمد ہے تو آسمانوں کا اور زمین
وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ	کا اور جو کچھ ان میں ہے اُن کا
حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ	بادشاہ ہے اور تیرے ہی لئے
حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ	حمد ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق
حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ	ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور
حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ	تیری بات حق ہے اور جنت حق
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ	ہے اور دوزخ حق ہے اور سب
تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ	نبی حق ہیں اور محمدؐ حق ہیں اور قیامت
وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ	حق ہے اے اللہ میں نے تیری اطاعت
حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ	کے لئے سر جھکایا اور میں تجھ پر
وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ	ایمان لایا اور میں نے تجھ پر بھروسہ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ	کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا اور
اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ	تیری قوت سے میں نے (دشمنوں سے)
وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ	جھگڑا کیا اور تجھی کو میں نے حاکم بنایا
اَنْتَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ	سو تو بخش دے جو میرے اگلے پچھلے

گناہ ہیں اور جو گناہ میں نے چھپا کر یا ظاہراً کئے ہیں اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے معبود صرف تو ہی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور آسمان[1] کی طرف منہ اٹھا کر سورۂ آلِ عمران کا پورا آخری رکوع بھی اِنَّ فِیْ خَلْقِ

---

[1] وقعد الثلث الاخير من الليل فنظر الى السماء فقال ان فى خلق السموت والارض الخ (الحصن الحصين)

السَّمٰوٰتِ سے ختم سورت تک پڑھے۔

اور دس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور دس بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ط اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ[1] اور دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اور دس بار یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[2] ط — اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے دن کی تنگی سے۔

جب پاخانے جائے تو داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ[3] کہے اور یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ[4] اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط — اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

جب پاخانہ سے نکلے تو غُفْرَانَكَ کہے اور یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ[5] لِلّٰهِ الَّذِیْ — سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں

۱؎ اے اللہ میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۲؎ اخرجه الترمذی قبيل ابواب الزكوٰة وقال اسناده ليس بذالك وغلطه الحافظ مغلطائی وقال جميع من فی سنده غير مطعون لو قال قائل اسناده صحيح لكان مصيبا كذا فی تحفة الذاكرين ۱۲

۳؎ اخرجه البخاری ومسلم وغيرهما ۱۲

۴؎ مشكوٰة وحصن ۱۲

۵؎ یہ دعا سنن ابن ماجہ میں ہے اور غفرانک سنن ترمذی ہے ۱۲

اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ۔ — جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے آرام دیا۔

جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ[۱]۔ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

وضو کے درمیان یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ[۲] وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ — اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے (قبر کے) گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔

جب وضو کر چکے تو آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر یہ پڑھے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ — میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

---

[۱] روایات حدیث (ترمذی وغیرہ) میں اللہ کا نام لے کر وضو شروع کرنا وارد ہوا ہے لیکن اس کے الفاظ وارد نہیں ہوئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے ۱۲

[۲] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کا پانی حاضر کیا۔ آپ نے وضو فرمایا۔ میں نے اس موقعہ پر آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص وضو میں اچھی طرح پانی پہنچائے پھر وضو کے بعد اوپر لکھے ہوئے کلمات پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو (صحیح مسلم) بعض روایات میں ان کلمات کو وضو کے بعد تین بار پڑھنا وارد ہوا ہے (حصن حصین) اور آسمان کو منہ اٹھا کر پڑھنے کا ذکر سنن ابوداؤد میں ہے۔

پھر یہ پڑھے:[۱]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط	اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرما دے۔

اور یہ بھی پڑھے:[۲]

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔	اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

جب صبح کی نماز کے لئے نکلے تو یہ پڑھے۔[۳]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا	اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میری زبان میں نور کر دے اور میرے سننے کی قوت میں نور کر دے

نا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ الخ (رواہ النسائی وابن السنی) شیخ ابن السنیؒ نے اس پر وضو کے درمیان پڑھنے کا باب قائم کیا ہے اور امام نسائیؒ نے وضو سے فارغ ہو کر پڑھنے کے باب میں درج کیا ہے اور روایت میں دونوں احتمال ہیں (کتاب الاذکار للنودی)

[۱] سنن ترمذی ۱۲ [۲] حصن حصین عن المستدرک والنسائی ۱۲ [۳] صحیح مسلم

وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا	اور میری بینائی میں نور کردے اور
وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا	اور میرے پیچھے نور کردے اور
وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ	میرے آگے نور کردے اور میرے
مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِیْ	اوپر نور کردے اور میرے نیچے
نُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا[1]	نور کردے، اے اللہ مجھے نور عطا فرما۔

جب مسجد میں داخل ہو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجکر یہ پڑھے

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ	اے رب میرے گناہوں کو بخش
وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ	دے اور میرے لئے رحمت کے
رَحْمَتِكَ۔	دروازے کھول دیجئے۔

[2] یا یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ	اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت
رَحْمَتِكَ۔	کے دروازے کھول دے۔

خارج نماز مسجد میں یہ پڑھتا رہے

[3] سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ	اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ
لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ	کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی
اللّٰهُ اَكْبَرُ ط	معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

---

[1] مشکوۃ عن الترمذی ۱۲ [2] مشکوۃ عن المسلم ۱۲ [3] مشکوۃ باب المساجد ۱۲۔

جب مسجد سے نکلے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج کر یہ پڑھے

[1] رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔

اے میرے رب میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

یا یہ پڑھے:

[2] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

جب اذان کی آواز سنے تو یہ پڑھے

[3] اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کو رب ماننے پر اور محمدؐ کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اذان کی آواز سن کر جو شخص اس کو پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (مسلم) اور حدیث شریف میں ہے جو شخص مؤذن کا جواب دے اس کے لئے جنت ہے (حصن) لہٰذا مؤذن کا جواب دیوے یعنی جو مؤذن کہے وہی کہتا جائے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [4] کہے (مشکوٰۃ)

---

[1] مشکوٰۃ عن الترمذی ۱۲ [2] مشکوٰۃ عن المسلم ۱۲

اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ[1] رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ[1] اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

اے اللہ اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ عطا فرما (جو جنّت کا ایک درجہ ہے) اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا ہے۔

اس کے پڑھ لینے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے (مشکوٰۃ)

فائدہ

بعض روایات میں ہے کہ جو اذان کے جواب میں کہے وہی اقامت کے جواب میں کہے اور جب قَدْ قَامَتِ[3] الصَّلٰوۃُ ط سنے تو یوں کہے اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا[4] اللہ اسے (یعنی نماز کو) قائم اور ہمیشہ رکھے۔

فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ پڑھے

بِسْمِ[4] اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم

---

[1] وعدتّہٗ تک بخاری کی روایت میں ہے اس کے بعد والے الفاظ بیہقی نے روایت کئے ہیں اور لفظ والدرجۃ الرفیعۃ جو اس دعا میں مشہور ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے ۱۲۔

[2] مشکوٰۃ عن البخاری۔

[3] مشکوٰۃ المصابیح عن ابی داؤد و فی سندہ مجھول ۱۲۔

[4] حصن حصین ۱۲۔

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط — کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور)
اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ — جو رحمٰن و رحیم ہے اے اللہ تو مجھ
وَالْحُزْنَ ط — سے فکر اور رنج کو دور کر دے۔

اور تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ط کہے اور یہ دعا پڑھے۔

(۱)[1] اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ — اے اللہ تو سلامت رہنے والا ہے
وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ — اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے تو
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط — بابرکت ہے اے بزرگی اور عظمت والے

اور ان دعاؤں میں سے کسی ایک کو یا سب کو پڑھ لے۔

(۲)[2] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ — اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ — اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی — کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ — سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر
لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا — قادر ہے اے اللہ جو تو دے اس
مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ — کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو
ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ط — روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں

اور کسی مالدار کو تیرے عذاب سے مالداری نہیں بچا سکتی۔

(۳)[3] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ — اے اللہ میں تیری پناہ
مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ — چاہتا ہوں۔ بزدلی سے اور
مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ — کنجوسی سے اور نکمی عمر سے
مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ — اور دنیا کے فتنہ سے اور

---

[1] فرض نماز کا سلام پھیر کر تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ط کہنا صحیح مسلم میں مروی ہے ۱۲

[2] صحیح مسلم ۲ [3] بخاری و مسلم ۱۲ [4] مشکوٰۃ عن البخاری ۱۲

مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔	قبر کے عذاب سے۔
(۴)[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔	اے اللہ میں کفر سے اور تنگدستی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
(۵)[2] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا[3] اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔	اے اللہ میرے اگلے پچھلے گناہ اور وہ گناہ جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے اور ظاہرًا کئے رب کو بخش دے اور میرے حد سے بڑھ جانے کو بھی معاف فرما دے اور ان گناہوں کو بخش دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔
(۶)[3] اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔	اے اللہ میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔
(۷)[4] رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔	اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچائیو، جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اُٹھائے گا۔

نمازِ فجر کے بعد اس دعا کو بھی پڑھے۔

---

[1] حصن عن المستدرک ۱۲ [2] اخرجه ابوداؤد ۱۲ [3] اخرجه ابوداؤد والنسائی ۱۲ [4] اخرجه مسلم عن البراء باب جواز الانصراف من الصلوٰة عن اليمين والشمال ۱۲۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا ط

اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں ۔

فائدہ

ہر فرض نماز کے بعد جو شخص آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے اس کے متعلق حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ ایسے شخص کو جنت کے داخلہ سے صرف موت ہی روکے ہوئے ہے (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ہر فرض نماز کے بعد معوذات (یعنی سورہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ط اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ط) پڑھا کروں (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ

ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ط اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط اور ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور اس کے پڑھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ان تینوں کو ۳۳ ، ۳۳ بار پڑھے اور پورا سو کرنے کے لئے ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط پڑھ لے تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ۲۵ - ۲۵ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ط اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور ۲۵ بار ان کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط پڑھ لے (یہ سب روایات مشکوٰۃ شریف میں ہیں)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] عزاہ فی المشکوٰۃ ص۲۲۰ الی احمد وابن ماجہ والبیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

سوال کیا گیا کہ کون سی دعا ایسی ہے جو سب دعاؤں سے بڑھ کر زیادہ لائق قبول ہے ؟ اس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو دعا رات کے پچھلے حصہ میں (یعنی تہجد کے وقت) ہو اور فرض نمازوں کے بعد ہو (ترمذی شریف)

نماز وتر کا سلام پھیر کر تین بار یہ پڑھے :

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ط ‏(مشکوٰۃ شریف)

پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی (یعنی اللہ کی) جو پاک ہے ۔

تیسری بار قدرے بآواز بلند کہے اور قُدُّوْسٌ کی دال کو خوب کھینچے (حصن حصین)

اور یہ بھی پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ط ‏(حصن حصین)

اے اللہ میں آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی (بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں) سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی تعریف نہیں کر سکتا جیسی اپنی تعریف خود آپ نے کی ہے ۔

چاشت کی نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ۔ ‏(حصن)

اے اللہ میں تجھی سے اپنے مقاصد کی کامیابی طلب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد پڑھنے کیلئے

حضرت مسلم تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز

مغرب سے فارغ ہوکر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ ۔ اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ رکھیو

کہو، جب تم اس کو کہہ لوگے اور پھر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو دوزخ سے محفوظ رہو گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ نماز فجر کے بعد کسی سے بات کئے بغیر کہہ لوگے اور اس دن مرجاؤ گے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)

دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر اور نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد اسی طرح بحالت تشہد بیٹھے ہوئے جو شخص دس مرتبہ یہ پڑھ لے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے۔ اسی کے ہاتھ خیر ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لئے ہر مرتبہ کے بدلہ دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور ہر بری چیز سے اور شیطان مردود سے محفوظ رہے گا اور شرک کے سوا کوئی گناہ اسے ہلاک نہ کرسکے گا اور وہ عمل کے اعتبار سے سب لوگوں سے افضل رہے گا۔ ہاں اگر کوئی شخص اس سے زیادہ پڑھ کر آگے بڑھ جائے تو پھر وہی آگے بڑھ جائے گا۔ (مشکوٰۃ عن احمد)

فجر اور عصر پڑھ کر ذکر کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی پھر (اسی جگہ) بیٹھا ہوا سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لی تو اس کو پورے پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح عن الترمذی)

نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

البتہ نماز فجر سے لے کر سورج نکلنے تک ایسے لوگوں کے ساتھ میرا بیٹھ جانا جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ اسمٰعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں، اور البتہ نمازِ عصر سے لے کر آفتاب غروب ہونے تک ایسے لوگوں کے ساتھ میرا بیٹھ جانا جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ چار غلام آزاد کروں (مشکوٰۃ)

جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا	اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا باہر جانا مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔

اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر کرے اور کھانے کے وقت (بھی) اللہ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ رات کو رہ سکتے ہو اور نہ ان لوگوں کے رات کے کھانے میں سے کچھ پا سکتے ہو اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کا موقع مل گیا اور اگر کھانے کے وقت (بھی) اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ تم کو یہاں رات کے رہنے کے ساتھ کھانا بھی مل گیا (مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ)

جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى	میں اللہ کا نام لے کر نکلا، میں نے

اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ	اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص گھر سے نکل کر اس کو پڑھے تو اسے (غائبانہ) ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو ضرر اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اور ان کلمات کو سن کر شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے۔ (یعنی اس کے بہکانے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے (ترمذی شریف)

گھر سے باہر نکلنے کی دوسری دُعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب کبھی بھی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلے تو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ کلمات ضرور پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ (ابوداؤد)	اے اللہ میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں یا لغزش کھا جاؤں یا لغزش میں ڈال دیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو یا جہالت کا کام کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی

قَدِيْرٌ ط

اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بازار میں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور دس لاکھ درجے بلند فرما دیں گے اور اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنا دیں گے (رواہ الترمذی و ابن ماجہ)[له]

اور یہ بھی پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً خَاسِرَةً ط

(حصن)

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں ٹوٹا اٹھاؤں۔

فائدہ

بازار سے واپس آنے کے بعد قرآن شریف کی دس آیات کہیں سے پڑھے۔

(حصن عن الطبرانی)

له واخرجه الحاكم ايضا قال الشوكانى فى تحفة الذاكرين بعد ذكر مخرجيه والكلام على رواته والحديث اقل احواله ان يكون حسنا وان كان فى ذكر العدد على هذه الصفة نكارة اه قلت ثبت ذكر العدد بتلك الاسانيد فاقل احواله ان يكون ثابتا على صفة الحسن ١٢

جب کھانا شروع کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ۔[1] | میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ[2] | میں نے اس کے اوّل و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

فائدہ

کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان کو اس میں سے کھانے کا موقع مل جاتا ہے (مشکوٰۃ)

جب کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ[3] | سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

یا یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔[4] | اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت عنایت فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔

یا یہ پڑھے:

---

[1] حصن عن المستدرک ۱۲ [2] سنن ابی داؤد و مستدرک ۱۲

[3] ابوداؤد و ترمذی ۱۲ [4] ترمذی ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ	سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں
هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ	جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور
مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا	مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور
قُوَّةٍ ط	کوشش کے۔

کھانے کے بعد اس کے پڑھ لینے سے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ کتاب اللباس)

جب دسترخوان اُٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا[1]	سب تعریف اللہ کے لئے ہے ایسی
طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ	تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو
مَكْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّ لَا	اور با برکت ہو اے ہمارے رب!
مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔	ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل

رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔

دودھ پی کر یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ[2]	اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے
وَزِدْنَا مِنْهُ۔	اور ہم کو اور زیادہ دے۔

جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ[3]	اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اُسے
اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ	کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اُسے
سَقَانِیْ۔	پلا۔

---

[1] صحیح بخاری ۱۲ [2] ترمذی ۱۲ [3] صحیح مسلم باب اکرام الضیف ۱۲

یا یہ پڑھے:

[1] اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ	نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور
وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ	فرشتے تم پر رحمت بھیجیں اور
وَاَفْطَرَ عِنْدَکُمُ	روزہ دار تمہارے پاس افطار
الصَّائِمُوْنَ ط	کریں۔

اور ان کے ساتھ وہ دعائیں بھی پڑھے جو پہلے گزر چکی ہیں جن میں اللہ کا شکر اور حمد ہے۔

جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو اُسے یہ دُعا دے

[2] اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا	اے اللہ ان کے رزق میں برکت
رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ	دے اور ان کو بخش دے اور
وَارْحَمْھُمْ۔	ان پر رحم فرما۔

فائدہ

پانی یا اور کوئی پینے کی چیز بیٹھ کر پئے اور اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پئے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پئے اور برتن میں سانس نہ لے، نہ پھونک مارے اور جب پینے لگے تو بسم اللہ پڑھے اور جب پی چکے تو الحمد للہ کہے (مشکوٰۃ)

جب روزہ افطار کرنے لگے تو یہ پڑھے

[3] اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی	اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ
رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔	رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق
	پر روزہ کھولا۔

---

[1] عزاہ فی المشکوٰۃ الی شرح السنۃ ۱۲ [2] صحیح مسلم ۱۲ [3] اخرجہ ابوداؤد فی المراسیل عن معاذ بن زھرۃ ۱۲

افطار کے بعد یہ پڑھے

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ[1]

پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ ثواب ثابت ہو گیا۔

اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو ان کو یہ دعا دے

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ[2]

تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

کپڑا پہن کر اس کو پڑھ لینے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مشکوٰۃ)

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ[3]

اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی کتاب الصوم (باب القول عند الافطار) وسیاق لفظ الدعاء یدل علی انه صلی اللہ علیه وسلم کان یقوله بعد شرب الماء او اللبن مما یذهب الظمأ ۱۲ [2] حصن عن ابی ماجه ۱۲ [3] اخرجه ابوداؤد وهو اول حدیث من کتاب اللباس ۱۲

كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ — ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا۔
وَخَيْرَ مَاصُنِعَ لَهٗ وَ — میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس
اَعُوْذُ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا — چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس
صُنِعَ لَهٗ ط — کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری
پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

نیا کپڑا پہننے کی دوسری دعا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ — سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس
مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ — نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی
بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ط — شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی
میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

اور پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت اور خدا کے چھپانے میں رہے گا (یعنی خدا اُسے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھے گا (مشکوٰۃ عن احمد والترمذی و ابن ماجہ)

فائدہ

جب کپڑا اتارے بسم اللہ کہہ کر اتارے کیونکہ بسم اللہ کی وجہ سے شیطان اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھ سکے گا (حصن حصین)

جب کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یوں دعا دے

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ (ابوداؤد)

ترجمہ

تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اس کے بعد خدا تمہیں اور کپڑا دے (یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں ترقی دے اور اس کپڑے کو پہننا اور استعمال کرنا اور بوسیدہ کرنا نصیب کرے)

یہ الفاظ مردوں کو اور لڑکوں کو دعا دینے کے لئے ہیں، اگر کسی عورت یا لڑکی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ الفاظ کہے اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ (یعنی اسے بوسیدہ کرو اور پرانا کرو، پھر بوسیدہ کرو اور پرانا کرو)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا حضرت ام خالدؓ کو دی تھی جبکہ وہ بچی تھیں۔
(مشکوٰۃ صہ ۵۱۶ عن البخاری)

جب کسی عورت کو نکاح کر کے گھر میں لائے یا کوئی جانور خریدے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ	اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی
هَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ	اور اس کے عادات و اخلاق کی بھلائی
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا	کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور
جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ط	اس کے اخلاق وعادات کے شر سے
	تیری پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ

اس کو پڑھ کر بیوی کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا کرے اور اگر اونٹ خریدا ہو تو اوپر سے اس کا کوہان پکڑ کر یہ دعا پڑھے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد و ابن ماجہ)

دولہا کو یوں مبارک بادی دے

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ[1] — اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں

---

[1] مشکوٰۃ عن احمد و ترمذی ۱۲

عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ط — پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے ۔

جب بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ۔ — میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے (بھی) شیطان کو دُور رکھ ۔

اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد اُس وقت کی ہمبستری سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان اسے کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا (بخاری و مسلم)

فائدہ

اس کو ضرور پڑھنا چاہیئے کیونکہ ہمبستری کے وقت اللہ کا نام نہ لینے سے شیطان کا نطفہ بھی مرد کے نطفہ کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے (کذا فی حاشیۃ الحصن)

صحبت کرتے وقت جب منی نکلے تو دل میں یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ[1] لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا ۔ — اے اللہ جو اولاد تو مجھے دے اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ کر ۔

فائدہ

ساتویں[2] روز بچہ کا نام رکھے اور عقیقہ کرے[3] ۔

---

[1] حصن عن ابن ابی شیبۃ موقوفا علی ابن مسعودؓ ۱۲ [2] اگر ساتویں دن سے پہلے ہی بلکہ پیدا ہوتے ہی نام رکھ دے تو یہ بھی درست ہے البتہ ساتویں دن سے زیادہ نام رکھنے میں تاخیر نہ کرے (حاشیہ ترمذی) [3] سنن ترمذی (باب ماجاء فی تعجیل اسم المولود) ۔

فائدہ

جب بچہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کے پاس لے جائے اور اس سے برکت کی دعا کرائے اور کھجور یا چھوہارے (یا اور کوئی چیز) اس سے چبوا کر بچے کے منہ میں ڈلوائے[1] اس کو تَحْنِیْک کہتے ہیں۔

فائدہ

جب بچہ بولنے لگے تو پہلے اسے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھا دے اور یہ آیت بھی یاد کرائے[2] وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا ۔ (حصن)

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ۔[3]

اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

جب چاند پر نظر پڑے تو یہ پڑھے

---

[1] حضرات صحابہ کرامؓ کی عادت تھی کہ بچوں کو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاتے اور برکت کی دعا کراتے تھے اور تحنیک بھی کراتے تھے (مسلم)

[2] یہ سورہ بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے (ترجمہ یہ ہے) اور آپ فرما دیجئے کہ سب تعریف اس کے لئے جس نے نہ کسی کو اپنی اولاد بنایا اور نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ عجز سے کوئی اس کا مددگار ہے اور تو اللہ کی بڑائی بیان کر اچھی طرح سے۔ ۱۲

[3] حصن عن ابن حبان والدارمی ۱۲

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا[1]
میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے۔

نیا چاند دیکھے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ[2]
اے اللہ! اس چاند کو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ جو تجھے پسند ہیں۔ اے چاند میرا اور تیرا رب ہے۔

جب کسی کو رخصت کرے تو یہ پڑھے

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ[3]
اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانت داری کی صفت اور تیرے عمل کا انجام۔

اور اگر وہ سفر کو جا رہا ہے تو یہ دعا بھی اس کو دے

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَ يَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔[4]
خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان بنائے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں تو جائے وہاں تیرے لئے خیر آسان کرے۔

---

[1] اخرجه الترمذی فی آخر کتاب التفسیر ۱۲ [2] حصن حصین عن ابن حبان ۲ [3] اخرجه الترمذی فی الدعوات ۲ [4] اخرجه الترمذی فی الدعوات ۱۲

پھر جب وہ روانہ ہو جائے تو یہ دعا دے

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ ط [۱]

اے اللہ اس کے سفر کا راستہ جلدی طے کرا دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔

جو رخصت ہو رہا ہو وہ رخصت کرنے والے کو یوں دُعا دے

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ ط [۲]

تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُولُ وَبِكَ اَحُولُ وَبِكَ اَسِيرُ ط [۳]

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے ان کے دفع کرنے کی تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

جب سوار ہونے لگے

اور رکاب یا پائدان پر ..... قدم رکھے تو بِسْمِ اللّٰهِ ط کہے اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھ جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط کہے پھر یہ آیت پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۙ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے

---

[۱] اخرجہ الترمذی فی الدعوات [۲] حصن حصین ۱۲ [۳] حصن حصین ۱۲

لَمُنْقَلِبُوْنَ[1] نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

اس کے بعد تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اے خدا! تو پاک ہے۔ بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہ بخشتا ہے۔

اس کو پڑھ کر مسکرانا ہی مستحب ہے[2]۔

جب سفر کو روانہ ہونے لگے تو یہ پڑھے

[3] اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ

اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما دے اور اس کا راستہ جلدی جلدی طے کرا دے، اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھر بار کا کارساز ہے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی

---

[1] یہ سورۂ زخرف پ ۲۵ کے پہلے رکوع کی ایک آیت ہے [2] کلہ مروی کذلک عن علیؓ اخرجہ الترمذی فی الدعوات ۱۲ [3] من صحیح مسلم بجمع الروایتین ۱۲

اَلْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَهْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ[۱]	مشقت اور گھر بار میں بُری واپسی سے اور بُری حالت کے دیکھنے سے اور بننے کے بعد بگڑنے سے اور مظلوم کی بد دعا سے ۔

فائدہ

سفر کو روانہ ہونے سے قبل اپنے گھر میں دو رکعت نماز نفل پڑھنا بھی مستحب ہے۔
(کتاب الاذکار للنووی)

فائدہ

جب بلندی پر چڑھے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ[۱] کہے اور جب بلندی سے نیچے اترے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ[۱] کہے اور جب کسی وادی میں گزرے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ[۱] پڑھے۔ اگر سواری کا پیر پھسل جائے (یا ایکسیڈنٹ ہو جائے) تو بِسْمِ اللّٰهِ[۱] کہے (حصن)

بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ[۳]	اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بیشک میرا پروردگار ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور کافروں نے خدا کو نہ پہچانا جیسا کہ اسے پہچاننا چاہیے حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی[۲] میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک ہے اور اس عقیدے سے برتر

---

[۱] حصن حصین ۱۲ [۲] مٹھی اور داہنے ہاتھ کے ظاہری معنیٰ مراد نہیں ہیں ۱۲

[۳] اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ غرق ہونے سے حفاظت رہے گی۔

عقیدے رکھتے ہیں۔

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر اسٹینڈ پر اترے تو پڑھے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ	اللہ کے پورے کلمات کے واسطے
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ[۱]	سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی

مخلوق کے شر سے اس کے پڑھ لینے سے کوئی چیز کوچ کرنے تک ضرر نہ پہنچائے گی (مسلم)

فائدہ

جب کسی منزل پر ٹھہر کر روانہ ہونے لگے تو ۲ رکعت پڑھ کر روانہ ہونا چاہیئے (دارمی)

جب وہ بستی نظر آئے جس میں جانا ہے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ[۱]	اے اللہ جو ساتوں آسمانوں اور
السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَ	ان سب چیزوں کا رب ہے جو
رَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ	آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں
وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ	زمینوں کا اور ان سب چیزوں کا
الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ	رب ہے جو اُن کے اوپر ہیں اور جو
وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ	شیطانوں کا اور ان سب کا رب
فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ	ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے،
الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا	اور جو ہواؤں کا اور ان چیزوں کا
وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا	رب ہے جنہیں ہواؤں نے اُڑایا
وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ	ہے سو ہم تجھ سے اس آبادی کی اور

---

[۱] حصن حصین ۱۲

مَا فِيهَا ؕ اس کے باشندوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کی آبادی کے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جو اس کے اندر ہیں۔

جب کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے تو تین بار یہ پڑھے

[1] اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا۔ اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت دے۔

پھر یہ پڑھے:

[2] اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا ؕ اے اللہ تو ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور یہاں کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبّت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبّت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔

جب سفر میں رات ہو جائے تو یہ پڑھے

[3] يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر ہے اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں اور تجھ پر چلتی ہیں اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے اور اژدھے سے اور سانپ سے اور بچھو سے

---

[1] و [2] حصن حصین ۱۲ [3] اخرجہ ابوداؤد فی کتاب الجہاد ۱۲

وَّمَا وَلَدَ ؕ اور اس شہر کے رہنے والوں سے
اور ہر باپ سے اور ہر اولاد سے۔

سفر میں جب سحر کا وقت ہو تو یہ پڑھے

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَ اَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ؕ[1]

سننے والے نے (ہم سے) اللہ کی تعریف بیان کرنا اور اس کی نعمت کا اور ہم کو اچھے حال میں رکھنے کا اقرار جو ہم نے کیا وہ بھی سنا اے ہمارے رب تو ہمارے ساتھ رہ۔
اور ہم پر فضل فرما، یہ دعا کرتے ہوئے دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔
بعض روایات میں ہے کہ اس کو بلند آواز سے تین بار پڑھے۔

(حصن عن ابی عوانہ و مستدرک الحاکم)

فائدہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ کی طرف دھیان رکھے اور اس کی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے اور جو شخص واہیات شعروں میں یا کسی اور بیہودہ شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان رہتا ہے (حصن)۔

اگر سفر میں دشمن کا خوف ہو تو سورۂ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ پڑھے بعض بزرگوں نے اس کو مجرب بتایا ہے (حصن)

سفر سے واپس ہونے کے آداب

جب سفر سے واپس ہونے لگے تو سواری پر بیٹھ کر سواری کی دعا پڑھنے کے بعد وہ

---

[1] اخرجہ مسلم ۱۲

دعا پڑھے جو سفر کو روانہ ہوتے وقت پڑھی تھی یعنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى (آخر تک) اور جب روانہ ہو جائے تو سفر کی دیگر دعاؤں اور مسنون آداب کا خیال رکھتے ہوئے ہر بلندی پر اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار کہے اور پھر یہ پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ط صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (مشکوٰۃ شریف)

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں (اللہ) کی بندگی کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اپنے بندے کی مدد کی اور مخالف لشکر کو شکست دی۔

سفر سے واپس ہو کر اپنے شہر یا بستی میں داخل ہوتے ہوئے یہ پڑھے

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ط (بخاری ومسلم)

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں (اللہ کی بندگی) کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

فائدہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کے لئے روانہ ہونے کو پسند فرماتے تھے (بخاری)

اور جب سفر سے واپس ہوتے تھے تو چاشت کے وقت اپنے شہر میں پہنچتے تھے، اوّلاً مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھتے، پھر (کچھ دیر) مسجد میں تشریف رکھتے تھے اس کے بعد گھروں

میں ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تھے (بخاری ومسلم)

سفر سے واپس ہوکر جب گھر میں داخل ہوتو یہ پڑھے

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَّا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔ (حصن)

میں واپس آیا ہوں، میں واپس آیا ہوں اپنے رب کے سامنے، ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

فائدہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ سفر میں ان پانچ سورتوں کو پڑھیں (۱) قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہر سورت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے شروع کی جائے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ختم پر بھی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھی جائے اس طرح بِسْمِ اللّٰهِ چھ مرتبہ پڑھی جائے گی۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب کبھی میں سفر میں نکلتا تھا تو باوجود مالدار ہونے کے بھی زادِ راہ ساتھیوں سے کم رہ جاتا تھا اور میرا حال بُرا ہو جاتا تھا لیکن جب میں نے یہ سورتیں پڑھنا شروع کیں اس وقت سے میں واپس ہونے تک اپنے تمام رفقائے سفر سے اچھی حالت میں رہتا ہوں اور زادِ راہ بھی ان سب سے زیادہ میرے پاس ہوتا ہے (حصن حصین)

حج کا تلبیہ

لَبَّيْكَ[1] اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے

---

[1] بخاری و مسلم ۱۲

لَبَّيْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ط	میں حاضر ہوں۔ بیشک حمد اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور ملک (بھی) تیرا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو جہاں تک مشرق و مغرب ہے اس کے دائیں بائیں ہر پتھر اور درخت اور مٹی کا ڈھیلا یہ سب تلبیہ پڑھتے ہیں (ترمذی)

فائدہ

تلبیہ سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی کا اور جنت کا سوال کرے اور دوزخ سے نجات پانے کی دعا مانگے۔ (مشکوٰۃ شریف)

بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے یہ پڑھنا چاہیئے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط	اللہ پاک ہے اور میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے پھیرنے کی اور نیکی پر لگانے کی طاقت بس اللہ ہی کو ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سات چکر بیت اللہ کا طواف کیا اور بس یہی کہتا رہا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (آخر تک جو اوپر لکھا گیا)، تو اس کے دس گناہ معاف

ل مشکوٰۃ المصابیح عن ابن ماجہ وقال المنذری فی الترغیب حسنہ بعض مشائخنا ۱۲

ہوں گے اور اس کے لیئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند ہوں گے اور جس نے طواف کیا اور وہ اس حالت میں بات کرتا رہا تو رحمت میں دونوں پاؤں سے گھس گیا جیسے کوئی شخص پانی میں دونوں پاؤں سے گھس جائے (ابن ماجہ) یعنی اس نے طواف کی عظمت کا دھیان نہ رکھا اور دنیاوی باتیں کرتا رہا جس کی وجہ سے رحمت صرف اس کے پاؤں والے حصہ تک پہنچے گی اگر ایسا نہ کرتا تو سر سے پاؤں تک رحمت میں ڈھانپ دیا جاتا (لمعات)

طواف کرتے ہوئے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ[1]

اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بہتری عطا کیجئے اور آخرت میں (بھی) بہتری عطا کیجئے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچائیے۔

اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان یہ بھی پڑھے

رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ[2]

اے میرے رب جو کچھ مجھے آپ نے عطا فرمایا اس پر مجھے قناعت نصیب فرما اور میرے لئے اس میں برکت عطا فرما اور میرے اہل وعیال اور مال جو میرے پیچھے ہیں تو میرے پیچھے خیر کے ساتھ ان کی حفاظت فرما۔

صفا مروہ اور ان کے درمیان کی دعائیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھا،

---

[1] اخرجہ ابوداؤد والنسائی والحاکم ۱۲ [2] مستدرک حاکم وصححہ ووافقہ الذہبی ۱۲

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ط اس کے بعد فرمایا کہ میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے ابتدا فرمائی ہے (یعنی اللہ پاک نے صفا مروہ کا ذکر فرماتے ہوئے صفا کا ذکر پہلے فرمایا ہے میں بھی صفا سے سعی شروع کرتا ہوں) چنانچہ آپ نے صفا سے ابتدا فرمائی اور صفا کے اوپر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا، آپ نے استقبال قبلہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور یہ پڑھا۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ	کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ	تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	اسی کے لئے حمد ہے اور اسی کے لئے
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ	ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ	ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا
الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ط	اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور

اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور سب (مخالف) لشکروں کو تنہا اسی نے شکست دی۔

تین مرتبہ اس کو پڑھا اور درمیان میں دعا بھی کی، پھر جب آپ مروہ پر تشریف لے گئے تو وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا (صحیح مسلم)

صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے جب اس جگہ پہنچے جہاں دونوں جانب ہرے رنگ کے ستون بنا دیئے گئے ہیں تو ان دونوں کے درمیان

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ	اے اللہ بخش دے اور تو سب سے
أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَامُ ؎	بڑھ کر غالب ہے اور سب سے

لہ یہ سورہ بقرہ کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے ترجمہ یہ ہے۔ بلاشبہ صفا اور مروہ منجملہ یادگار خداوندی ہیں ۱۲

؎ عزاہ فی جمع الفوائد الی معجم الطبرانی الاوسط وھو عنه مرفوع وعزاہ ابن الجزری فی الحصن والعدة الی ابن ابی شیبة وکتب من

بڑھ کر کریم ہے۔

عرفات میں پڑھنے کے لئے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے۔ اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور میں سینہ کے وسوسوں سے اور کاموں کی بدنظمی سے اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جسے ہوائیں لے کر چلتی ہیں۔

کونه موقوفا، قال الشوکانی فی تحفة الذاکرین هو موقوف علی ابن عمر و ابن مسعودؓ ولم یرو فی المرفوع دعاء بین الصفا و المروة اقلت هو عند الطبرانی مرفوع کما فی جمع الفوائد عن ابن مسعود ۱۲ ؒ ؎ حصن حصین ۱۲

مزدلفہ میں

عرفات میں آفتاب غروب ہوتے ہی آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ کے لئے روانہ ہوگئے، عرفات میں یا راستہ میں کسی جگہ مغرب کی نماز نہیں پڑھی، مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب اور عشاء دونوں اکٹھی پڑھیں پہلے مغرب کے فرض باجماعت پڑھے پھر عشاء کے فرض باجماعت پڑھائے دونوں کے درمیان سنت اور نفل کچھ نہیں پڑھے، اس کے بعد آپ صبح صادق ہونے تک لیٹ گئے اور جیسے ہی صبح صادق ہوئی نماز فجر ادا فرمائی پھر مشعرِ حرام میں تشریف لائے اور قبلہ رُخ ہوکر خوب روشنی ہوجانے تک دعا مانگتے رہے اور اللہ کی تکبیر و تہلیل اور توحید بیان کرتے رہے، (تیسرے اور چوتھے کلمہ میں یہ چیزیں جمع ہیں)۔

منیٰ میں

اس کے بعد (سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے) آپ منیٰ کے لئے روانہ ہوگئے اور جمرۂ عقبہ پر تشریف لائے (جسے عوام بڑا شیطان کہتے ہیں) اور اس کو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی[1]۔

جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے سے پہلے آپ نے تلبیہ ختم فرما دی اور اس سے پہلے پہلے تلبیہ پڑھتے رہے۔

ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو صرف جمرہ عقبہ کی رمی کی جاتی ہیں اور اس کے بعد والے ایام میں تینوں جمرات کی رمی کی جاتی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جمرہ اولیٰ کی رمی فرماتے جو مسجد کے قریب ہے تو سات کنکریاں مارتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے اس کے بعد آگے بڑھ کر قبلہ رو کھڑے ہوکر دعا مانگتے تھے اور دیر تک کھڑے رہتے تھے پھر سات کنکریوں سے دوسرے جمرہ (جسے جمرہ وسطیٰ کہتے ہیں) کی رمی فرماتے تھے

---

[1] ھذا کلہ (اعنی خروجہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات ثم فی المزدلفۃ ثم فی منی مع الافعال و الاذکار) من صحیح مسلم فی حدیث جابرؓ الطویل ۱۲

جب کنکری مارتے تو تکبیر کہتے تھے پھر بائیں جانب کو اُتر کر وادی سے متصل جگہ میں قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے تھے، اس کے بعد جمرہ عقبہ کے پاس آتے تھے اور سات کنکریوں سے اس کی رمی فرماتے تھے (اور) ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے پھر روانہ ہو جاتے اور اس جمرہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

غنیۃ الناسک میں لکھا ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کر کے نہ ٹھیرے بلکہ ٹھیرے بغیر دعا کرتا ہوا چلا جائے البتہ جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کی رمی کے بعد تمام ایام رمی میں ٹھیر کر دعا کرنا سنت ہے[1] اور جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعا کے مندرجہ ذیل الفاظ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا[2]	اے اللہ اس کو حج مبرور بنا دے اور (اس کی وجہ سے) گناہوں کو بخشا ہوا کر دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمرات کی رمی (کنکریاں مارنا) اور صفا مروہ کے درمیان سعی، اللہ کے ذکر ہی کے لئے مشروع کئے گئے ہیں۔ (ترمذی وقال حسن صحیح)

زمزم کا پانی پی کر یہ پڑھے

[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ	اے اللہ میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور کشادہ رزق کا اور

---

[1] ولا یقف عندها فی جمیع ایام الرمی للدعاء ویدعو بلا وقوف والوقوف عند الاولیین سنة فی الایام کلها (غنیه ص۹۸)

[2] عزاه فی الحصن الحصین الی ابن ابی شیبة ورمزله بکونه موقوفا وهو موقوف علی ابن مسعودؓ ۱۲

[3] اخرجه الحاکم فی المستدرک وهو موقوف علی ابن عباسؓ ۱۲

شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ ط — ہر مرض سے شفایاب ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

جب قربانی کا ارادہ کرے تو جانور کو قبلہ رُخ لٹا کر یہ پڑھے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ط اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ .....

میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں ابراہیم حنیف کے دین پر ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اے اللہ یہ قربانی تیری توفیق سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔

عَنْ کے بعد اس کا نام لے جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہوں اور اگر اپنی ہی طرف سے ذبح کر رہا ہو تو اپنا نام لیوے۔ اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کر دے[1]

جب کسی کو مصیبت یا پریشانی یا بُرے حال میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی کتاب الضحایا ۱۲

تَفۡضِيۡلاً[۱] — بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی

اس کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ مبتلا تھا جسے دیکھ کر یہ دعا پڑھی گئی (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ

اگر وہ شخص مصیبت[۱] میں مبتلا ہو تو اس دعا کو آہستہ پڑھے تاکہ اُسے رنج نہ ہو اور اگر وہ گناہ میں مبتلا ہو تو زور سے پڑھے تاکہ اُسے عبرت ہو۔

جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعا دیوے

[۲] اَضۡحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ — خدا تجھے ہنستا رہے۔

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یہ پڑھے

[۳] اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُكَ فِیۡ نُحُوۡرِهِمۡ وَ نَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شُرُوۡرِهِمۡ — اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرّف کرنے والا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اگر دشمن گھیر لیں تو یہ دعا پڑھے

[۴] اَللّٰهُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِنَا وَاٰمِنۡ رَّوۡعَاتِنَاط — اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور خوف ہٹا کر ہمیں امن سے رکھ

---

[۱] ذکر الترمذی فی جامعہ عن ابی جعفر محمد بن علی انہ قال اذا رأی صاحب بلاء تیعوذ یقول ذٰلك فی نفسہ ولا یسمع صاحب البلاء ۱۲

[۲] بخاری ومسلم ۲ [۳] سنن ابی داؤد ۱۲ [۴] حصن حصین ۱۲

مجلس سے اُٹھنے سے پہلے یہ پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ط

اے اللہ تو پاک ہے، اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

اگر مجلس میں اچھی باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان پر مُہر بن جائیں گے اور اگر فضول اور لغو باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان کا کفارہ ہو جائیں گے (ترمذی و ترغیب)

بعض روایات میں ہے کہ ان کلمات کو تین بار کہے (حصن)

جب کوئی پریشانی ہو تو یہ دُعا پڑھے

[1] اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّ اَصْلِحْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ۔

اے اللہ! میں تیری رحمت کی اُمید کرتا ہوں تو مجھے پل بھر بھی میرے سپرد نہ کر اور میرا سارا حال درست فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

یا یہ پڑھے:

[2] حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ط

اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔

یا یہ پڑھے:

[3] اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ط

اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں بناتا۔

---

[1] مشکوٰۃ عن ابی داؤد ۱۲ [2] سورۃ آل عمران پ۴ ۱۲ [3] حصن حصین ۱۲

فائدہ

اس کو تین بار پڑھے (حصن)[1]

یا یہ پڑھے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ[1]	اے زندہ اور اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے واسطے سے فریاد کرتا ہوں۔

یا یہ پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ[1]	اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں (گناہ کرکے اپنی جان پر) ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

پہلے گزر چکا ہے کہ ان الفاظ کے ذریعہ حضرت یونس علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی تھی۔

بے چینی کے وقت پڑھنے کی ایک اور دُعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ[2]	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا ہے بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے اور عرش کا رب ہے، کریم ہے۔

---

[1] حصن حصین عن المستدرک ۱۲ [2] اخرجہ البخاری فی الدعوات ۱۲

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ¹ ۹۹ مرضوں کی دوا ہے جن میں سب سے کم مرتبہ رنج کا ہے (یعنی یہ کلمہ بڑے بڑے دکھ درد کے لئے نافع اور مفید ہے اور رنج وغم کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں) استغفار کے فوائد میں بھی اس طرح کا مضمون گزر چکا ہے۔

جب بُرے وسوسے آئیں یا غصہ آئے یا گدھے یا کتے کی آواز سُنے تو یہ پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ² ¹ — میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس آئے گا اور سوال کرتے ہوئے کہے گا کہ اس کو کس نے پیدا کیا اس کو کس نے پیدا کیا، حتیٰ کہ (سوال اُٹھاتے اُٹھاتے) یوں کہے گا کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا۔ پس جب ایسا موقعہ ہو تو اللہ کی پناہ مانگے (شیطان مردود سے) اور وہیں رُک جائے (یعنی وسوسہ کو آگے نہ بڑھائے) (بخاری ومسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ جب لوگ یہ سوال اٹھائیں کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا تو یہ کہو

---

¹ عزاہ فی المشکوٰۃ اِلی البیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

² قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا ابلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ متفق علیہ وعند ابی داوٗد فاذا قالوا ذلک فقولو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم وعند ابی داود ایضا عن سلیمان بن صرد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی لاعرف کلمۃ لو قالہا ھذا (یعنی صاحب الغضب) لذھب عنہ الذی یجد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۱۲

اَللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔
(اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے (جو ان صفات کا مالک ہو وہ سب کا خالق ہے اس کو کس نے پیدا کیا یہ سوال ہی لغو ہے اور جہالت ہے) یہ الفاظ پڑھ کر تین بار بائیں طرف کو تھتکار دے اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے (ابوداؤد) اور ایک شخص کو بہت غصہ آگیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا حال دیکھ کر فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے یہ شخص کہہ لے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے وہ کلمہ یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (ابوداؤد کتاب الادب عن سلیمان بن صرد واخرج عنه الشیخان ایضا کما فی المشکوٰۃ) جب گدھے کی آواز سنے تو اس وقت بھی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ[1] پڑھے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب تم کتوں اور گدھوں کی رات کو آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جو تم کو نظر نہیں آتی ہیں۔

ہر قسم کی مالی ترقی کے لئے یہ درود شریف پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (صلی
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى	اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے اور

---

[1] فی المشکوٰۃ عن ابی هریرة رضی مرفوعا اذا سمعتم صیاح الدیکة فسلوا الله من فضله فانها رأت ملکا و اذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله من الشیطان الرجیم فانه رأى شیطانا متفق علیه وفیه ایضا ص ۲۷۳ عن شرح السنة اذا سمعتم نباح الکلاب و نهیق الحمیر من اللیل فتعوذوا بالله من الشیطان الرجیم فانهن یرین مالا ترون الحدیث۔

[2] حصن حصین عن ابی یعلی ۱۲

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

رسول ہیں اور تمام مومنین و مومنات پر اور مسلمین و مسلمات پر (بھی) رحمت نازل فرما۔

شب قدر کی یہ دعا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔[1]

اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا تو مجھے معاف فرما دے۔

اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعا دے

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ط[2]

تجھے اللہ (اس کی) جزائے خیر دے

جب قرضدار قرضہ ادا کر دے تو اس کو یہ دعا دے

اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ ط[3]

تو نے میرا قرضہ ادا کر دیا، اللہ تجھے (دنیا و آخرت) میں بہت دے۔

جب اپنی کوئی محبوب چیز دیکھے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط[4]

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔

اور جب کبھی دل بُرا کرنے والی چیز پیش آئے تو یوں کہے

---

[1] ترمذی وغیرہ [2] مشکوٰۃ ص۲۶۱ عن الترمذی ۱۲ [3] حصن حصین ۱۲ [4] و

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ[1] — ہر حال میں اللہ تعریف کا مستحق ہے

جب کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَھَادِیَ الضَّآلَّةِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ[2]

اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس کرنے والے اور راہ بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ہی گمشدہ کو راہ بتاتا ہے، اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعہ میری گمشدہ چیز کو واپس فرما دے کیونکہ وہ بیشک تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے ملی تھی۔

جب نیا پھل پاس آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا۔[3]

اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں برکت دے۔

---

[1] حصن عن ابن ماجه وغیرہ ۱۲

[2] حصن حصین ۱۲

[3] صحیح مسلم میں ہے کہ جب حضرات صحابہ کرامؓ موسم کا پہلا پھل آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے تھے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے اس کے بعد اپنے سب سے چھوٹے بچّہ کو عنایت فرما دیتے تھے، صاع اور مد اس زمانہ کے پیمانے تھے جن سے ناپ کر دیتے اور لین دین کرتے تھے ۱۲

اس کے بعد اس پھل کو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو دیدے (مسلم) یا اس وقت اس مجلس میں جو سب سے چھوٹا بچہ ہو اس کو دیدے (حصن)

بارش کے لئے تین بار یہ دعا مانگے

[1] اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا۔ اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما۔

یا یہ دعا پڑھے:

[2] اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَ سَكَنَهَا۔ اے اللہ! ہماری زمین پر زینت (یعنی پھول بوٹے) اور اس کا چین نازل فرما۔

فائدہ

اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنے کو بارش ہونے میں بڑا دخل ہے اور بستی سے باہر جاکر صلوٰۃ الاستسقاء بھی پڑھنی چاہیئے۔

جب بادل آتا ہوا نظر پڑے تو یہ پڑھے

[3] اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَّافِعًا۔ اے اللہ! ہم اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں جسے لے کر یہ بادل بھیجا گیا۔ اے اللہ! نفع دینے والی بارش برسا۔

اگر بادل برسے بغیر کھل جائے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے کہ اللہ پاک نے اس کو کسی مصیبت کا ذریعہ نہیں بنایا (حصن)

---

[1] حصن عن صحیح مسلم ۱۲ [2] حصن عن ابی عوانہ ۱۲ [3] حصن حصین عن ابی داؤد وغیرہ۔

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا[1]

اے اللہ! اس کو بہت برسنے والی اور نفع بخش بنا۔

اور جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔[2]

اے اللہ! ہمارے آس پاس اس کو برسا اور ہم پر نہ برسا اے اللہ ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں اور نالوں میں اور درخت پیدا ہونے کی جگہوں میں برسا۔

جب کڑکنے اور گرجنے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ[3]

اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہمیں چین دے۔

جب آندھی آئے تو اس کی طرف منہ کرے اور دو زانو یعنی حالتِ تشہد کی طرح بیٹھ کر یہ پڑھے

---

[1] بخاری ۱۲ [2] حصن حصین عن البخاری ومسلم ۱۲ [3] ترمذی ۱۲

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّمَا فِیْھَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔[1]

اے اللہ میں اس ہوا کی خیر کا اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر کا اور جو کچھ یہ لے کر بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جو کچھ یہ لے کر بھیجی گئی ہے اس کی شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

یا یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا ط[2]

اے اللہ اس کو نفع والی ہوا بنا دے اور اس کو نقصان دینے والی مت بنا اے اللہ اس کو رحمت بنا اور اس کو عذاب مت بنا۔

فائدہ

اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا بھی ہو (جسے کالی آندھی کہتے ہیں) تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ط اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ط (دونوں پوری سورتیں پڑھے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ادائے قرض کے لئے یوں دُعا کیا کرے

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ

اے اللہ حرام سے بچاتے ہوئے

---

[1] اخرجہ مسلم فی صحیحہ الا ان استقبالھا والجثو علی الرکب اخرجہ الطبرانی کما فی الحصن ۱۲

[2] اخرجہ الطبرانی کما فی الحصن ۱۲

عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ ط
تو اپنے حلال کے ذریعہ میری کفایت فرما اور اپنے حلال کے ذریعہ تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرما دے۔

ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اپنی مالی مجبوریوں کی شکایت کی تو فرمایا کیا میں تم کو وہ کلمات نہ بتادوں جو مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھائے تھے، اگر بڑے پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہوگا (ان کے ذریعہ دعا کرنے سے) اللہ جل شانہٗ ادا فرما دیں گے، اس کے بعد وہ کلمات بتائے جو اوپر گزرے (مشکوٰۃ عن الترمذی وغیرہ)

ادائے قرض کی دوسری دعا

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَ تَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِیْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ط

اے اللہ، اے مالک الملک، تو ملک دیتا ہے جس کو چاہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہے، اور تو عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور تو ذلت دیتا ہے جس کو چاہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے دنیا و آخرت میں مہربانی فرمانے والے تو دنیا و آخرت جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے، تو مجھ پر ایسی رحمت فرما کہ اس کی وجہ سے تیرے علاوہ ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز ہو جاؤں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادائے قرض کے لئے یہ کلمات حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو بتائے اور فرمایا کہ اگر تم پر اُحد پہاڑ کی برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ ادا فرما دے گا

(رواہ الطبرانی فی الصغیر ورجالہ ثقات کما فی مجمع الزوائد ص ۱۸۶ ج ۱۰)

ادائے قرض کی تیسری دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے بڑے بڑے تفکرات نے اور بڑے بڑے قرضوں نے پکڑ لیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو ایسے الفاظ نہ بتا دوں جن کے کہنے سے اللہ تمہارے تفکرات دور اور تمہارے قرض کو ادا فرما دے، اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ضرور ارشاد فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح شام یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ	اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں
الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ	فکرمندی سے اور رنج سے اور تیری
مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ	پناہ چاہتا ہوں بے بس ہو جانے سے
اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ	اور سستی کے آنے سے اور تیری پناہ
وَقَهْرِ الرِّجَالِ ط	چاہتا ہوں کنجوسی سے اور بزدلی سے

اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کی زور آوری سے۔

اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ پاک نے میری فکرمندی بھی دور فرما دی اور قرض بھی ادا فرما دیا (ابوداؤد)

جب اللہ کے لئے کسی سے محبت ہو

تو اس کو بتلا دے اور جب ۔ ۔ ۔ ۔ محبت ظاہر کر دے تو جس سے محبت ظاہر کی ہے یہ دعا دے۔

اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ	تجھ سے وہ ذات پاک محبت کرے
لَهٗ	جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔

(مشکوٰۃ عن البیہقی فی شعب الایمان)

جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو یوں سلام کرے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ[1] — تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

اس کے جواب میں دوسرا مسلمان یوں کہے

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ[2] — اور تم پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

اگر لفظ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ نہ بڑھایا جائے تو سلام اور جواب سلام ادا ہو جاتا ہے مگر جب مناسب الفاظ بڑھا دیئے جاتے ہیں تو ثواب بڑھ جاتا ہے۔ اگر وَبَرَکَاتُہٗ بڑھا دیا جائے تو اور بہتر ہوگا اسی طرح وَمَغْفِرَتُہٗ بڑھانے سے ثواب بڑھ جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

اگر کوئی مسلمان سلام بھیجے تو جواب میں یوں کہے

وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَتُہٗ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ[3] — اس پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

یا سلام لانے والے کو خطاب کر کے یوں کہے

وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ[4] — تم پر اور اس پر سلامتی ہو۔

فائدہ : سلام کے ساتھ مصافحہ بھی کرے۔ حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح ص۳۶۹ [2] مشکوٰۃ المصابیح ص۳۶۹ ۱۲ [3] و [4] حصن حصین ۱۲

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کر کے مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اُن کے گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں (ترمذی)

ابوداؤد شریف کی روایت میں یوں ہے کہ جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد بیان کریں اور مغفرت کی دعا کریں تو اُن کی مغفرت کر دی جاتی ہے (مشکوٰۃ)

عورتیں بھی آپس میں مصافحہ کریں انہوں نے یہ سنت ترک کر رکھی ہے۔

جب چھینک آئے تو یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ[1] ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔

اُس کو سُن کر دوسرا مسلمان یوں کہے

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ[2] ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔

اُس کے جواب میں چھینکنے والا یوں کہے

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ[3] ۔ اللہ تم کو ہدایت پر رکھے اور تمہارا حال سنوار دے۔

فائدہ

چھینک جسے آئے اگر وہ عورت ہو تو جواب دینے والا يَرْحَمُكِ اللّٰهُ کاف کے زیر کے ساتھ کہے۔

فائدہ

اگر چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نہ کہے تو اس کے لئے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا واجب نہیں

---

[1] ، [2] ، [3] مشکوٰۃ عن البخاری ۱۲

ہے اور اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو جواب دینا واجب ہے۔

(کما فی حدیث انس عند الشیخین)

فائدہ

چھینکنے والے کو زکام ہو یا اور کوئی تکلیف ہو جس سے چھینکیں آتی ہی چلی جائیں تو تین دفعہ کے بعد جواب دینا ضروری نہیں (مشکوٰۃ)

بدفالی لینا

کسی چیز یا کسی حالت کو دیکھ کر ہرگز بدفالی نہ لیوے۔ اس کو حدیث شریف میں شرک فرمایا گیا ہے اگر خواہ مخواہ بلا اختیار بدفالی کا خیال آجائے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ[1]

اے اللہ! بھلائیوں کو آپ ہی وجود دیتے ہیں اور بدحالیوں کو صرف آپ ہی دور کرتے ہیں، برائی سے بچانے اور نیکی پر لگانے کی طاقت صرف آپ ہی کو ہے۔

جب آگ لگتی دیکھے

تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے ذریعہ بجھائے یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بجھ جائے گی (حصن)، صاحب حصن حصین فرماتے ہیں کہ یہ مجرب ہے۔

جب کسی مریض کی مزاج پرسی کو جائے تو یوں کہے

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ[2] کچھ حرج نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تم

---

[1] رواہ ابوداؤد مرسلاً کما فی المشکوٰۃ ۱۲ [2] مشکوٰۃ ۱۲

کو گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

اور سات مرتبہ اس کے شفایاب ہونے کی یوں دعا کرے۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے اور بڑے عرش کا رب ہے کہ تجھے شفا دیوے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو ضرور شفا ہوگی ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے (مشکوٰۃ)

جب کوئی مصیبت پہنچے (اگرچہ کانٹا ہی لگ جا) تو یہ پڑھے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ[۱] اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا۔

بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

جب بدن میں کسی جگہ زخم ہو یا پھوڑا پھنسی ہو

تو شہادت کی انگلی کو منہ کے لعاب میں بھر کر زمین پر رکھ دے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی جگہ پر پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا[۲]

میں اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔

---

[۱] صحیح مسلم ۱۲ [۲] حصن عن المسلم ۱۲

اگر کوئی چوپایہ (بیل بھینس وغیرہ) مریض ہو تو یہ پڑھے

لَا بَأْسَ اَذْهِبِ الْبَأْسَ	کچھ ڈر نہیں اے لوگوں کے رب
رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ	تکلیف دور فرما (اور) شفا دے
الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ	تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے
اِلَّا اَنْتَ۔	سوا کوئی تکلیف کو دور نہیں کر سکتا۔

اس کو پڑھ کر چار مرتبہ چوپایہ کے داہنے نتھنے میں اور تین مرتبہ اس کے بائیں نتھنے میں دم کرے (حصن حصین عن ابن ابی شیبۃ موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

جس کی آنکھ میں کوئی درد یا تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ	میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں
حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَ وَصَبَهَا	اے اللہ اس کی گرمی اور اس کی ٹھنڈک اور مرض کو دور فرما۔

اس کے بعد یوں کہے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو) (حصن عن النسائی وغیرہ) بعض عالموں نے فرمایا ہے کہ جس کو نظرِ بد لگ جائے اس کے لئے اس کو پڑھے۔

آنکھ دکھنے آجائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ[1]	اے اللہ! میری بینائی سے مجھے نفع
وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَ	پہنچا اور میرے مرتے دم تک اسے

---

[1] حصن عن المستدرک ۱۲

اَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ

باقی رکھ اور دشمن میں میرا انتقام مجھے دکھلا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

جس کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری کا مرض ہو، یا اور کوئی تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

[1] رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ۔

ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں (معبود) ہے تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان اور زمین میں جاری ہے، جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو زمین میں بھی اپنی رحمت بھیج اور ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے سو تو اپنی شفاؤں میں سے ایک شفاء اور اپنی رحمتوں سے ایک رحمت اس درد پر اتار دے۔

فائدہ

کسی کو زہریلا جانور ڈس لے تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح ص۱۳۵ والحصن الحصین عن النسائی و ابی داؤد و مستدرک الحاکم ۱۲

فائدہ

جس کی عقل میں فتور ہو تین روز تک صبح شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اور منہ میں تھوک جمع کر کے اس پر تھتکار دے۔ (حصن عن ابی داود والنسائی)

جسے بخار چڑھ آوے یا کسی طرح کا کہیں درد ہو تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ[1]

اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں جو بڑا ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو عظیم ہے جوش مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

فائدہ

بخار کو برا کہنا منع ہے۔ حضرت امّ سائب صحابیہؓ نے جب بخار کو برا کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کو برا مت کہو کیونکہ وہ انسانوں کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے زنگ کو دور کر دیتی ہے (مشکوٰۃ)

بچھو کا زہر اُتارنے کے لئے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالتِ نماز ایک مرتبہ بچھو نے ڈس لیا، آپ نے اس کو جوتے سے مار دیا اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ بچھو پر اللہ کی لعنت ہو نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو یا فرمایا نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو اس کے بعد پانی اور نمک منگایا اور نمک کو پانی میں گھول کر اس جگہ پر ڈالتے رہے اور مسح کرتے رہے جس جگہ بچھو نے ڈسا تھا اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ[2]

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح وحصن حصین ۱۲

پڑھتے رہے۔ (مشکوٰۃ عن البیہقی فی شعب الایمان) حصن حصین میں بھی اس قصہ کا ذکر ہے اس میں سورۂ قل یاایھا الکٰفرون پڑھنا بھی مذکور ہے۔

جلے ہوئے پر یہ پڑھ کر دم کرے

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ[۱]	اے رب انسانوں کے رب تکلیف
اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا	کو دور فرما، تو شفا دے (کیونکہ)
شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ۔	تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

دم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ہونٹوں کو ملا کر ذرا قریب کر کے اس طرح پھونک مارے کہ تھوک کے کچھ ذرات نکل جائیں جہاں دم کرنے کا ذکر ہے یہی مطلب سمجھئے۔

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو یا کوئی اور تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہے پھر سات بار یہ پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ	اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی
شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ[۲]	پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے

جس کی تکلیف پا رہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں۔

ہر مرض کو دُور کرنے کے لئے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کی جگہ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ پڑھتے تھے۔

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ	اے لوگوں کے رب تکلیف دور فرما
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا	اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا
شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً[۳]	ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں

---

۱ حصن حصین عن النسائی واحمد ۱۲ ۲ مشکوٰۃ عن صحیح مسلم ۱۲

لَا يُغَادِرُ سُقْمًا[1] ہے ایسی شفا دے جو ذرا مرض نہ چھوڑے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب علیل ہوتے تھے تو معوذات پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم فرماتے اور پھر (آگے پیچھے) سارے بدن پر ہاتھ پھیرتے تھے اور جس مرض میں آپ کی وفات ہوئی ہے اس میں مُعَوِّذَات پڑھ کر میں آپ کے ہاتھ پر دم کرتی تھی پھر آپ کے اس ہاتھ کو آپ کے (تمام بدن پر) پھیرتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو آپ اس پر معوذات[2] پڑھ کر دم فرماتے تھے (مشکوٰۃ)

بچہ کو مرض یا اور کسی شر سے بچانے کے لئے

أُعِيذُكَ[3] بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ط

میں اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ضرر پہنچانے والی ہر آنکھ کے شر سے تجھ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

مریض کے پڑھنے کے لئے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مرض کی حالت میں (اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ

---

[1] مشکوٰۃ عن البخاری و مسلم ۱۲

[2] قل یایہا الکفرون، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس ان چاروں کو معوذات کہتے ہیں ۱۲

[3] روی البخاری انہ علیہ السلام کان یعوذ بہا الحسن والحسین ۱۲

میں) چالیس مرتبہ پکارے لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اور پھر اسی مرض میں مرجائے تو اُسے شہید کا ثواب دیا جاتا ہے اور اگر اچھا ہوگیا تو اس حال میں اچھا ہوگا کہ اس کے سب گناہ معاف ہوچکے ہوں گے۔

(حصن حصین عن المستدرک)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مرض میں یہ پڑھا۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰـهَ	اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط	سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ	تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے

لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی طاقت اللہ ہی کو ہے۔

اور پھر اسی مرض میں اُس کی موت آگئی تو دوزخ کی آگ اُسے نہ جلائے گی۔

(حصن حصین عن الترمذی وغیرہ)

اگر زندگی سے عاجز آجائے

اور تکلیف کی وجہ سے جینا بُرا معلوم ہو تو موت کی تمنا اور دعا ہرگز نہ کرے اگر دعا مانگنا ہی ہے تو یوں مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ	اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب
الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ	تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور

ل مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری ومسلم ۱۲

إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي۔ جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لیجیو۔

جب موت قریب معلوم ہونے لگے تو یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلٰى[1]۔ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔

اپنی جانکنی کے وقت یہ دعا کرے

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ[2]۔ اے اللہ موت کی سختیوں کے (اس موقع) میں میری مدد فرما۔

فائدہ

موت کے وقت مرنے والے کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جاوے اور جو کوئی مسلمان وہاں موجود ہو وہ مرنے والے کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرے یعنی اس کے سامنے بلند آواز سے کلمہ پڑھے تاکہ وہ سن کر کلمہ پڑھ لیوے۔ (خود اس سے نہ کہیں کہ کلمہ پڑھ، فقہا نے ایسا ہی لکھا ہے)

حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو وہ داخلِ جنت ہوگا (حصن حصین)، یعنی گناہوں کی وجہ سے سزا پانے سے انشاءاللہ تعالیٰ بچ جائے گا اور داخلہ جنت میں رکاوٹ نہ رہے گی۔

جانکنی کے وقت حاضرین میں سے کوئی شخص سورۂ یٰسین شریف پڑھے (اس سے جانکنی

---

[1] حصن حصین عن البخاری و مسلم ۱۲

[2] حصن حصین عن الترمذی ۱۲

میں آسانی ہو جاتی ہے (حصن حصین مع الحاشیہ)

روح پرواز ہو جانے پر میت کی آنکھیں بند کر کے یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ[1]	اے اللہ اس کو بخش دے اور
وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی	ہدایت یافتہ بندوں میں شامل فرما
الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ	کر اس کا درجہ بلند فرما اور اس
فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ	کے پسماندگان میں تو ان کا خلیفہ
وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ	ہو جا اور اے رب العلمین ہمیں
الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ	اور اسے بخش دے اور اس کی قبر
قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ ط	کو کشادہ اور منور فرما دے۔

یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت کے بعد ان کی آنکھیں بند فرما کر پڑھی تھی اور فُلَانٍ کی جگہ اُن کا نام لیا تھا۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے لئے یہ دعا پڑھے تو فُلَانٍ کی جگہ اس کا نام لیوے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگا دیوے۔

میت کے گھرانے کا ہر آدمی اپنے لئے یوں دعا کرے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ[2]	اے اللہ مجھے اور اسے بخش دے
وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی	اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔
حَسَنَۃً ط	

فائدہ

کسی کا بچہ فوت ہو جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ

---

[1] حصن حصین عن المسلم وابی داود وغیرہ ۱۲

[2] مشکوٰۃ المصابیح ص۱۴۲ عن المسلم ۱۲ [3] حصن عن المسلم وغیرہ ۱۲۔

وَاجِعُوْنَ[1] پڑھے۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمْدُ رکھ دو۔

(حصن عن الترمذی)

میّت کو تخت پر رکھتے ہوئے یا جنازہ اُٹھاتے ہوئے بسم اللہ کہے[2]

میّت کو قبر میں رکھتے وقت یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ[3]

میں اس کو اللہ کا نام لے کر اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر (قبر میں) رکھتا ہوں۔

فائدہ

دفن کے بعد قبر کے سرہانے سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات (تا اَلْمُفْلِحُوْنَ) پڑھی جائیں اور پیروں کی طرف سورۂ بقرہ کی آخری آیات (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے) ختم سورت تک پڑھی جائیں۔ (مشکوٰۃ شریف موقوفاً علی ابن عمرؓ) اور تھوڑی دیر قبر کے پاس ٹھہر کر میت کے واسطے استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کریں کہ اُسے اللہ تعالیٰ (فرشتوں کے سوال وجواب میں) ثابت قدم رکھے۔ (حصن عن ابی داؤد وغیرہ)

جب قبرستان میں جائے تو یہ پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ[4]

اے قبر والو! تم پر سلام ہو۔ ہمیں

---

[1] حصن عن ابن ابی شیبۃ واشارالی وقفہ ۱۲ [2] حصن عن مستدرک الحاکم ۱۲

[3] یہ دعا ہر مصیبت کے وقت پڑھنے کے لئے ہے، ترجمہ یہ ہے، بلاشبہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۱۲

[4] مشکوٰۃ عن الترمذی وغیرہ ۱۲

الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ	اور نہیں اللہ بخشے۔ تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔

یا یہ پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ	اے یہاں کے رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اور ہم بھی) انشاالله تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔ اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد اسے یوں سمجھاوے

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ[۲]	بیشک جو اللہ نے لیا وہ اسی کا ہے اور جو اس نے دیا وہ اسی کا ہے اور ہر ایک کا اس کے پاس وقت مقرر

ہے (جو بے صبری سے یا کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا) لہٰذا صبر کرنا چاہیئے اور ثواب کی اُمید رکھنی چاہیئے۔

(وهذا اخر الادعية من هذا الباب)

---

[۱] مشکوٰۃ عن المسلم ۱۲

[۲] ان الفاظ کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے ایک بچہ کے بارے میں تسلی دی کما فی المشکوٰۃ ص ۱۵۰ عن البخاری ومسلم ۱۲

باب دہم

اَلْحِزْبُ الْمَقْبُوْلُ

مِنْ کَلَامِ اللّٰہِ وَ اَحَادِیْثِ الرَّسُوْلِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

یعنی روزانہ پڑھنے کے لئے

جامع دُعائیں

جسکو

سات منزلوں پر تقسیم کر دیا گیا ہے
تاکہ کم ازکم ہفتہ میں ایک بار پوری پڑھ لی جا سکیں۔

ان دُعاؤں میں

اللہ جل شانہٗ سے ہر خیر کا سوال کر لیا گیا ہے
اور ہر شر سے پناہ مانگ لی گئی ہے

دسواں باب

یہ ہماری اس کتاب کا آخری باب ہے اس میں وہ دعائیں جمع کی ہیں جو کسی وقت یا کسی حال کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ دنیا و آخرت کی کوئی خیر ایسی نہیں جس کا ان دعاؤں میں سوال نہ کیا گیا ہو اور کوئی شر ایسی نہیں جس سے پناہ نہ مانگی گئی ہو، بندے اپنی بہت سی ضرورتوں کو سمجھتے بھی نہیں اور بہت سی حاجتوں تک ان کے ذہن کی رسائی بھی نہیں ہوتی اسی طرح بہت سے مکروہات اور مصائب اور تکالیف ایسی ہیں جن کو بہت سے بندے جانتے بھی نہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی جامع دعاؤں کی تعلیم اور تلقین فرمائی ہے جن میں ہر خیر کا سوال آگیا ہے اور ہر دکھ تکلیف اور چھوٹی بڑی مصیبت سے محفوظ رہنے کی دعا مانگ لی گئی ہے اپنی اپنی زبان میں ہر شخص کچھ نہ کچھ دعا کرتا ہے اور ہر زبان میں دعا کرنا درست ہے اللہ جل شانہٗ وہ سب کچھ جانتا ہے جو لوگوں کے قلوب میں ہے اور وہ سب جانتا ہے جو کسی بندہ کی زبان سے نکلے، وہ ہر زبان کا خالق

کوئی پڑھنے والا اپنا معمول بنائے تو اوّل قرآن مجید کی دعائیں یکجا پڑھ لے، اس کے بعد حدیث شریف کی دعائیں لکھی ہیں ان سب دعاؤں کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے اس مقصد کے لئے کبھی کبھی ان کا ترجمہ بھی دیکھ لیا کریں۔

یہ دعائیں چند صفحات میں آگئی ہیں اگر کوئی شخص روزانہ ان سب کو پڑھ لیا کرے تو بہت ہی مبارک ہے اور اگر تھوڑی تھوڑی کر کے سات دن میں ختم کیا کرے تو اس کا بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑا فائدہ ہوگا، ہم نے ان کے سات حصے کر دیئے ہیں تاکہ کوئی شخص سات حزب کر کے ہفتے بھر میں پڑھنا چاہے تو اس کے لئے آسانی ہو ممکن ہے کوئی صاحب خیر اس باب کے مجموعہ ادعیہ کو علیحدہ طبع کرنا چاہیئے اس لئے اس مجموعہ کا مستقل نام

اَلْحِزْبُ الْمَقْبُوْلُ

مِنْ کَلَامِ اللّٰہِ وَ اَحَادِیْثِ الرَّسُوْلِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)
تجویز کرتا ہوں

جو حضرات ان دعاؤں کو پڑھیں احقر کو بھی دعاؤں میں یاد فرما لیا کریں احقر کے والدین اور اساتذہ کے لئے بھی رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

وباللہ التوفیق

تنبیہ: جو حضرات ان کا ورد رکھیں روزانہ جب پڑھنا شروع کریں تو اوّلاً بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ پڑھ لیں اس کے بعد دعائیں پڑھنا شروع کر دیں۔ اور آخر میں سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پڑھ لیا کریں۔

اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّلُ (یَوْمُ السَّبْتِ)

پہلی منزل بروز سنیچر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ ... اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۝
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (اٰمِيْنَ)

مردود سے۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو
بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو
رب ہیں تمام جہانوں کے جو بڑے
مہربان نہایت رحم والے ہیں جو
مالک ہیں روزِ جزا کے ہم آپ ہی
کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی
سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں
بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا۔ راستہ
اُن لوگوں کا جن پر آپ نے انعام
فرمایا ہے نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر
آپ کا غضب کیا گیا اور نہ اُن لوگوں کا جو راہ (حق) سے بھٹک گئے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا
وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً
لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ
عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول
فرمائیے بلاشبہ آپ خوب سننے والے
جاننے والے ہیں اے ہمارے پروردگار
اور ہم کو اپنا (اور زیادہ) مطیع بنا
دیجئے اور ہماری اولاد میں سے (بھی)
ایک ایسی جماعت پیدا کیجئے جو آپ
کی مطیع ہو اور ہم کو ہمارے حج کے
احکام بتلا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھیے اور فی الحقیقت آپ ہی ہیں
بہت توبہ قبول فرمانے والے مہربانی فرمانے والے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجئے اور آخرت میں بھی بہتری دیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچائیے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝

اے ہمارے رب گرفت نہ فرما اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا ہمارے پہلے لوگوں پر۔ اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز جس کی طاقت ہم کو نہیں اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا مالک ہے تو غالب کر ہم کو کافر لوگوں پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اے رب ہمارے! نہ پھیر ہمارے دلوں کو بعد ہدایت کے اور دے ہمیں اپنے پاس سے رحمت، بیشک تو ہی بہت دینے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے رب ہمارے! بے شک ہم ایمان لائے ہیں، بس بخش دے ہمارے گناہ اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے رب ہمارے تو نے یہ عبث نہیں پیدا کیا تو پاک ہے پس بچا ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے ہمارے رب! تو نے جسے دوزخ میں ڈالا تو تو نے ضرور اس کو رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے! ہم نے ایک پکارنے والے کو ایمان کے لئے پکارتے ہوئے سنا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔ اے رب ہمارے! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیوں کا کفارہ کر دے اور ہمارا نیکیوں کے ساتھ خاتمہ کر۔ اے رب ہمارے اور دے ہمیں جو آپ نے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ کو خلاف نہیں فرماتا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اے رب ہمارے ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نامرادوں میں سے ہو جائیں گے۔

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝

تو ہی ہمارا مددگار ہے پس بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے اچھا بخشنے والا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے رب! نہ کیجیو ہمیں تختہ مشق ظالم لوگوں کا اور نجات دے ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے تو ہی ہے ولی میرا دنیا اور آخرت میں اٹھانا مجھ کو مسلمان اور شامل کرنا مجھے نیکیوں کے ساتھ۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

اے رب میرے کر دے مجھے نماز قائم کرنے والا اور میری نسل کو بھی، اے رب ہمارے اور میری دعا قبول فرما اے رب ہمارے بخشنا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور تمام مومنین کو جس دن حساب قائم ہو۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

اے رب رحم کر میرے والدین پر جیسا انہوں نے مجھ چھوٹے سے کو پالا۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

اے رب ہمارے، دے ہمیں اپنے پاس سے ایک رحمت اور سامان کر دے ہمارے لئے کام میں درستی کا۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝

اے رب میرے کھول دے سینہ میرا اور آسان کر مجھ پر میرا کام اور کھول دے گنجلک میری زبان سے کہ میری بات کو لوگ سمجھ لیں۔

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝

اے رب میرے بڑھا مجھے علم میں

اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

مجھے لگ گئی ہے بیماری اور تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

اے رب میرے نہ چھوڑ مجھے اکیلا اور تو سب سے اچھا وارث ہے۔

رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝

اے رب اتار مجھے مبارک جگہ میں اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

اے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں، شیطانوں کے وسوسوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝	اے رب ہم ایمان لائے پس تو بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربان ہے ۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝	اے رب ہمارے ٹال دے ہم سے دوزخ کا عذاب کہ اُس کا عذاب پوری تباہی ہے ۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝	اے رب ہمارے! دے ہمیں ہماری بیبیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور کر دے ہمیں پرہیزگاروں کا مقتدا ۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ	اے رب مجھے نصیب کر کہ شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے کیا مجھ پر اور

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے رب ہمارے بخش دے ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور نہ کر ہمارے دلوں میں کدورت ایمان والوں کے ساتھ اے رب ہمارے تو بہت مہربان رحم والا ہے ۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اے رب ہمارے تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے اے رب ہمارے نہ کر ہمیں ستم کش کافر لوگوں کا اور بخش دے ہمیں اے رب ہمارے کیونکہ تو ہی ہے زبردست حکمت والا ۔

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اے رب ہمارے کامل کر دے ہمارے لئے ہمارا نور اور بخش دے ہمیں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے ۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۝ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝

اے رب بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی میرے گھر میں ایماندار ہو کر داخل ہوا اور تمام ایماندار مردوں اور عورتوں کو (بھی بخش دے) اور ظالموں کی ہلاکت اور بڑھا دیجئے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ہ	آپ فرما دیجئے کہ میں صبح کے رب
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ہ وَمِنْ	کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے
شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ہ وَ	شر سے اور اندھیری رات کے شر
مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ	سے جب وہ آجائے، اور گرہوں پر
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ہ	پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر

سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہ	آپ فرما دیجئے کہ میں آدمیوں کے
مَلِكِ النَّاسِ ہ اِلٰهِ النَّاسِ ہ	رب کی آدمیوں کے بادشاہ کی آدمیوں
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ	کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ
اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ	ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے
النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ	کے شر سے، جو لوگوں کے دلوں میں
وَالنَّاسِ ہ	وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ جنات سے
	ہو یا آدمیوں سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ[1]	اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں
الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ	فکرمندی سے اور رنج سے اور
وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ	عاجز ہونے سے اور کسلمندی سے
وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ	اور کنجوسی سے اور بزدلی سے اور

---

[1] صحیح بخاری ۱۲

وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ۔
قرض کی سختی سے اور انسانوں کے غلبہ سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ط[۱]

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں سستی سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہونے سے اور گناہ سے اور تاوان بھگتنے سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری کے فتنہ کے شر سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں تنگدستی کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جُھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشِّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ ط[۳]

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ مصیبت کے بھگتنے سے اور بدبختی کے آنے سے اور بُرائی کے فیصلہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ[۴]
اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں

۱؎ صحیح بخاری۔
۲؎ یہاں تک قرآن کریم کی دعائیں تھیں آگے حدیث شریف کی دعائیں ہیں ۱۲
۳؎ صحیح بخاری ۱۲ ۴؎ صحیح مسلم ۱۲

عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا ۔	ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیراب نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِي (يَوْمُ الْاَحَدِ)

دوسری منزل (بروز اتوار)

رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ كُلِّهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ۔	اے اللہ میری خطاؤں کو معاف فرما اور جو گناہ میں نے قصداً کئے ان کو بھی معاف فرما اور جو گناہ نادانی میں کئے اُن کو بھی معاف فرما۔ اور جو گناہ مذاق کے طور پر کئے ان کو بھی معاف فرما۔ اور یہ سب چیزیں میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ وہ سب گناہ معاف فرما جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو پوشیدہ طور پر کئے اور جو ظاہری طور پر کئے۔ آپ ہی آگے بڑھانے

والے ہیں اور آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ [1]	اے اللہ! میں آپ کے حضور میں

---

[1] صحیح مسلم ۱۲

وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ ط

جھک گیا اور میں آپ پر ایمان لایا اور میں نے آپ پر بھروسہ کیا اور میں آپ کی طرف رجوع ہوا اور میں نے آپ ہی کی قوت کے ذریعہ دشمن سے جھگڑا کیا۔ اے اللہ میں آپ کی عزت کے واسطے سے اس امر سے پناہ لیتا ہوں کہ آپ مجھے گمراہ کریں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ زندہ ہیں اور تمام انسان اور جنات مر جائیں گے۔

---

۱ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔

اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ نصیب فرمائیے اور اس کو پاک صاف کر دیجئے۔ آپ اس کے سب سے بہتر پاک صاف کرنے والے ہیں۔ آپ اس کے ولی ہیں اور مولیٰ ہیں۔

---

۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

اے اللہ میں آپ سے ہدایت کا اور تقویٰ کا سوال کرتا ہوں، اور پاک دامن رہنے کا اور غنی ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

---

۳ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ

اے اللہ مجھے ہدایت دیجئے اور

---

۱ صحیح مسلم ۱۲ ۲ صحیح مسلم ۱۲ ۳ صحیح مسلم ۱۲

مجھے ٹھیک راستے پر رکھیئے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ[1]

اے اللہ میرا دین درست فرما دے جو ہر وقت مضبوطی سے پکڑنے کی چیز ہے اور میری دنیا (بھی) درست فرما دیجئے جس میں میری (چند روزہ) زندگی ہے۔ اور درست فرما دیجئے میری آخرت جہاں مجھے لوٹنا ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر خیر کی زیادتی کا سبب بنا دیجئے اور موت کو میرے لئے ہر شر سے محفوظ ہو کر آرام کا سبب بنا دیجئے۔

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ[2]

اے اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولوں کے پانی سے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر دے جیسا کہ آپ نے سفید کپڑے کو میل سے صاف فرما دیا اور دوری فرما دیجئے میرے اور میری خطاؤں کے درمیان جیسا کہ آپ نے دُوری پیدا فرمائی ہے پورب اور پچھم کے درمیان۔

[1] صحیح مسلم ۱۲ [2] صحیح بخاری ۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّ زَكٰوةً وَّ قُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَآ اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ[۱، ۲]

اے اللہ میں آپ سے ایک وعدہ لیتا ہوں جس کو آپ ہرگز خلاف نہ فرمائیں گے بس میں ایک انسان ہی ہوں تو جو کسی مسلمان کو میں نے تکلیف دی ہو یا برا بھلا کہا ہو یا مارا پیٹا ہو یا لعنت کی ہو تو اُن سب کو اس کے لئے رحمت اور پاکیزگی اور اپنی نزدیکی کا ذریعہ بنا دیجیے جس کی وجہ سے اس کو آپ مقرب بنالیں۔

---

[۳] اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[۴]

اے اللہ ہم آپ سے وہ خیر سوال کرتے ہیں جس کا آپ سے آپ کے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا اور اُس چیز کے شر سے ہم آپ کی پناہ لیتے ہیں جس سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی اور آپ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور آپ ضرورت کی چیزیں عطا فرمایا کرتے ہیں اور گناہ سے پھیرنا اور نیکی پر لگانا بس اللہ ہی کی طاقت سے ہے۔

---

[۱] صحیح مسلم ۱۲ [۲] یہ دعا بہت اہم ہے بار بار مانگنا چاہیئے اس میں ان لوگوں کے لئے دعا ہے جن کو کسی طرح کی کوئی تکلیف دی ہو یا مارا ہو یا گالی دی ہو یا لعنت کی ہو جہاں تک ممکن ہو معافی مانگ کر یا بدلہ دے کر اس کو راضی کریں جس کے بارے میں ایسا کیا ہو اور یہ دعا بھی مانگیں اس میں بھی ایک قسم کی تلافی ہے۔
[۳] سنن ترمذی ۱۲ [۴] یہ دعا بھی بہت اہم ہے، حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ ۔[1]

اے اللہ میرے حق میں خیر فرمائیے اور ہر موقع اور ہر مقام میں میرے لئے بہتری کا انتخاب فرمائیے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔[2]

اے اللہ ہم آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتے ہیں ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَدْخِلْنِيْ الْجَنَّةَ ۔[3]

اے اللہ میری مغفرت فرمائیے اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے جنت میں داخل فرمائیے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ ۔[4]

اے اللہ میں آپ کے فضل اور آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں کیوں کہ اس رحمت کے آپ ہی مالک ہیں ۔

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے بہت دعائیں کی ہیں جن میں سے ہم کو کچھ یاد نہ رہا (دل چاہتا ہے کہ ہم بھی وہ دعائیں مانگتے جو آپ نے مانگی ہیں) آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی دعا بتا دیتا ہوں جس میں وہ سب دعائیں آجائیں جو میں نے مانگی ہیں ، پھر دعا ارشاد فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر طلب کی ہم وہ خیر اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں اور آپ نے جس کسی بھی چیز سے اللہ کی پناہ مانگی ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ، سبحان اللہ کیا جامع دعا ہے ۔ ۱۲

[1] سنن ترمذی ۱۲

[2] سنن ترمذی ۱۲

[3] حصن عن الطبرانی [4] حصن عن الطبرانی ۱۲

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ[1]

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں آپ کی نعمت کے چلے جانے سے اور آپ کی عافیت کے بدل جانے سے اور اچانک گرفت ہونے سے اور آپ کی ہر طرح کی ناراضگی سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ[2]

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں کنجوسی سے اور سستی سے اور نکمی عمر سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔[3]

میں اللہ کے پورے کلمات کے واسطہ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غصہ سے اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ[4]

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں بُرے اخلاق اور بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے۔

---

[1] صحیح مسلم ۱۲ [2] صحیح مسلم ۱۲

[3] سنن ترمذی ۱۲ [4] سنن ترمذی ۱۲

[1] اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

اے اللہ میرے دل میں میری ہدایت کی چیزیں ڈال دے اور میرے نفس کے شر سے مجھے پناہ دے۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور ان کاموں کے شر سے جو میں نے نہیں کئے۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جن کو میں جانتا ہوں اور ان چیزوں سے جن کو میں نہیں جانتا۔

اَلْمَنْزِلُ الثَّالِثُ (یوم الاثنین)

تیسری منزل (بروز پیر)

[4] رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ۔

اے میرے پروردگار میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ فرما۔

---

[1] سنن ترمذی ۱۲ [2] سنن ابی داؤد ۱۲ [3] عزاہ ابن الجزری فی الحصن والعدۃ الی النسائی وابن ابی شیبۃ قال فی تحفۃ الذاکرین و فی روایۃ للنسائی من شر ما علمت ومن شر ما لم اعلم وھکذا فی مصنف ابن ابی شیبۃ رض [4] سنن ترمذی ۱۲

مجھ کو کامیاب کر اور میرے دشمن کو مجھ پر کامیاب نہ کر۔

وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ — اور میرے لئے خفیہ تدبیر فرما۔ اور میرے مخالف کے لئے تدبیر نہ فرما۔

وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى — اور مجھے ہدایت دے اور میرے لئے ہدایت کا راستہ آسان کر دے

لِي وَانْصُرْنِي مَنْ عَلٰى بَغٰى عَلَيَّ۔ — اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي۔

اے میرے پروردگار مجھ کو ایسا بنا دے کہ خوب زیادہ تیرا شکر کروں اور خوب زیادہ تیرا ذکر کروں اور خوب زیادہ تجھ سے ڈروں آپ مجھے اپنا بہت فرماں بردار اور اپنی طرف گڑگڑانے والا اور آہ و زاری کے ساتھ متوجہ ہونے والا بنا دیجئے اے میرے پروردگار میری توبہ قبول فرمائیے میرے گناہ دھو دیجئے اور میری دعا قبول فرمائیے۔ میری حجّت مضبوط کر دیجئے میری زبان کو سیدھا رکھیئے میرے دل کو راہِ راست پر رکھئے اور میرے دل کی سوزش (یعنی کینہ) کو نکال دے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ — الٰہی! مجھ کو اپنی محبّت دے اور

---

[1] سنن ترمذی ۱۲۔

وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَارَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ۔

اس کی محبت دے جس کے ساتھ محبت کرنا میرے لئے تیرے دربار میں کار آمد ہو۔ الٰہی! جیسا تونے مجھ کو میری پسندیدہ نعمتیں عطا فرمائیں تو اب ان کو ایسے کاموں کی ادائیگی میں قوت کا باعث بنا دے جو تجھ کو پسند ہوں، الٰہی! جن میری پسندیدہ نعمتوں کو تو نے مجھ سے روک لیا ہے تو اب اُن کے خیال سے میرے دل کو خالی کر کے ایسے کاموں میں لگا دے جو تجھ کو پسند ہوں۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ۔

الٰہی! جو علم تو نے مجھ کو سکھایا ہے اُس سے تو مجھ کو نفع دے اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھ کو نفع دے اور مجھ کو اور زیادہ علم عطا فرما۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے ہر حال میں اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا

الٰہی! ہمارے افراد میں اضافہ فرما، کمی نہ فرما اور ہمیں عزت دے اور ذلیل نہ کر اور ہم کو عطا فرما اور محروم نہ رکھ اور ہم کو ترجیح دے اور ہم

ؔ سنن ترمذی ۱۲ ؔ سنن ترمذی فی تفسیر سورۃ المؤمنین ۱۲

وَارْضَ عَنَّا ۔

پر دوسروں کو ترجیح نہ دے، اور ہم کو اپنے سے راضی کر دے اور تو ہم سے راضی ہو جا۔

اَللّٰهُمَّ[1] اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ۔

الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری محبّت اور اُس شخص کی محبّت جو تجھ سے محبّت رکھتا ہو۔ اور وہ کام جو مجھ کو تیری محبّت نصیب ہونے کا ذریعہ ہو الٰہی! میرے دل میں تو اپنی محبّت میری جان سے اور میرے اہل وعیال سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ[2] اجْعَلْ سَرِيْرَتِیْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِیْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّآلِّ وَلَا الْمُضِلِّ ۔

یا اللہ کر دے میرے باطن کو بہتر میرے ظاہر سے۔ اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کر دے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ اچھی چیز جو تو لوگوں کو دے مال ہو یا اہل ہو یا اولاد جو نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کرنے والے ہوں۔

---

[1] سنن ترمذی ۱۲

[2] سنن ترمذی ۱۲

۱؎ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ ط	اے اللہ مجھے تو ایسا بندہ بنا لے کہ خوب تیرا شکر کیا کروں اور تیری یاد کثرت سے کیا کروں اور مانوں تیری نصیحت کو، اور یاد رکھوں تیرے حکم کو۔

۲؎ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدَرِ۔	اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تندرستی کا اور پاکدامنی کا اور امانتدار رہنے کا اور اچھے اخلاق کا اور تقدیر پر راضی رہنے کا۔

۳؎ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ	اے اللہ میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے کیونکہ آپ آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ سینے چھپاتے ہیں اس کو جانتے ہیں۔

۴؎ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ	اے اللہ تو ہمیں اپنا خوف نصیب

۱؎ سنن ترمذی ۱۲

۲؎ مشکوٰۃ عن البیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

۳؎ مشکوٰۃ عن البیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

۴؎ سنن ترمذی ۱۲

خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔

فرما جس کی وجہ سے تو ہمارے درمیان اور اپنی نافرمانیوں کے درمیان حائل ہوجائے اور اپنی اتنی فرمانبرداری عطا فرما جس کے سبب تو ہم کو اپنی جنّت تک پہنچا دے اور وہ یقین دے جس کی وجہ سے تو دنیا کی مصیبتوں کو ہم پر آسان فرما دے اور جب تک ہم کو زندہ رکھے ہمارے کانوں اور آنکھوں اور ہماری قوت سے ہم کو فائدہ اُٹھانے کا موقع عطا فرما اور ہماری زندگی تک اُن کو قائم رکھ کر اور ہمارا ان کو وارث بنا دکر (ہماری نسل میں بھی باقی رہیں) اور ہمارا بدلہ ان لوگوں میں کر دے جو ہم پر ظلم کریں اور ہماری مدد فرما ان لوگوں کے مقابلہ میں جو ہم سے دشمنی رکھیں اور ہماری مصیبت ہمارے دین میں نہ ڈال، اور دنیا کو ہمارا بڑا مقصد نہ بنا اور نہ اس کو ہمارے علم کی انتہائی پرواز بنا، اور جو ہم پر رحم نہ کھائے اس کو ہم پر مسلّط نہ فرما۔

اَللّٰهُمَّ[1] اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور کنجوسی سے

---

[1] سنن ابی داود

الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط	اور بُری عمر سے اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔
١- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ	اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں تنگدستی سے اور (مال کی) کمی سے اور ذلت سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو۔
٢- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ ط	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ضد اور ضدّی سے اور نفاق سے اور بُرے اخلاق سے۔
٣- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ط	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بھوک سے کیونکہ یہ بُری ساتھ لیٹنے والی چیز ہے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ رازدار بد کی طرح ہر وقت ساتھ لگی ہوئی) ہے۔
٤- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے سننے کی قوت کے شر سے اور

١، ٢، ٣، ٤ سنن ابی داؤد ١٢

بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ ۔

دیکھنے کی قوت کے شر سے اور زبان کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَّ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ۔[1]

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں (دیوار وغیرہ کے نیچے) دب جانے سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں کسی اونچی جگہ سے گر پڑنے سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ڈوب جانے سے اور اس بات سے آپ کی پناہ لیتا ہوں کہ شیطان موت کے وقت (میرے ہوش وحواس یا دین ایمان کو) گڑبڑ کرے اور میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کے راستہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہوا مروں اور اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ کسی جانور کے ڈسنے سے میری موت آئے ۔

اَلْمَنْزِلُ الرَّابِعُ (يَوْمُ الثُّلٰثَاءِ)

چوتھی منزل (بروز منگل)

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَ قُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ[2]

الٰہی! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے وسیلہ سے مجھ کو زندہ

---

[1] سنن ابی داؤد ۱۲ [2] سنن نسائی باب الدعاء بعد الذکر ۱۲

آحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ
خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا
عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ
اَللّٰهُمَّ وَ اَسْئَلُكَ
خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ وَ اَسْئَلُكَ
كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَاءِ
وَالْغَضَبِ وَ اَسْئَلُكَ
الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى
وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ
وَ اَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا
تَنْقَطِعُ وَ اَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ
بَعْدَ الْقَضَاءِ وَ اَسْئَلُكَ
بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَ اَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ
اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى
لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ
مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ
اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ
الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً
مُهْتَدِيْنَ ۔

رکھنا اُس وقت تک جب تک تو
میری زندگی میرے لئے بہتر جانے۔
اور مجھ کو اُٹھا لینا اُس وقت
جب تو میرے لئے مرنا بہتر جانے
الہٰی! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرا
ڈر غیب میں اور حضور میں اور اخلاص
کی بات خوشی میں بھی اور غصہ میں
بھی، اور تجھ سے میانہ روی کا طالب
ہوں تنگ دستی میں بھی اور دولتمندی
میں بھی اور تجھ سے مانگتا ہوں وہ
نعمت جو ختم نہ ہو اور تجھ سے
مانگتا ہوں، آنکھ کی وہ ٹھنڈک
جو زائل نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے
تیری قضا پر خوش رہنا اور مانگتا
ہوں تجھ سے مرنے کے بعد آرام
کی زندگی اور مانگتا ہوں تجھ سے
تیری ذات کے دیدار کی لذت،
اور تیری ملاقات کے شوق کا
طلبگار ہوں ایسی حالت میں جو
نقصان رساں نہ ہو اور گمراہ کرنے
والا فتنہ نہ ہو۔ اے اللہ ہم کو
زینت بخش ایمان کی زینت سے۔ اور ہم کو بنا دے ہدایت کرنے والے
جو خود بھی ہدایت یافتہ ہوں۔

[1] يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ۔

اے دلوں کے اُلٹ پلٹ کرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ ۔

---

[2] يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا اِلٰى طَاعَتِكَ ۔

اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو تو اپنی فرمانبرداری کی طرف متوجہ رکھ ۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔

اے اللہ میں تجھ سے دین پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کا طالب ہوں اور نیکی پر پختہ ارادہ مانگتا ہوں اور تیری نعمت پر شکر گزاری اور تیری عبادت کو حسن وخوبی کے ساتھ ادا کرنے کا طالب ہوں اور سچی زبان اور شکوک وشبہات سے پاک صاف دل طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ لیتا ہوں ان باتوں کی برائی سے جن کو تو جانتا ہے اور تجھ سے مانگتا ہوں ان باتوں کی بھلائی جن کا تجھ کو علم ہے اور جو گناہ تیرے علم میں ہیں (یعنی سارے گناہ) اُن کی بخشش کا طالب ہوں ۔ یقیناً تو پوشیدہ باتوں کا پورا پورا جاننے والا ہے ۔

---

[1] سنن ترمذی ۱۲ [2] صحیح مسلم ۱۲ [3] سنن ترمذی ۱۲

[1] اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِیْ

اے اللہ میری سننے اور دیکھنے کی قوت سے مجھے نفع حاصل کرنا نصیب فرما اور ان کو میرا[2] وارث بنا اور مجھ پر جو شخص ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

اے اللہ کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے اور کوئی رنج ایسا نہ چھوڑ جسے تو دور نہ فرما دے اور کوئی قرض ایسا نہ چھوڑ جسے تو ادا نہ فرما دے اور کوئی حاجت دنیا یا آخرت کی جس میں تیری رضا ہو پورا کئے بغیر مت چھوڑ، اے سب رحم والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

---

[4] بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (۳ بار)

اللہ کے نام سے میں نے (صبح کی یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین میں کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

---

[1] سنن ترمذی ۱۲ [2] یعنی میری موت تک ان کو باقی رکھ ۱۲

[3] اخرجه الطبرانی فی الاوسط و الصغیر وفیه عباد بن عبد الصمد وهو ضعیف کما فی تحفة الذاکرین۔

[4] اخرجه الترمذی عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۱۲۔

[1] رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ؕ

میں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو اپنا دین ماننے پر اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا رَزَقْتَنِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ ۔

اے اللہ میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اپنے کاموں میں ہدایت کی رہبری چاہتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں پس آپ میری توبہ قبول فرمائیے بیشک آپ میرے پروردگار ہیں اے اللہ آپ میری رغبت اپنی ذات پاک کی طرف کر دیجئے اور میرے دل میں غنا کی شان پیدا فرمائیے اور جو کچھ مجھے آپ نے عطا فرمایا اس میں مجھے برکت نصیب فرمائیے اور میرے نیک اعمال قبول فرمائیے۔ بے شک آپ میرے پروردگار ہیں۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا ۔

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما دے کہ جب وہ اچھا کام کریں تو خوش ہوں اور جب برائی سرزد ہو جائے تو استغفار کریں۔

---

[1] اخرجه الترمذی عن ثوبانؓ ۱۲ [2] حصن حصین عن مصنف ابن ابی شیبته ۱۲ [3] عزاہ فی المشکوٰۃ الی ابن ماجه والبیهقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

[1] اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت کے بقدر قائم ہوں میں اپنے اعمال کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، میں آپ کی نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں لہٰذا آپ مجھے بخش دیجئے کیونکہ گناہوں کو آپ کے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور کنجوسی سے اور بری عمر سے اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں قرضہ کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

---

[4] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الدَّیْنِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں کفر سے اور قرض داری سے۔

---

[1] اخرجه البخاری وغیره ینبغی ان یقال فی اللیل والنهار ۱۲
[2] سنن ابی داود [3] سنن نسائی ۱۲ [4] سنن نسائی ۱۲

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ[1]

اے اللہ آپ کی پناہ چاہتا ہوں اُن شیطانوں سے جو انسانوں اور جنات میں سے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ[2]

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندوں کے فتنہ سے اور مردوں کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ۔[3]

اے اللہ میں آپ کی معافی کے واسطہ سے آپ کے عذاب سے پناہ لیتا ہوں اور آپ کی رضا کے واسطہ سے آپ کی ناراضگی سے پناہ لیتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ[4]

اے اللہ میں آپ کی عظمت کے ذریعے اس بات کی پناہ لیتا ہوں کہ نیچے سے میری ہلاکت ہو جائے یعنی زمین میں دھنس جانے سے پناہ لیتا ہوں)۔

المنزل الخامس (یوم الاربعاء)

(پانچویں منزل) (بروز بدھ)

---

[1] سنن نسائی ۱۲ [2] سنن نسائی ۱۲ [3] سنن نسائی ۱۲

[4] سنن نسائی ۱۲

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی اَرْشَدِ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمِدْتُّ وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ ۔[1]

اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے بچا اور میرے کاموں میں جو سب سے بہتر ہیں مجھے پختگی نصیب فرما اے اللہ میرے وہ گناہ بخش دیجئے جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے ہوں یا ظاہری طور پر، خطا اور چوک سے کئے ہوں یا قصداور ارادہ سے، جان کر کئے ہوں یا نادانی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَّ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَبِكَ مِنْهُ[2]

الٰہی! میں تجھ سے ہر بھلائی مانگتا ہوں جو جلدی ملنے والی ہو اور جو دیر سے ملنے والی ہو جس کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا۔ اور تجھ سے تمام برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں جو جلدی آنے والی ہوں اور جو دیر سے آنے والی ہوں جن کو میں جانتا ہوں۔ اور جس کو میں نہیں جانتا۔ اور میں تجھ سے جنّت مانگتا ہوں اور ہر وہ قول و عمل مانگتا ہوں جو مجھ کو اس کے قریب کر دے اور میں آپ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو آپ کے بندے اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

---

[1] اخرجه الحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين واقره الذهبي ۱۲

[2] اخرجه الحاكم وصححه واقره الذهبي ۱۲ ۔

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رَشَدًا۔

وسلم نے آپ سے مانگی ہو اور میں آپ سے ہر اُس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کے شر سے آپ کے بندے اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہو اور میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ —— میرے کاموں کے بارے میں جو بھی فیصلہ آپ فرمائیں اس کا انجام اچھا فرما دیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّ اِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ نَجَاحًا یَتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَّ رَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّ مَغْفِرَةً مِّنْكَ وَ رِضْوَانًا[1]

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں ایسی صحت کا جو ایمان کے ساتھ ہو اور ایسے ایمان کا جو حسنِ اخلاق کے ساتھ ہو اور ایسی بامرادی کا جس کے بعد آپ کامیابی عطا فرمائیں اور آپ سے رحمت اور عافیت کا اور مغفرت کا اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں۔

---

[1] اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ۱۲

۱؎ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّ لَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّ لَا حَاسِدًا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ ط

الٰہی! میری نگرانی فرمانا اسلام پر قائم رکھ کر جب میں کھڑا ہوں اور میری نگرانی فرمانا اسلام پر قائم رکھ کر جب میں سوتا ہوں اور مجھ پر کسی دشمن یا حاسد کو ہنسی اُڑانے کا موقعہ نہ دینا۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہر قسم کی بھلائی کہ جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور تیری پناہ لیتا ہوں تمام برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

۲؎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ

اے اللہ ہم آپ سے ایسی چیزوں کا سوال کرتے ہیں جو آپ کی رحمت کو واجب کرنے والی ہیں۔ اور جو آپ کی مغفرت کو ضروری قرار دینے والی ہیں۔ اور ہم سوال کرتے ہیں ہر گناہ سے بچے رہنے کا اور ہر بھلائی

۱؎ اخرجه الحاكم وقال صحيح على شرط البخاري، قال الذهبي ابو الصهباء لم يخرج له البخاري اه لكن قال في التقريب مقبول من الرابعة ۱۲ ۲؎ اخرجه الحاكم و

النَّارِ

سے حصہ ملنے کا اور آپ کی مدد کے ذریعہ جنّت نصیب ہونے کی کامیابی کا اور دوزخ سے نجات پانے کا۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔

اے اللہ میں آپ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو واپس نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو۔ اور آپ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں جنّت کے اعلیٰ درجوں میں جو ہمیشگی والی جنّت ہے۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ

الٰہی! میں کمزور ہوں تو اپنی رضا جوئی میں میری کمزوری کو قوت سے بدل دے اور بھلائی کی طرف میری پیشانی پکڑ کر مجھے چلا دے اور اسلام کو میری خوشی کا مرکز بنا دے الٰہی! میں کمزور

قال علی شرط مسلم واقره الذهبی ۱۲

[1] اخرجه الحاکم وصححه واقره الذهبی ۱۲

[2] اخرجه الحاکم وصححه وضعفه الذهبی ۱۲ -

ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ ۔

ہوں تو مجھے قوی بنا دے میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت والا بنا دے میں محتاج ہوں تو مجھے رزق عطا فرما۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ۔

الٰہی! میں تجھ سے چاہتا ہوں، صاف زندگانی اور ایسی موت جو بالکل ٹھیک ہو اور ایسی لوٹنے کی جگہ جہاں نہ رسوائی ہو نہ خواری۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ

اے اللہ میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ خیر کے کام کرتا رہوں اور برائیوں کو چھوڑے

---

[1] اخرجه الحاكم وقال صحيح الاسناد واشار الذهبي الى ضعفه فقال شريك الراوي ليس بحجة اه وعزاه في مجمع الزوائد الى الطبراني والبزار وقال اسناد الطبراني جيد اه ۔

[2] اخرجه الحاكم عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقال صحيح على شرط البخاري وسكت عليه الذهبي و اخرجه الحاكم ايضا عن عبد الرحمن بن عائش رض باختلاف في الالفاظ وحذف الدعاء الاخير وقال صحيح الاسناد واقره الذهبي واخرجه الترمذي عن ابن عباس رض في تفسير سورة ص نحو حديث ابن عائش رض ١٢

الْمَسَاكِيْنِ وَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ وَ تَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ اِلَيْكَ وَاَنَا غَيْرُ مَفْتُوْنٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبًّا يُّبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ ؕ

رکھوں اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ میرے گناہ معاف فرمادیں اور مجھ پر رحم فرمائیں اور جب آپ کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائیں تو مجھے اس حال میں اپنی طرف اٹھالیں کہ میں فتنہ سے محفوظ ہوں۔

اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہو اور اس محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی محبت تک پہنچادے۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ۔

اے اللہ آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور آپ کی رحمت میرے نزدیک میرے عملوں سے بہت زیادہ بڑھ کر امید کا سبب ہے۔

---

[2] يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَ لَا

اے وہ ذات پاک جس نے میری خوبیوں کو ظاہر فرمایا۔ اور میری برائیوں کی پردہ پوشی فرمائی۔ اے

---

[1] اخرجه الحاكم وقال رواته عن آخرهم مدنيون لا يعرف واحد منهم بجرح واقره الذهبي ١٢

[2] اخرجه الحاكم وقال رواته كلهم مدنيون ثقات واقره الذهبي ١٢

يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَ يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَ يَا سَيِّدَنَا وَ يَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَّا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ

وہ ذات پاک جو جرم پر مواخذہ نہیں فرماتا اور گناہگار کی پردہ دری نہیں کرتا۔ اے بڑے معافی والے اے بہترین درگزر کرنے والے اے وسیع مغفرت والے۔ اے رحمت کے ساتھ دونوں ہاتھ پھیلانے والے اے ہر اُس ایسے شخص کے ساتھی جو چپکے سے سرگوشی کرتا ہو اور اے وہ ذات جو ہر شکایت کا منتہا ہے اے درگزر کرنے والے کریم۔ اے احسان والے عظیم۔ اے نعمتوں کو پیدا فرمانے والے جن کا کسی کو کوئی استحقاق نہ تھا اے ہمارے رب اور اے ہمارے سردار اور اے ہمارے مولا اور اے ہماری رغبت کا منتہیٰ، میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ کہ آپ میرے جسم کو آگ میں نہ بھونیں۔

نَعُوْذُ[۱] بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں دوزخ کے عذاب سے اور ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں فتنوں سے جو ظاہر ہوں اور پوشیدہ ہوں۔ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں دجال کے فتنہ سے۔

۱؎ حصن حصین عن ابی عوانۃ ۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ ط[1]

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بُرائی کے دن سے اور بُرائی کی رات سے اور بُرائی کی گھڑی سے اور بُرے ساتھی سے اور بُرے پڑوسی سے جو مستقل قیام گاہ کا ساتھی ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْاِقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ.[2]

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں بُرے پڑوسی سے جو مستقل رہنے کے گھر میں پڑوسی ہو کیونکہ جنگل کا پڑوسی وقتی طور پر ساتھ ہو جاتا ہے پھر، دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ[3]

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں عاجزی سے اور کسلمندی سے اور بزدلی سے اور کنجوسی سے اور بہت بوڑھا ہو جانے سے اور دل کی سختی سے اور غفلت سے اور ذلت سے اور خواری سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں فقر سے اور کفر سے اور گناہ گاری سے اور نفاق سے

---

[1] حصن حصین عن الطبرانی ۱۲

[2] اخرجه فی المستدرك وصححه علی شرط مسلم واقره الذهبی ۱۲

[3] اخرجه الحاکم فی المستدرك وقال صحیح علی شرط الشیخین واقره الذهبی ۱۲

وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ ؎	اور شہرت کی نیت سے اور ریاکاری سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں بہرے پن سے اور گونگے پن سے اور دیوانگی سے اور کوڑھ سے اور برص سے اور بُرے مرضوں سے۔

اَلْمَنْزِلُ السَّادِسُ
چھٹی منزل

(يَوْمُ الْخَمِيْسِ)
(بروز جمعرات)

؎ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ	اے اللہ آپ اپنا سب سے زیادہ وسیع رزق مجھے اس وقت نصیب فرمائیے جب میں بوڑھا ہو جاؤں اور جب میری عمر ختم ہونے لگے۔

؎ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ	اے اللہ میں آپ سے بہترین سوال

؎ اخرجه الحاكم عن عيسى بن ميمون عن القاسم بن محمد عن عائشة رضى الله تعالى عنها وقال حسن الاسناد والمتن غريب فى الدعاء مستحب للمشائخ الا ان عيسى بن ميمون لم يحتج به الشيخان اه وقال الذهبى عيسى متهم قال الشوكانى فى تحفة الذاكرين لكن قد وافق الحاكم فى التحسين صاحب مجمع الزوائد فانه اخرجه من حديثها بهذا اللفظ الطبرانى فى الاوسط فقال فى مجمع الزوائد واسناده حسن اه۔

؎ اخرجه الحاكم وصححه واقره الذهبى ۱۲۔

الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ
الدُّعَآءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ
وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ
الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ
وَخَيْرَ الْمَمَاتِ
وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ
وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ
دَرَجَاتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِيْ
وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ وَاَسْأَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ
الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ
وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ
وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ[1] وَظَاهِرَهٗ
وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى
مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَ
خَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا
اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَ
خَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ

بہترین دعا۔ بہترین کامیابی۔ بہترین
اجر اور بہترین زندگی اور بہترین
موت مانگتا ہوں اور مجھے حق پر
ثابت قدم رکھے اور میری نیکیوں
کا پلّہ بھاری رکھے اور میرا ایمان
ثابت و استوار رکھئے اور میرے
درجات بلند فرمائے اور میری
نماز قبول فرمائے اور میری خطا
بخش دیجئے اور میں آپ سے
جنت کے بلند درجے مانگتا ہوں
اے اللہ میں آپ سے خیر کی
ابتدائیں اور انتہائیں بھی مانگتا
ہوں اور وہ خیر طلب کرتا ہوں
جو ہر قسم کی راحتوں اور مسرتوں
کو جامع ہو اور ہر خیر کا اوّل و
آخر اور ظاہر و باطن طلب کرتا
ہوں اور جنت کے بلند درجات
کا سوال کرتا ہوں (آمین) اے
اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں
ان کاموں کی بہتری کا جن کو

---

[1] لفظة "وآخره" لايوجد في نسخة المستدرك المطبوع لكني اثبته لان الشيخ الجزرى عزاه في الحصن الى المستدرك مع زيادة هذه اللفظة وسياق كلام يقتضيه ١٢

الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ (اٰمین)
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ
تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَ تَضَعَ وِزْرِیْ
وَ تُصْلِحَ اَمْرِیْ وَ تُطَهِّرَ
قَلْبِیْ وَ تُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَ
تُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَ تَغْفِرَ لِیْ
ذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ (اٰمین)
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ
تُبَارِكَ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَ فِیْ
سَمْعِیْ وَ فِیْ بَصَرِیْ وَ
فِیْ رُوْحِیْ وَ فِیْ خَلْقِیْ وَ
فِیْ خُلُقِیْ وَ فِیْ اَهْلِیْ وَ
فِیْ مَحْیَایَ وَ فِیْ مَمَاتِیْ
وَ فِیْ عَمَلِیْ وَ تَقَبَّلْ
حَسَنَاتِیْ وَ اَسْئَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ
الْجَنَّةِ (آمین)

ہیں انجام دیتا ہوں اور جن کو
اپنے ارادے سے کرتا ہوں،
اور جو عمل باطن ہے اور جو عمل
ظاہر ہے ان سب کی خیر طلب
کرتا ہوں اور جنت کے بلند
درجات کا سوال کرتا ہوں (آمین)
اے اللہ بے شک میں آپ سے
سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا ذکر
بلند فرمائیں اور میرا بوجھ دور کریں
اور میرا کام بنا دیں اور میرا دل
پاک کریں اور میری شرم گاہ کو
برائی سے محفوظ رکھیں اور میرے
دل کو منور فرمائیں اور میرے
گناہوں کو معاف فرمائیں اور میں
آپ سے جنّت کے بلند درجات
کا سوال کرتا ہوں (آمین) اے
اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ
آپ میرے نفس میں اور میری
سماعت میں اور میری بصارت
میں اور میری روح میں اور میری
صورت میں اور میرے اخلاق
میں اور میرے اہل وعیال میں
اور میری زندگی میں اور میری
موت میں اور میرے اعمال میں

برکت عطا فرمائے اور میری نیکیاں قبول فرمائیے اور میں آپ سے جنت کے بلند درجات طلب کرتا ہوں (آمین)

---

[1] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا۔

اے اللہ مجھے بہت برداشت والا بنا دے اور بہت شکرگزار بنا دے اور میری آنکھ میں مجھے چھوٹا بنا دے اور لوگوں کی آنکھوں میں مجھے بڑا بنا دے۔

---

[2] رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيْلَ الْاَقْوَمَ

اے پروردگار مغفرت اور رحم فرما اور مجھے بالکل ٹھیک سیدھے راستے کی رہبری فرما۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ

اے اللہ سب کاموں میں ہمارے لئے اچھا انجام کردے اور ہم کو محفوظ فرما دے دنیا کی رسوائی

---

[1] اخرجه البزار من حديث بريدة رضی قال فی تحفة الذاكرين وفی اسناده عقبة بن عبد الله الاصم وهو ضعيف وقد حسن البزار حديثه اه۔

[2] قال فی مجمع الزوائد رواه احمد و ابو يعلى باسنادين حسنين ۱۲

[3] اخرجه ابن حبان وصححه كما فی تحفة الذاكرين ۱۲۔

الْاٰخِرَةِ۔ | سے اور آخرت کے عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَ وَعَمَدِیْ وَهَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَكَةَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ۔

اے اللہ میری تمام خطاؤں کو بخش دے اور جو جان کر گناہ کئے ہیں اُن کو بھی بخش دے اور جو گناہ مذاق کے طور پر ہو گئے اور جو واقعی ارادے کے طور پر ہو گئے ان سب کو معاف فرما۔ اور جو کچھ آپ نے مجھے عنایت فرمایا اس کی برکت سے مجھے محروم نہ فرما اور جس چیز سے مجھے محروم فرمایا ہے اس کی محرومیت کو میرے لئے باعثِ فتنہ نہ بنا۔

یَا مَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَیِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا یَخْشَی الدَّوَآئِرَ یَعْلَمُ مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ وَمَكَایِیْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَ

اے وہ ذات جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور جس کو خیالات نہیں پا سکتے اور نہ بیان کرنے والے اس کی حمد وثنا بیان کر سکتے ہیں اور نہ حوادث اس میں کوئی اثر کر سکتے ہیں اور نہ اُسے گردشِ زمانہ کا ڈر ہے۔ پہاڑوں کے وزن اور دریاؤں کے پیمانے اور

---

[1] عزاہ فی الحصن الی الطبرانی فی الاوسط ۱۲۔

[2] عزاہ ابن الجزری فی الحصن والعدۃ الی الطبرانی فی الاوسط ۱۲۔

عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَ اَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَآءٌ سَمَاءً وَّ لَا اَرْضٌ اَرْضًا وَّ لَا بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِيْ وَعْرِهٖ اِجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ ۔

بارشوں کے قطرے اور درختوں کے پتّے سب اس کے علم میں ہیں وہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جس پر رات کی تاریکی چھاتی ہے اور جس پر دن روشنی ڈالتا ہے اس سے آسمان دوسرے آسمان کو چھپا نہیں سکتے اور نہ زمین دوسری زمین کو، اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتے ہیں جو ان کی تہہ میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو اُس سے چُھپا سکتے ہیں جو ان کے پتھریلے جگہ میں ہے۔ میری عمر کا بہترین حصہ آخر عمر کو اور میرے عمل کا سب سے اچّھا حصّہ اس کے خاتموں کو بنا دے اور میرے دنوں میں سب سے اچّھا دن وہ بنا دے جس میں تجھ سے ملوں (یعنی قیامت)

اَللّٰهُمَّ[1] لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ۔

اے اللہ مجھے موت کے وقت ایمان کی حجت تلقین فرمائیے ۔

اَللّٰهُمَّ[2] اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ

اے اللہ آپ نے میری ظاہری

---

[1] عزاه فی الحصن الی الطبرانی ۱۲

[2] قال الهیثمی رواه احمد و رجال الصحیح ۱۲

فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ۔

صورت اچھی بنا دی پس آپ میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ بِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ۔[1]

اے اللہ میری تمام خطاؤں کو بخش دے اور میں نے جو گناہ قصداً کئے ہیں ان کو بھی بخش دے اے اللہ مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی رہبری فرمائیے بیشک بات یہ ہے کہ اچھے اعمال و اخلاق کی رہبری صرف آپ ہی کر سکتے ہیں اور بُرے اعمال و اخلاق سے صرف آپ ہی بچا سکتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ۔[2]

اے اللہ مجھے اپنے عمدہ ترین بندوں میں سے کر دے اور اُن لوگوں میں سے کر دے جن کے چہرے قیامت کے دن روشن ہوں گے اور ہاتھ پاؤں سفید نورانی ہوں گے جن کا مہمانوں کی طرح آپ کے ہاں استقبال ہوگا۔

---

[1] رواہ الطبرانی ورجالہ وثقوا کذا فی مجمع الزوائد ۱۲

[2] قال الھیثمی رواہ احمد وفیہ من لم اعرفھم ۱۲

۱؎ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ وَ احْفَظْ مِنْ وَّرَائِنَا بِرَحْمَتِكَ ط	اے اللہ میرے دل کو اپنے دین کی طرف متوجہ فرما اور ہم کو ہمارے پیچھے سے اپنی رحمت کے ذریعے محفوظ فرما۔

۲؎ یَاوَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَ اَهْلِهٖ ثَبِّتْنِیْ بِهٖ حَتّٰی اَلْقَاكَ ط	اے وہ ذات پاک جو اسلام کا اور اسلام والوں کا ولی ہے مجھے تو اسلام پر ثابت قدم رکھ۔ یہاں تک کہ میں آپ سے ملاقات کروں۔

۳؎ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ غِنَائِیْ وَغِنٰی مَوْلَایَ	اے اللہ میں آپ سے اپنے لئے غنیٰ کا سوال کرتا ہوں اور اپنے متعلقین کے غنیٰ کا۔

۴؎ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ وَتَرْضٰی	اے اللہ میں آپ سے ایسے نفس کا سوال کرتا ہوں جو اطمینان والا نفس ہو جو آپ کی ملاقات پر ایمان

۱؎ قال فی مجمع الزوائد رواہ ابویعلی عن شیخہ ابی اسمٰعیل الجیزی ولم اعرفہ و بقیۃ رجالہ ثقات۔

۲؎ رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ ثقات کذا مجمع الزوائد ۱۲

۳؎ رواہ احمد و الطبرانی واحد اسنادی احمد رجالہ رجال الصحیح کذا فی مجمع الزوائد ۱۲

۴؎ قال الھیثمی رواہ الطبرانی و فیہ من لم اعرفہ ۱۲

بِقَضَائِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَائِكَ ۔	رکھتا ہو اور جو آپ کے فیصلوں پر راضی ہو اور جو آپ کی عطا پر قناعت کرتا ہو ۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ ۔	اے اللہ میں آپ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں رچ بس جائے یہاں تک کہ میں یہ جان لوں کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی اس کے سوا جو آپ نے میرے لئے لکھ دی اور آپ سے سوال کرتا ہوں اس بات کا کہ جو رزق آپ نے میرے لئے بانٹ دیا ہے اس پر میں دل سے راضی ہو جاؤں ۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۔	اے اللہ میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے یہاں مقبول ہو ۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ	اے اللہ میرے دل کے سننے کے

---

[1] رواہ البزار وفیہ سعید بن سنان ضعیف کما فی مجمع الزوائد ۱۲

[2] رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ وثقوا ۱۲ ۔

[3] رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ الحارث الاعور وھو ضعیف کما

قَلْبِيْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِيْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ

راستوں کو اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور مجھے اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسول کی فرمانبرداری نصیب فرما اور اپنی کتاب پر عمل کرنا نصیب فرما۔

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَاَسْئَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ[1]

اے اللہ ہر مشکل کے آسان کرنے میں میرے ساتھ مہربانی کا معاملہ فرما کیونکہ ہر مشکل کا آسان کر دینا آپ کے لئے آسان ہے اور اے اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں آسانی اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غِنًى يُّطْغِيْنِيْ وَمِنْ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِيْ وَمِنْ هَوًى يُّرْدِيْنِيْ وَمِنْ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِيْ۔[2]

اے اللہ میں آپ سے ایسی مالداری سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے سرکش بنا دے اور ایسے فقر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو مجھے (تیری یاد) بھلا دے۔ اور ایسی خواہشات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو مجھے

فی مجمع الزوائد۱۲

[1] رواہ الطبرانی فی الاوسط قال الهيثمی وفيه من لم اعرفهم ۱۲

[2] رواہ الطبرانی کما فی مجمع الزوائد وفی سنده انقطاع ۱۲

ہلاک کر دیں اور ایسے عمل سے آپ
کی پناہ چاہتا ہوں جو مجھے رسوا
کردے۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
شَرِّ الْاَعْمَيَيْنِ السَّيْلِ
وَالْبَعِيْرِ الصَّئُوْلِ

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا
ہوں دو اندھوں سے ایک سیلاب
دوسرے حملہ آور اونٹ۔

---

[2] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ
يَّهْدِيْ اِلٰى طَبَعٍ۔

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے
لالچ سے جو باطن کی خرابی کی طرف
لے جائے

اَلْمَنْزِلُ السَّابِعُ (يَوْمُ الْجُمُعَةِ)

ساتویں منزل (بروز جمعہ)

[3] اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ
قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ
بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ
السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ

اے اللہ ہمارے دلوں میں الفت
قائم رکھ اور ہمارے آپس کے
تعلقات کو درست فرما۔ اور ہم
کو سلامتی کے راستوں کی رہبری

---

[1] قال فی مجمع الزوائد رواه الطبرانی وفيه عبد الرحمن بن
عثمان الحاطبی وهو ضعيف ۱۲

[2] مشكوٰة المصابيح عن احمد والبيهقی فی الدعوات الكبير ۱۲

[3] سنن ابی داؤد باب التشهد ۱۲

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَ
جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَا
عِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا
وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا
وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ، وَ
اجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ
لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا
قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا

فرما۔ اور ہم کو تاریکیوں سے نجات
دے کر روشنی میں داخل فرما۔
اور ہم کو بے حیائی کے کاموں سے
دور رکھ خواہ یہ کام ظاہری ہوں
یا باطنی ہوں ۔ اور ہم کو ہمارے
کانوں میں اور آنکھوں کی بینائیوں
میں اور دلوں میں اور بیویوں میں
اور اولاد میں برکت عطا فرما۔
ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک
آپ توبہ قبول کرنے والے ہیں
مہربان ہیں اور اے اللہ ہم کو
اپنی نعمت کا شکر کرنے والا
اور اس پر آپ کی تعریف کرنے
والا بنا دے ہم کو نعمتوں کا اہل
بنا اور ان نعمتوں کو ہمارے اوپر
پوری فرما۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ
دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ
وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ
عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ

اے اللہ میں آپ سے معافی کا
اور عافیت کا سوال کرتا ہوں
جو میرے دین میں ہو اور میری
دنیا میں (بھی) ہو اور میرے
اہل وعیال اور میرے مال میں

---

[1] اخرجه الحاكم في المستدرك وصححه واقره الذهبي ۱۲

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ ۔

ابھی) ہو۔ اے اللہ میری ان چیزوں کی پردہ پوشی فرما جن کا ظاہر ہونا مناسب نہیں اور خوف و ڈر کی چیزوں سے مجھے بے خوف فرما دے۔ اے اللہ میری حفاظت فرما۔ میرے آگے سے اور پیچھے سے اور داہیں سے بائیں سے اور اوپر سے۔ اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ نیچے کی جانب سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں (یعنی زمین میں دھنس جانے سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں)

اَللّٰهُمَّ[1] قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ

اے اللہ جو کچھ آپ نے مجھے عنایت فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت دیجئے اور مجھے اس میں برکت عطا فرمائیے اور میری جو چیزیں اور متعلقین میرے سامنے نہیں ہیں آپ میرے پیچھے خیر کے ساتھ ان کی حفاظت فرمائیے۔

اَللّٰهُمَّ[2] اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت

---

[1] اخرجه الحاكم وقال صحيح الاسناد واقره الذهبي ۱۲

[2] سنن ترمذی ابواب الدعوات ۱۲

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ
بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا
اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ
وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَ
تَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَ
تُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ
بِهَا رَشَدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا
اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ
كُلِّ سُوْءٍ ط

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا
وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ
كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا
شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ط

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَ
نُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ
السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى
الْاَعْدَاءِ ط اَللّٰهُمَّ اُنْزِلُ
بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ
رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ
افْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ
فَاَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ
وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا

مانگتا ہوں جس سے تو میرے دل
کو ہدایت نصیب فرما دے اور
میرے کاموں کو سمیٹ دے اور
پریشان حالی کو دور فرما دے اور
میری غائب چیزوں کو سنوار دے
اور میری جو چیزیں میرے سامنے
ہیں ان کو بلندی عطا فرما دے اور
میرے عمل کو (شرک وریا) سے پاک
کردے اور میری ہدایت میرے
دل میں ڈال دے اور میری الفت
(جو آپ کے ساتھ ہے) واپس
فرما دے (یعنی مجھ سے چھوٹنے نہ
پائے) اور مجھ کو ہر برائی سے بچا
لے۔ اے اللہ مجھے وہ ایمان ویقین
دے جس کے بعد کفر نہ ہو اور وہ
رحمت عطا فرما جس کے سبب میں
دنیا و آخرت میں تیری عطا کردہ
بزرگی کا شرف حاصل کرسکوں۔
اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں
تیرے حکم میں مراد پانا اور شہیدوں
کی مہمانی اور خوش نصیبوں کی
زندگانی اور دشمنوں پر فتح مندی
اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے
سامنے پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ میری

تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ
تُجِيْرَانِيْ مِنْ عَذَابِ
السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ
الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ ط اَللّٰهُمَّ مَا
قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِيْ وَلَمْ
تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ
تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِيْ مِنْ
خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ
خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ
مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ
عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ
فِيْهِ وَ اَسْأَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ
ذَاالْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَ
الْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْأَلُكَ
الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَ
الْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ
الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ
بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّ
دُوْدٌ وَ اِنَّكَ تَفْعَلُ مَا
تُرِيْدُ ط
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ

سمجھ کوتاہ ہے اور میرے عمل کمزور
ہیں، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں
پس اے مرادوں کے پورا کرنے
والے اور دلوں کے شفا دینے
والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
کہ جس طرح تو سمندروں کے درمیان
پناہ دیتا ہے اسی طرح مجھے دوزخ
کے عذاب سے پناہ دے اور
مجھ کو دور رکھ ہلاکت کی پکار سے
اور مجھ کو پناہ دے قبروں کی آزمائش
سے۔ اے اللہ جس بھلائی تک
میری عقل کی رسائی نہ ہو سکی ہو۔
اور جس بھلائی تک میری نیت نہ
پہنچ سکی اور جس خیر کا میں سوال نہ
کر سکا ہوں اور تونے اپنی مخلوق
میں کسی بندہ سے اس خیر کا وعدہ
فرمایا ہو۔ یا کوئی ایسی بھلائی ہو
کہ اس کو تو اپنے بندوں میں کسی
کو دینے والا ہو تو میں بھی تجھ سے
اس بھلائی کا خواہش مند ہوں اور
اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری
رحمت کے وسیلہ سے اے تمام جہانوں
کے پالنے والے۔
اے اللہ مضبوط عہد والے اور

مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ
وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا
لِاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِاَعْدَا
ئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ
اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَ
تِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ
هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ
الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ
وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ ط اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ
وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَ
نُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ
وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَ
نُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَ
نُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا
مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ
تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ
وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا
فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ
بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ
وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا
فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ
لِيْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّ
اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا سُبْحَانَ

نیک کاموں کے مالک ہیں تجھ سے
امن کا طالب ہوں وعید کے دن
اور جنت کا طالب ہوں ہمیشگی
کے دن ان لوگوں کے ساتھ جو
تیرے مقرب ہیں اور حضوری والے
ہیں۔ رکوع اور سجدے میں پڑے
رہنے والے ہیں اور عہدوں کو
پورا کرنے والے ہیں۔ بیشک
تو بڑا مہربان اور محبت فرمانے
والا ہے اور بے شک تو کرتا ہے
جو چاہے اے اللہ تو ہم کو دوسروں
کو ہدایت کرنے والا بنا دے اس
طرح کہ خود بھی ہدایت یافتہ ہوں
ایسا نہ ہو کہ خود بھی گمراہ ہوں اور
دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے
ہوں ہم تیرے دوستوں کے لئے
صلح اور تیرے دشمنوں کے لئے
مجسم جنگ ہوں تجھ سے محبت
رکھے اس سے تیری محبت کی خاطر
ہم محبت رکھیں اور جو تیری مخلوق
میں تیرے دشمن ہوں۔ ان کے دشمن
بن جائیں تیری دشمنی کی وجہ سے،
اے اللہ یہ دعا کرنا ہمارا کام ہے
اور قبول فرمانے کا تیرا وعدہ ہے

اَلَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَ
قَالَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ
لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَکَرَّمَ
بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ
لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ
اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ ذِی
الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ
سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ
وَ الْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی
الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

یہ ہماری کوشش ہے اور بھروسہ
تیری ذات پر ہے اے اللہ میرے
دل میں نور کردے اور میری قبر
میں نور کردے اور میرے سامنے
نور میرے پیچھے نور، میرے دائیں
نور، میرے بائیں نور میرے اوپر
نور اور میرے نیچے نور کردے
اور اللہ میرے نور کو اور بڑا کر
دے اور مجھ کو نور عطا فرما ،
پاک ہے وہ ذات جس نے ساری
عزت کو سمیٹ لیا اور اس
کا اعلان فرما دیا (یعنی وہی سب
سے بڑا عزت والا ہے) پاک ہے
وہ ذات بزرگی جس کا لباس ہے
اور جو بزرگی کے ساتھ مخصوص ہے
پاک ہے وہ ذات کہ ہر عیب سے
پاکی بیان کرنا صرف اسی کے لئے
شایانِ شان ہے پاک ہے وہ
ذات جو بڑے فضل اور نعمتوں
والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات
جو بڑے مجد اور کرم والی ہے
پاک ہے وہ ذات جو بڑے جلال
واکرام والی ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ اَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَ اَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا۔[1]

اے اللہ، اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کا غیظ دور فرما دے اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ فرما جب تک تو ہم کو زندہ رکھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ[2]

(۱۰ بار)

اے اللہ درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو مستحق تعریف ہے اور بزرگ ہے اے اللہ برکت بھیجیے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے برکت بھیجی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق ہے اور بزرگ ہے۔

---

[1] حصن حصین عن مسند احمدؒ ۱۲

[2] اخرجه البخاری فی الدعوات ۱۲

۱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (۱۰ بار)	اے اللہ درود بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی آل و اولاد جیساکہ آپ نے درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت بھیجے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی آل و اولاد پر جیساکہ آپ نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر بیشک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگ ہیں ۔
۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ	اے اللہ درود بھیجئے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیساکہ آپ نے

فائدہ

چونکہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرنے کا حکم ہے اس لئے مذکورہ ہر درود کو کم ازکم ۱۰ بار پڑھیں ۱۲

۱ اخرجه البخاری فی الدعوات ۱۲

۲ عزاه فی المشکوٰة الی الصحیحین وقال الا ان مسلما لم يذكر علی ابراهيم فی الموضعين ۱۱ھ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (١٠ بار)	درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ تعریف کے مستحق ہیں بزرگی والے ہیں اے اللہ برکت بھیجئے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسا کہ برکت بھیجی آپ نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگی والے ہیں۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط (١٠ بار)	اے اللہ درود بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے بندے ہیں اور رسول ہیں اور سب مومنین پر اور سب مومنات پر اور سب مسلمین پر اور سب مسلمات پر۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ درود بھیجئے حضرت

---

[1] عزاه ابن الجزری فی الحصن الی ابی یعلی ١٢

[2] عزاه فی المشکوٰة الی احمد وعزاه فی مجمع الزوائد الی البزار و الطبرانی فی الاوسط والکبیر وقال اسانیدهم حسنة ١٢

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط (۱۰ بار)

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اے اللہ آپ اُن کو قیامت کے دن اپنے نزدیک مقرب مقام میں جگہ عطا فرمائیے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (۱۰ بار)[1]

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں معین اور مقرر فرما دے جیسا کہ آپ نے یہ چیزیں ابراہیم علیہ السلام کی آل پر معین ومقرر فرمائیں بے شک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگی والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِى الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِى الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِى الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ (۱۰ بار)[2]

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرمائیے (جو جنّت کا ایک مقام ہے اور وہ اللہ کے ایک ہی بندے کو ملے گا) اور آپ کو فضیلت عطا

---

[1] قال فی مجمع الزوائد رواہ ابو داؤد وفیہ ابو داؤد الاعمی وھو ضعیف ۱۲
[2] ذکرہ فی الحصن فی ادعیۃ الاذان وعزاہ الی الطبرانی۔

فرمائیے اور بلند لوگوں کو ہیں
ان کا درجہ (بلند) کر دیجئے
اور برگزیدہ لوگوں میں ان کی
محبت اور مقربین میں ان کا
ذکر دیجئے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ[1] (۱۰ بار)

اے اللہ، اے رب اس پکار کے جو قائم ہے (یعنی نماز) اور اے رب اس نماز کے جو نفع دینے والی ہے درود بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مجھ سے راضی ہو جائیے ایسا راضی ہو جانا کہ اس کے بعد آپ ناراض نہ ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ[2]

اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکت سید الامرسلین اور امام المتقین اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر معین و مقرر فرما جن

---

[1] ذکرہ فی الحصن فی ادعیۃ الاذان وعزاہ الی احمد والطبرانی فی الاوسط وابن السنی ۱۲

[2] ذکرہ ابن کثیر فی تفسیرہ موقوفا علی ابن مسعودؓ ۱۲

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ
الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ
وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ
اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ بِهِ
الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
(۱۰ بار)

کا اسم گرامی محمدؐ ہے اور جو آپ کے
بندہ اور رسول ہیں اور جو خیر کے
پیشوا ہیں اور خیر کے قائد ہیں اور
رحمت والے رسول ہیں اے اللہ
آپ کو اس مقام محمود پر پہنچا دے
جس کی وجہ سے اولین و آخرین
آپ پر رشک کریں گے، اے
اللہ درود بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا
کہ آپ نے درود بھیجا ابراہیم علیہ
السلام پر اور ابراہیم علیہ
السلام کی آل پر بے شک آپ
تعریف کے مستحق اور بزرگ ہیں،
اے اللہ برکت بھیجئے حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آل پر جیسے آپ نے برکت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام
کی آل پر بیشک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ[1] تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ
مُحَمَّدِ نِ الْكُبْرٰى وَارْفَعْ

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سب سے بڑی شفاعت

۱؎ ذکرہ ابن کثیر فی تفسیرہ موقوفا علی ابن عباسؓ ۱۲

دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَ أَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى كَمَا اٰتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ (۱۰ بار)

قبول فرما (جو میدانِ قیامت میں ساری مخلوق کے لئے ہوگی) اور آپ کا بلند درجہ اور بلند فرما اور آخرت میں اور دنیا میں آپ کا سوال پورا فرما جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کو اُن کے سوالات کے مطابق عطایا مرحمت فرمائیں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ[1] وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تیرا رب جو بڑی عزت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ (اہلِ شرک) بیان کرتے ہیں، اور سلام ہو پیغمبروں پر، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تمّت بالخیر والحمد للّٰہ

ربّ العٰلمین

---

[1] عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ من احب ان یکتال بالمکیال الاوفی من الاجر یوم القیمۃ فلیکن اٰخر کلامہ فی مجلسہ سبحان ربّک ربّ العزّۃ (الی آخرہ) اخرجہ البغوی فی تفسیرہ کما ذکرابن کثیر فی آخر تفسیر الصافات ۱۲۔

تصوّف کی حقیقت

اور

اُسکا طریق کار

تصنیف

مولانا محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارۂ اسلامیات

اشرف منزل گارڈن ایسٹ لسبیلہ چوک، کراچی نمبر ۵

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ - انارکلی، لاہور نمبر ۲

فون ۷۲۴۳۹۹۱ - ۳۵ ۳۲ ۵۵